قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

اس کتاب میں قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں اندرون پاکستان اور بیرون ممالک سے مختلف مکاتب فکر کے تقریباً 1000 سے زائد علماء کرام اور مفتیان عظام اور 100 سے زائد بڑے بڑے دینی مدارس کی مندرجہ ذیل دو باتوں پر متفقہ رائے ہے۔

1) قادیانی/مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں۔ وہ اپنے کفریہ عقائد کو اسلام سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہے، جو اسے مانتا ہے وہ مسلمان ہے جو اسے نہیں مانتا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ انہیں قتل کی سزا دے۔ علمائے کرام کا فرض منصبی ہے کہ وہ عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کریں اور قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کروائیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان زندیقوں کا اقتصادی و معاشی اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

2) قادیانیوں/مرزائیوں سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں سخت ممنوع اور حرام ہیں۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج اور ان کی اصلاح اور ہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہر مسلمان کا اولین ایمانی فریضہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی نشانی ہے۔

مُرتّب: مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

مرکز سراجیہ لاہور پاکستان
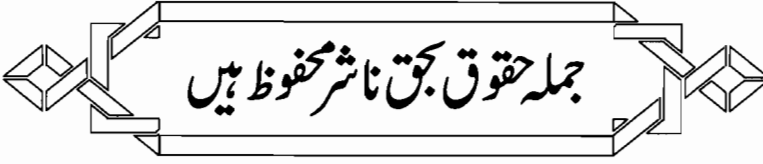
نام کتاب .... قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ

مرتب .... مولانا خواجہ رشید احمد صاحب

ناشر .... مرکز سراجیہ ٹرسٹ

قانونی مشیران .... ختم نبوت لائیرز فورم

سن اشاعت .... 1432ھ بمطابق نومبر 2011ء

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور، پاکستان

Tel: 0092 42 35877456

www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ
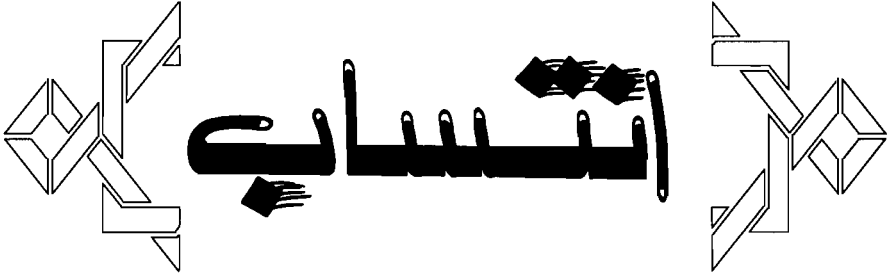
کے نام

جن کی سرپرستی، راہنمائی اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان کرام، مشائخ عظام، ممتاز اسکالرز، بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کر کے اس جامع دستاویز کی شکل میں شائع ہوئی اور جو تحفظ ختم نبوت کے محاذ کے آج بھی تکوینی طور پر انچارج ہیں

ترتیب عنوانات

صفحہ نمبر

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ ''میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں''۔

انہی جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کروایا۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفریہ عقائد کو حقیقی اسلام کہا اور لوگوں کے سامنے بھی ان کفریہ عقائد کو اسلام کہہ کر پیش کیا۔ مرزا قادیانی کے ان کفریہ عقائد میں سے ایک کفریہ عقیدہ انگریز کی اطاعت اور حرمت جہاد کا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔'' (تریاق القلوب صفحہ 27، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 155)

قادیانیوں/مرزائیوں کے کافر، مرتد اور زندیق ہونے میں عوام اور علماء سب متفق ہیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کا حکم عام کافروں سے علیحدہ ہے۔ حکومت کے لئے حکم ہے کہ ان زندیقوں پر عادل گواہوں کی شہادت قائم ہونے پر شرعی سزا یعنی سزائے موت نافذ کرے۔ علماء کے لئے حکم ہے کہ وہ قادیانیوں/مرزائیوں کے مرتد اور زندیق ہونے کا حکم امت پر واضح کریں۔ اور عوام کے لئے حکم ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں یعنی ملنا جلنا، خرید و فروخت، نشست برخاست، کھانا پینا، سلام کلام، ملازمت، دوستی وغیرہ سب مکمل طور پر ختم کردیں۔ قادیانیوں/مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرون و بیرون ملک دور حاضر کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کرام

اور بڑی بڑی جامعات اور مدارس کے جید مفتیان کرام کی قادیانیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں شرعی رائے اور فتویٰ لیا جائے۔ چنانچہ اسی بناء پر ایک ہزار سے زائد علماء کرام اور مقتدیان امت کے مدلل مئوقف اور سو سے زائد مدارس اور دارالافتاء سے تصدیق شدہ فتاویٰ جات حاصل کئے گئے۔ اب یہ تمام تحریرات وفتاویٰ جات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں ترتیب دے کر چھاپ رہے ہیں اوراس کتاب کا نام ''قادیانیوں کے بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ'' رکھا گیا ہے۔

یہ عظیم کام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، رہنمائی، مشاورت، توجہات سے تکمیل تک پہنچا۔ پیر طریقت حضرت مولانا محب اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے ابتدا سے تکمیل تک تمام امور کی نگرانی فرمائی۔ ان دوستوں اور ساتھیوں کو اللہ تعالی اجر عظیم عطا فرمائے جنہوں نے دن رات محنت اور انتھک کوششوں سے اس فرض کو پورا کیا۔ ان میں مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب عامر خورشید صاحب، جناب محمد ہاشم صاحب، جناب رانا عبدالصبور صاحب، مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ، مفتی حبیب اللہ صاحب لورالائی، حافظ محبوب الحسن صاحب، مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب، صاحبزادہ محمد زکریا صاحب ٹیکسلا، مولانا عبدالعزیز صاحب، مفتی محمد خالد میر صاحب میر پور، مولانا محمد اشرف صاحب مانسہرہ، جناب میاں عزیز احمد صاحب، جناب سید عبداللہ صاحب، جناب حاجی قاسم حسن صاحب، جناب رانا عبدالروف صاحب، جناب مہر فیصل مسعود صاحب، جناب حافظ عبدالقیوم صاحب، جناب محمد ذیشان صاحب، جناب شیراز قریشی صاحب، جناب عباس علی پسروری صاحب، محترم محمد وحید صاحب، جناب نعمان فاروقی صاحب دارالسلام، جناب ذوالفقار احمد چوہدری صاحب، انتہائی مخلص دوست اور بھائی وقار احمد اور بہت سے احباب شامل ہیں جنہوں نے اس تین سالہ محنت میں بھرپور حصہ لیا۔ اللہ پاک سب کی کوششوں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو امت مسلمہ کیلئے نفع بخش بنائے، مرزائیت سے بچنے کا سبب بنائے، مرزائیوں/ قادیانیوں کے لئے ہدایت کا واسطہ بنادے اور اگر ہدایت ان کے مقدر میں نہیں ہے تو اللہ تعالی اس کتاب کی وجہ سے امت مسلمہ کو ان کے شر سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور اس کام میں شرکت کرنے والے سب حضرات کو اپنی رضامندی اور حسنات دارین نصیب فرمائیں اور قیامت کے دن شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نصیب فرمائے آمین۔

(حضرت مولانا) خواجہ رشید احمد (صاحب مدظلہ)

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: مرکز سراجیہ لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ دادڑہ بالا شریف ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الله
رب العالمين

محمد
رحمة للعالمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فقیر ابوالخلیل
خان محمد
عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی
پاکستان

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات والتحیات فقیر ابوالخلیل خان محمد عفی عنہ

قادیانی / مرزائی کفار محارب، مرتد و منافق، ملحد و زندیق ہیں۔ان کا حکم عام کفار سے مختلف ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں کی سونسلیں بھی بدل جائیں تو بھی ان کا حکم عام کافروں کا نہیں ہوگا بلکہ وہ زندیق ہیں۔زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات والفاظ تو نہ بدلے بلکہ ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے یعنی وہ کفر کا نام اسلام رکھ دے۔مرتد اور زندیق کی اصل سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔تاہم جب تک ان کی اصلی سزا کا نفاذ نہ ہو اہل اسلام پر ضروری ہے کہ وہ ان سے الگ رہیں۔قادیانیوں / مرزائیوں سے معاشی، معاشرتی، دوستانہ تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ، حرام ہیں۔ان سے برادرانہ تعلقات منقطع کرنا چاہئے۔

ان سے سلام وکلام، لین دین اور خرید و فروخت نہ کی جائے اور نہ ان سے کسی قسم کی پارٹنرشپ کی جائے۔نہ ان کے ہاں ملازمت کی جائے اور نہ ہی ان کو ملازم رکھا جائے۔ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے نہ مال خریدا جائے اور نہ ان کو کسی قسم کی سہولت اور فائدہ پہنچایا جائے اور نہ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں۔ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا یا کسی طرح سے تعلق رکھنا یا تعاون کرنا ناجائز ہے۔

قادیانیوں / مرزائیوں کے ہسپتالوں، ڈسپنسریوں کا مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے، اور ان سے علاج کروانا یا کسی قسم کا معاملہ کرنا یا تعاون ناجائز اور حرام ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں کا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو شخص ان کا بائیکاٹ کرنے کی بجائے ان سے تعلقات رکھتا ہے وہ گمراہ، ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔قادیانیوں / مرزائیوں سے اقتصادی و معاشی و معاشرتی اور سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح اور اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں / مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت ہے۔

والسلام
فقیر خان محمد عفی عنہ
خانقاہ سراجیہ

فیکس : 242555 فون: 0459-241604

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر دیوبندی مکتبہ فکر کا مؤقف

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قادیانی / مرزائی قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کے ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کردیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ بھی ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر "من بدل دينه فاقتلوه" کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود

مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا (مثلاً مقاطعہ) کا فیصلہ کریں جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ قادیانی/مرزائی فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہو گی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تا کہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تا کہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا

جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سڑ جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت وحکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء واطباء کا اسی پر عمل واتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی قادیانی/مرزائی مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید وفرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود وبقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ ہوں:

1۔ ”اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ ۔“ (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ”اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نشست وبرخاست ترک کردو۔“

2۔ ” وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ “ (سورۃ انعام: آیت 68)

ترجمہ..... ”اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔“

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

”وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك وما لا يجوز على الله تعالىٰ إذا لم يمكنّا إنكاره...... الخ ۔“ ترجمہ..... ”یہ آیت اس امر پر

دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پرضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفروشرک اوراللہ تعالیٰ پرنا جائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست وبرخاست ترک کردیں۔"

3۔ " یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ " (سورۃ المائدہ آیت 51)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ"۔

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: "**وفی هذه الآیة دلالة علی أن الكافر لا یكون ولیاً للمسلم لا فی التصرف ولا فی النصرة. ویدلّ علی وجوب البراء ة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولایة ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة الیهود والنصاری لكفرهم فغیرهم من الكفار بمنزلتهم ویدلّ علی أن الكفر كله ملّة واحدة**۔" (احکام القرآن 2،444) ترجمہ: "اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد وتعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔"

4۔ سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5۔ " لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ' (سورۃ مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: "تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔"

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کردیتے ہیں، سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو "حزب اللہ" کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی

رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجودہ ہیں۔ اب چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں:

1۔ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ: ''مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔'' (**باب فی کراھیہ المقام بین اظھر المشرکین، جلد 1 صفحہ 194**)

2۔ نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''**أنا بریء من کل مسلم یقیم بین أظھر المشرکین.**'' ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔'' (**حوالہ مزکورہ بالا**)

3۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ''**یستسقون فلا یسقون**'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''**حتی ان احدھم یکدم بفیه الارض**'' ترجمہ: ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔''

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ''**أن المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا غیرہ، ویدل علیه أن من لیس معه ماء إلا لطھارته لیس له أن یسقیه للمرتد ویتیمم، بل یستعمله ولومات المرتد عطشاً.**'' (فتح الباری 1، صفحہ 393) ترجمہ: ''اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگرچہ وہ پیاس سے مر جائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔''

4۔ غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام

نہ کرے۔حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہوجائیں اوران کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہوگئے اورحق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہوگئی۔وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

''وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ'' (سورة توبة، آيت 118)

ترجمہ:''اوران تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہوگئی اوروہ خود اپنی جانوں سے تنگ آگئے اورانہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔بجز اسی کی طرف۔''

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔آخرکار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اورمعافی ہوگئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: **''وفيه دليل على أنّ للإمام أن يعاقب المذنب بتحريم كلامه على الناس أدبالّه وعلى تحريم أهله عليه.''** (احکام القرآن لابن العربی جلد3 صفحہ 114) ترجمہ:''اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔اوراس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرادے۔''

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: **''وفيه ترك السلام على من اذنب وجواز هجره اكثر من ثلاث.''**

ترجمہ:''اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اوریہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔''

بہرحال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اوران کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اوراس کی تفصیل صحیح بخاری،صحیح مسلم اورتمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف۔ **باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم!** اہل اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ **باب ترك السلام على اهل الاهواء** (اہل اہواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اورکافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اورلین دین کی اجازت کب ہوسکتی ہے؟

امام خطابی ''معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہوتو بلا قید ایام کیا جاسکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

5۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''**القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم ، وان ماتوا فلا تشهدوهم.**'' ترجمہ: ''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''**لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم**'' ترجمہ: ''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہرحال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہواء نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ''اے امیر المؤمنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

''**ان لا يجالسه احد من المسلمين**'' ترجمہ: ''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7۔ سنن کبریٰ البیہقی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: "أمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أغور ماء آبار بدر" ترجمہ: "جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ " أن تغوّر المياه كلها غير ماء واحد فنلقى القوم عليه" ترجمہ: "سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔"

8۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ "اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔" کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من بدل دينه فاقتلوه" ترجمہ: "جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔"

9۔ صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: "رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔"

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

1۔ علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

"وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزرارى (4،299)

ترجمہ: "ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔"

2۔ کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

"قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفرو الحسن بن زياد، اذا قتل فى غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم. "(احکام القرآن 2، 21) ترجمہ: "امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔"

3۔ درمختار میں ہے کہ:

"وأفتى الناصحي بوجوب قتل كل مؤذ وفي شرح الوهبانية: ويكون بالنفي عن البلد، وبالهجوم على بيت المفسدين، و بالاخراج من الدار، وبهدمها"

ترجمہ: "ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور "شرح وہبانیہ" میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہوسکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔"

4۔ ابن عابدین الشامی درمختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ:

"قال في أحكام السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره. وفي حدود البزازية و غصب النهاية وجناية الدراية: ذكرا لصدر الشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد في داره، حتى لا بأس بالهجوم على بيت المفسدين. وهجم عمر رضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها بالدرّة حتى سقط خمارها، فقيل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت بالاماء..... وعن عمر رضى الله عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب دار الفاسق." ترجمہ: "احکام السیاسۃ میں "المنتقی" سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود ونہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا دُرّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہوگئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔"

5۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ: "وهذا تنصيص على أن الضرب تعزير يملكه الإنسان، وان لم يكن محتسباً، و صرح في المنتقى بذلك" ترجمہ: "اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔

"المنتقٰی" میں اس کی تصریح کی گئی۔"

یادرہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **احب الاعمال الی اللّٰہ** فرمایا ہے۔ **(کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)**

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

"الاول: الکفر فالکافر إن کان محاربا فهو یستحق القتل والارقاق ولیس بعد هذین إهانة........الثانی المبتدع الذی یدعو إلی بدعته فان کانت البدعة بحیث یکفر بها فأمره أشد من الذمی لأنه لا یقر بجزیة ویسامح بعقد ذمة وان کان ممن لا یکفر به فأمره بینه وبین اللّٰه أخف من أمر الکافر لا محالة ولکن الأمر فی الانکار علیه أشد منه علی الکافر لأن شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا یلتفتون إلی قوله........ الخ"

ترجمہ: "اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے۔ مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے۔......الخ۔

ردالمختار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: **"ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا یحل إقرارهم فی دیار الإسلام بجزیة ولا غیرها، ولا تحل مناکحتهم ولا ذبائحهم .... والحاصل أنهم یصدق علیهم اسم الزندیق والمنافق والملحد. ولا یخفی أن إقرارهم بالشهادتین مع هذا الاعتقاد الخبیث لا یجعلهم فی حکم المرتد لعدم التصدیق، ولا یصح إسلام أحدهم ظاهراً إلابشرط التبري عن جمیع ما یخالف دین الإسلام ،لأنهم یدعون الإسلام ویقرون بالشهادتین وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً...... الخ۔**

ترجمہ: "مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے...... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم

پوری طرح صادق آتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابل قبول نہیں۔"

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

"والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهجر، وذلک فی حق الثلاثة الذين ذکرهم الله تعالیٰ فی القرآن العظيم، فهجروا خمسين يوما لايكلمهم أحد، وقصتهم مشهورة فی الصحاح. وعزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفی فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم. وکذٰلک الصحابة من بعده. ونذکر من ذلک بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضی الله عنه بهجر ضبيع الذی کان يسأل عن الذاريات وغيرها. ويأمر الناس بالتفقه فی المشكلات من القرآن، فضربه ضربا وجيعا ونفاه إلى البصرة أو الكوفة ،وأمر بهجره فكان لا يكلمه أحد حتى تاب و کتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضی الله عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فی کلامه. ومنها: أن عمر رضی الله عنه حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدينة لما شبب النساء به فی الأشعار وخشی الفتنة به. ومنها: ما فعله عليه الصلاة والسلام بالعرنيين. ومنها: ان أبابکررضی الله عنه استشار الصحابة فی رجل ينکح کما تنکح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فکتب أبوبکر بذلک إلى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبدالله بن الزبير فی خلافته، ثم حرّقهم هشام بن عبدالملک. انظر الهٰداية . ومنها: أن أبابکررضی الله عنه حرّق جماعة من أهل الردّة .ومنها: أمره عليه الصلاة والسلام بکسر دنان الخمر وشق ظروفها.ومنها أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بکسر القدور التی طبخ فيها لحم الحمر الاهلية. ثم استاذنوه فی غسلها فأذن لهم. فدل على جواز الأمرين لأن العقوبة بالکسر لم تکن واجبة. ومنها: تحريق عمر المکان الذی يباع فيه الخمر. ومنها تحريق عمر قصر سعد بن أبی وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحکم فی داره. ومنها:مصادرةعمرعماله بأخذ شطر أموالهم فقسمها بينهم وبين المسلين.

ومنها:أنه ضرب الذی زوّرعلی نقش خاتمه:وأخذ شیئا من بیت المال مائة، ثم ضربه فی الیوم الثانی مائة،ثم ضربه فی الیوم الثالث مائة. وبه أخذ مالک لأن مذهبه التعزیر یزاد علی الحد. ومنها: أن عمررضی الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق کفایته وهو یسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغیر ذلک مما یکثر تعداده. وهذه قضایا صحیحة معروفة.................. ألخ. (جلد3 صفحه75) ولا بأس بأن یبیع المسلمون من المشرکین ما بدالهم من الطعام والثیاب وغیر ذلک ،إلا السلاح والکراع والسبی سواء دخلوا إلیهم بأمان أو بغیر أمان. لأنهم یتقوون بذلک علی قتال المسلمین ،ولا یحل للمسلمین اکتساب سبب تقویتهم علٰی قتال المسلمین، وهذا المعنیٰ لا یوجد فی سائر الأمتعة. ثم هذ ا الحکم إذا لم یحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصرو احصناً من حصونهم فلا ینبغی لهم أن یبیعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شیئًایقویهم علٰی المقام، لانهم إنما حاصروهم لینفد طعامهم وشرابهم حتٰی یعطوا بأیدیهم ویخرجوا علٰی حکم اللّٰہ تعالیٰ، ففي بیع الطعا م وغیره منهم اکتساب سبب تقویتهم علٰی المقام فی حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب في دارهم یتمکنون من اکتساب ما یتقوون به علی المقام ،لا بطریق الشراء من المسلمین فأما أهل الحصن لا یتمکنون من ذٰلک بعد ما أحاط المسلمون بهم ،فلا یحل لأ حد من المسلمین أن یبیعهم شیئًا من ذٰلک. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه علی ذٰلک لارتکابه مالا یحل."

ترجمہ: ''اورتعزیرکسی معین فعل یامعین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو(جوغزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور)جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکرفرمایاہے۔مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اورانہیں شہر بدر کردیا۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیزات جاری کیں۔ہم ان میں سے بعض کو جواحادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکرکرتے ہیں۔ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اوربعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیع نامی ایک شخص کومقاطعہ کی سزادی۔ یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔اورلوگوں کوفہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کر دیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات ۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعدازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید وفرخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام ملکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار "حد" سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد 3 صفحہ 75 میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل

ہوگی۔اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔لیکن جب اُنہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدومعاون ثابت ہو۔کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول ونتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست وبرخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں۔ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ان سے خرید وفروخت اور لین دین ناجائز ہے۔جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی

اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالتہً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

10...... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں۔ بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11...... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ۔ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں قادیانی / مرزائی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر بریلوی مکتبہ فکر کا مئوقف

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُرامن بے ضرر اور مئوثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاحِ معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **وهكذا كان دأب الصحابة ومن بعدهم من المؤمنين فى جميع الازمان فانهم كانوا يقاطعون من حاد الله ورسوله مع حاجتهم اليه وآثروا رضا الله تعالى على ذلك.** (مرقات شرح مشکوٰۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہو گی۔ اس پر سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ **فسار رسول الله ﷺ الىٰ مائهم فقطعه عليهم فلما قطع عليهم خرجوا.** (زاد المعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حامش مواہب للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اورایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اوران کے ساتھی دواور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔واپسی پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کردی جائے۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں و نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامی و کلام صاحبی (صحیح بخاری ص675 جلد2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ)''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دوساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔''

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 ج2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ)ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔اوراس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتۡ عَلَیۡهِمُ الۡاَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ وَضَاقَتۡ عَلَیۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیۡهِ (توبہ:118) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہوجائیں۔پھر جب پورے پچاس دن ہوگئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اوراس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔(روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے،لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اوردین کی بربادی ہے۔خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

قطع تعلقی (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے
وَلَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ (ھود:113)
یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمھیں نار جہنم پہنچے گی۔
نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ (انعام:68)
یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اورحدیث پاک میں ہے عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی فنھتھم علمائھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی

مجالسهم واكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولعنهم على لسان داؤد وعيسى بن مريم ذالک بما عصوا وكانوا يعتدون قال فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال لا والذى نفسى بيده حتى تاطروهم اطرا.

(ترمذی شریف جلد2 صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

"یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بائیکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔"

مذکورہ بالا بائیکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت پر حملے کریں جیسے قادیانی / مرزائی گروہ، ایسے بدمذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بائیکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ:23)

یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔" نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ المجادلہ:22)

"یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور

مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر چہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اوران کی روح سے مدد فرماتا ہے اورانہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے،خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔''

آیت مذکورہ کامفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اوراس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والكلام على مافى الكشاف من باب التخييل خيل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنين يوادّون المشركين (روح المعانی جلد28 صفحہ 35) ''یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہواور کفار ومشرکین کے ساتھ اس کی دوستی ومحبت بھی ہو یہ محال وممتنع ہے۔''نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فى النهى عنه والزجر عن ملابسته والتصلب فى مجانبة أعداء اللّٰه تعالىٰ۔

(روح المعانی جلد28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت ودوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر وتوبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کردیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابوقحافہ کی زبان سے سید دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکا رسید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا **أفعلت يا أبا بكر** اے ابوبکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ **قال لا تعد، قال: والله لو كان السيف قريباً منى لضربته** (روح المعانی نمبر28 صفحہ 37)''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو ماردیتا،اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کردیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال کان ای أبوعبیدة قتل أباه وھو من جملة أساری بدر بیده لما سمع منه فی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم مایکره ونھاه فلم ینته۔ (روح المعانی جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال ودولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ **سبحان من کتب الایمان فی قلوب المومنین وایدھم بروح منه۔**

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق ومحبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا اجل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق ومحبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ **افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 164 باب **حجانبه اھل الاھوا**)۔ یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربار الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰھمّ اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلّین سلما لا ولیئک وعدوّا لا عدائک نحب بحبک من احبّک ونعادی بعد عداوتک من خالفک اللّٰھم ھذا الدّعاء وعلیک الاجابة۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب **مایقول اذا قام من اللیل**)

”یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ

محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔''

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک یَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (التوبۃ : 73) کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کرسکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنا بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''قام رسول صلی اللہ علیه وسلم یوم جمعة خطیبا فقال قم یا فلان فأخرج فانک منافق أخرج یا فلان فانک منافق فأخرجهم بأسمائهم ففضحهم ولم یک عمر بن الخطاب شهد تلک الجمعة لحاجة کانت له فلقیهم وهم یخرجون من المسجد فاختبأ منهم استحیاء أنه لم یشهد الجمعة وظن أن الناس قد انصرفوا و اختبأوا هم منه وظنوا أنه قد علم بأمرهم فدخل المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال له رجل: أبشر یا عمر فقد فضح اللّٰه تعالی المنافقین الیوم۔ (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10 تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289 تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384 تفسیر خازن جلد 3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد 3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد 3 صفحہ 493)

''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے، شاید جمعہ ہوگیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔'' اور سیرت ابن

ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ طرد المنافقین من مسجد رسول اللّٰہ تعالی علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا فامر بھم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فأخرجوا من المسجد إخراجا عنیفا ۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے اف لک منافقا خبیثا (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ فلا تقربن مسجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابومحمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابومحمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمر کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی

اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

(سورة ممتحنه:4)

''یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اوران کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔''

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ **یقول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال أولیائی ویعاد أعدائی۔** (صفحہ 35 ج 28) ''یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کرسکتا۔''

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبویؒ نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ **وروی عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال اوحى الله تعالى الى موسىٰ عليه السلام قال ياموسىٰ هل عملت لى عملا قط قال الهى صليت لک وصمت لک وتصدقت لک وذكرت لک فقال الله تعالىٰ يا موسى ان الصلوة لک برهان والصوم لک جنة والصدقة لک ظل والذكر لک نور فاى عمل عملت لى فقال دلّنى على عمل هو لک قال يا موسى هل واليت لى وليا وهل عاديت لى عدوا. فعلم ان احب الا عمال الى الله تعالىٰ الحب فى الله والبغض فى الله.** (درة الناصحين صفحہ 210) ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برھان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتادے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے

لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔'' اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں جیسے قادیانی / مرزائی گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

دُو محبتِ متبائنہ جمع نشوند جمع ضدین را محال گفتہ اند محبتِ یکے مستلزم عداوتِ دیگریست

(مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہو گی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آ سکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا

وعلامتِ کمالِ محبت کمالِ بغض است با اعداءِ او صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا

و با کفار کہ دشمنان خدائی عَزَّوَجَلَّ اند و دشمنانِ رسولِ وے عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ دشمن باید بود و در ذلّ و خواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ عزت نباید داد و این بید ولتان را در مجلسِ خود راہ نباید

(مکتوبات امام ربانی ؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں

آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، **دررنگِ سگان ایشان را دور باید داشت** (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر163 دفتر اول)

''یعنی خدا اور رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔''

نیز فرمایا'' **پس عزتِ اسلام درخواریِ کُفر و اہل کفر ہست کسیکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔''**

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

''یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔''

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا'' **راہیکہ بجنابِ قدسِ جد بزرگوار شما علیہ و علیٰ اٰلہِ الصَّلَوٰتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ میرساند نیست اگر باین راہ رفتہ نشود وصول بآن جناب قدس دشوار ہست۔''**

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

''یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔''

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچا دے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

بدمذہبوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے۔

حدیث نمبر1: **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يكون فی ا خر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤكم فاياكم واياهم لايضلونكم ولا يفتونكم.** (مسلم شریف جلد1 صفحہ10 باب النهی عن الرواية الخ)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں

کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہٰذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔"

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل وفریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (جیسے قادیانیوں/ مرزائیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بددین ہوگئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ **حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔**

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار قادیانیوں/ مرزائیوں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے۔ **عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الاھواء علیٰ ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدثک بحدیث فقال لا فقالا فنقرء علیک آیۃ من کتاب اللّٰہ فقال لا لتقومان علی اولا تو من قال فخر جا فقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرا علیک آیۃ من کتاب اللّٰہ قال انی خشیت ان یقرا علی آیۃ فیقرا ذلک فی قلبی ۔** "یعنی حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب وخاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ تو بدمذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اَن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سُننی چاہیے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ فقیل لہ فقال از ایشان کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بدمذہبوں میں سے تھا۔

حدیث پاک نمبر 2..... قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس ھذہٖ الامۃ المکذبون باقدار اللّٰہ ان مرضوا فلا تعود وھم وان ماتو افلا تشھد وھم وان لقیتمو ھم فلا تسلموا علیھم. (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰ باب فی القدر) ''یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضاوقدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادیانیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگانِ دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر لہ من نفسہ العداوۃ والبغضاء (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بدمذہب (قادیانیوں / مرزائیوں) سے اُنس ومحبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا''۔

نیز فرمایا من ضحک إلی مبتدع نزع اللّٰہ تعالیٰ نور الایمان من قلبہ ،ومن لم یصدق فلیجرب (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی جو شخص کسی بدمذہب (قادیانیوں / مرزائیوں) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خدا تعالیٰ اس کے دل سے نورِ ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کرکے دیکھ لے''۔

تفسیر روح البیان میں ہے۔ روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل لہ مافعل اللّٰہ بک

فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انک لم تعاد عدوی فی الدین۔ (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

”وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔“ یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔ **فکیف حال القاعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین** (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک **ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السیٔ** (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ”یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہٰذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بدمذہبوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کی صحبت سے بچے تا کہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقیؒ نے فرمایا فی **الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم وحوسب بحسابهم وان لم یعمل بعملهم** (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ”یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا۔ اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔“

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ **ان الغلظة علی اعدآء اللّٰه من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأمورا بالغلظة علیهم فما ظنک بغیره فهی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب کما قال تعالیٰ أشداء علی الکفار** (روح البیان جلد 10 صفحہ 67) ”یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا

ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔"

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے **من احب صاحب بدعة احبط اللہ عمله واخرج نور الایمان من قلبه** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی جس کسی نے بدمذہب (جیسے قادیانی/مرزائی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا"۔

نیز فرمایا **واذا علم اللّٰه عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعة رجوت اللّٰه تعالیٰ ان یغفر ذنوبه وان قل عمله** (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں)) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔"

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانیؒ کا ارشاد مبارک ہے "**ولا یجالسهم ولا یقرب منهم ولا یهنیهم فی الا عیاد واوقات السرور ولا یصلی علیهم اذاماتوا ولا یترحم علیهم اذا ذکروا بل یبائنهم ویعادیهم فی اللّٰه عزوجل معتقدا ببطلان مذهب اهل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر**"۔ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی بدمذہبوں (جیسے قادیانی/مرزائی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان (جیسے قادیانیوں/مرزائیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔"

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔
(ملفوظات مولانا احمد رضا خانؒ حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ (الاعراف : 163)

"یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورہ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ ونخلع ونترک من یفجرک یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

تتمہ نمبر 1...... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

(حدید:13)

"یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا"۔یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2...... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسین:59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔

خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ نصیب فرمائے۔(آمین)

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر اہلحدیث مکتبہ فکر کا مئوقف

مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ من اللہ ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت ورسالت، کفریہ وشرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان واسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد واعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعوؤں کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، آئمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ **كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا (الكهف)** جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ورسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداً مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمٰن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا

میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کمیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرہم (**کثر اللہ امثالھم و رحمھم اللہ رحمتہ واسعۃ**) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوۃ السّلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا **ظلمات بعضھا فوق بعض** کا مصداق کامل ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں قادیانی/مرزائی جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید و فروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ (ال عمران:28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (المائدہ :57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود : 113)

اورظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (مجادلة : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (ممتحنه : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آ چکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ (ممتحنه : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافر نا اُمید ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبه : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔

(صحیح مسلم جلد اول صفحہ10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنه الملی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؓ کا سلوک

سیدنا علیؓ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؓ کے سامنے پیش کیے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا "لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟" لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا "میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا" پھر آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔(**فقہ حضرت علی صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ**)

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپؓ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اُڑا دی۔ پھر آپؓ نے فرمایا "تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو گیا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔" **المغنی ابن قدامہ 141/8**

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے ہی اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔(**فقہ حضرت علیؓ صفحہ نمبر 346**)

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو کوئی اپنے

دین کوتبدیل کرے اس کوقتل کردو۔'' (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ282)

جہاد سے تخلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اوران کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث4613)

لہٰذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید وسنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ ومحدثین، شعائراللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود ونصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں/مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر جماعت اسلامی کا مئوقف

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنا ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لیے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔ اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔ لیکن یہ ابلیسی گروہ تبلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔ اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بدامنی اور مصیبت کا شکار ہیں، اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔ اس کا سوشل، معاشرتی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تا کہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمدورفت اور خرید وفروخت نہ کر سکے۔

قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔ امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ ہم مفتی ولی حسنؒ اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس کی سرپرستی کی۔ اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔ الحمدللہ علمائے

امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کرلی۔اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اس ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔اس فیصلہ سے اس گروہ اوراس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کالعدم قرار دے دیا جائے۔دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء امت اس کوشش میں ہیں کہ اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچادیا جائے۔اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل،معاشرتی،معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں،شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہوکر دائرہ اسلام میں آجائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہوجائیں۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اوران کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کی جاتی ہے۔اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدو جہد کی جائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر تنظیم اسلامی کا مئوقف

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی / مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے، لہٰذا ان کا کفر قطعی ہے۔اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین' زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟ قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لئے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تا کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی' کاروباری' معاشی' معاشرتی' سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''من بدل دینه فاقتلوه.''

(صحیح بخاری 'کتاب استتابة المرتدین والمعاندین وقتالھم'باب حکم المرتد والمرتدة واستتابتھم)

''جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔''

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ان کے بارے یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسام کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہوگا:

1-مشرکین یعنی بت پرست وآتش پرست وغیرہ

2-اہل کتاب یعنی یہود ونصاریٰ

3-منافقین یعنی اعتقادی

4-مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت' عیسائیت وغیرہ۔

5-زندیق' جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد واعمال کا حامل اور داعی ہو۔

6-وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو' جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ۔

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں ۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن' نماز' مسجد' زکوۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے اہل علم کا یہ مؤقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہوگا جیسا کہ بریلوی' دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاویٰ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس مؤقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں' اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدہ اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تاکہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی ومدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہل علم کے لیے موجود ہے۔

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ میانوالی

خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
کندیاں، ضلع میانوالی
پاکستان
پوسٹ کوڈ 42050
فون: 0300-6091121

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عقیدہ: امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا وسندنا ونبینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیشہ کیلئے باب نبوت و رسالت بند کر دیا گیا۔ اب کسی فرد بشر کو تاج نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جائیگا

دلائل: مسئلہ ختم نبوت پر کثرت سے دلائل قطعیہ موجود ہیں چند یہاں بیان کئے جاتے ہیں

قرآن و ختم نبوت: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شیئ علیما: اس آیۃ کریمہ میں آپ علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کا اور ختم نبوت کا قطعی ثبوت موجود ہے؟

حدیث و ختم نبوت؟ آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔ انا خاتم النبین لا نبی بعدی۔ اسی طرح آپ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم۔ آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا لا نبی

بعدی وہ امتیر لیعو کہ ؟ اسی طرح سینکڑوں احادیث مبارکہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر قطعی دلائل ہیں ؟

اجماع امت و ختم نبوۃ آپ علیہ السلام کی ختم نبوۃ پر پوری امت
کا اجماع ہے ۔ خاتم النبین ، خاتم الانبیاء ، انا آخر الانبیاء ۔ جیسے
کلماتِ طیبات کا یہی منہوم و مطلب بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام
کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے آپ علیہ السلام پر نبوت و رسالت
کو ختم کر دیا گیا ۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین ختم نبوت مسیلمہ کذاب
اور اس کے ماننے والوں سے جہاد کر کے انکو جہنم واصل کیا اور اس عمل
سے بتادیا کہ آپ علیہ السلام کے بعد نبوت و رسالت ختم ۔ آپ علیہ السلام
آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کا انجام تلوار ہے

عقلِ سلیم و ختم نبوۃ امتِ مسلمہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ کائنات فانی ہے
اس نے ایک دن اپنے اختتام کو پہنچنا ہے ۔ باقی کب اختتام کو
پہنچنا ہے اسکا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے ۔ جب یہ مان لیا کہ یہ
کائنات ختم ہونے والی ہے تو یہ ماننا بھی ضروری ہوگا کہ اس کائنات
کے اجزاء و افراد متعین ہیں ۔ کوئی اول جز بن چکا تو کوئی آخری جز بنے گا
جب وہ آخری جز بھی وجود میں آجائیگا اور اجزاء کا بڑھنا ختم ہو جائیگا
تو اسی پر اس کائنات کی بساط کو لپیٹ دیا جائیگا ۔ ہاں البتہ ان اجزاء
و افراد کی تعیین ۔ کہ کون اول ۔ کون آخر یہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں ہے

افضل ترین جز - اس کائنات کے اجزاء وافراد میں سب سے افضل واشرف ترین جز حضرات انبیاء علیھم السلام کی ذواتِ قدسیہ ہیں ظاہر ہے یہ ذواتِ قدسیہ بھی علمِ الٰہی میں متعین ہیں اور یہ بھی علمِ الٰہی میں ہے کہ ان ذواتِ قدسیہ میں سے پہلے کون تشریف لائیں گے اور ان سب کے بعد ان سب کے آخر میں کون ذاتِ مقدس تشریف لائے گی - چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علمِ ازلی کے مطابق ان ذواتِ قدسیہ میں سے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو اس کائنات میں ظاہر فرمایا۔ انکو ابوالبشر بنایا اور سب سے پہلا نبی بنایا قرآنِ کریم نے اسکو واضح فرمایا - امتِ مسلمہ کے علاوہ بھی سب انسانوں نے اس انتخابِ الٰہی کو تسلیم کیا

آخری نبی - اب آخر میں وہ کون مقدس شخصیت ہے جن پر سلسلہ نبوت اختتام کو پہنچ رہا ہے ظاہر بات ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمانا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا - اللہ تعالیٰ نے اس شخصیت مقدسہ کو ظاہر فرمایا اور قرآن کریم میں اسکا اعلان فرمایا - ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین - اس آیۃ کریمہ میں آپ علیہ السلام کے اسمِ گرامی کی تصریح - منصب - مرتبہ اور آپکے خاتم النبیین ہونے کا بیان ہے - پھر اسی مفہوم کو آپ علیہ السلام نے اپنے ارشاداتِ عالیہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی - انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم الی آخرہ. اور مزاج شناسِ نبوت۔ حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے ان نصوص

سے اسی مفہوم کو لیا۔ اسی پر عمل پیرا رہے ہیں اور پھر صحابہ کرام کے بعد اب تک پوری امت نے اسی مفہوم کو اپنا عقیدہ بنایا اور یہی عقیدہ امت مسلمہ میں قیامت تک چلتا رہیگا ان دلائل کی روشنی میں آپ علیہ السلام کا خاتم النبین ہونا چڑھتے سورج کی طرح روشن اور واضح ہو گیا۔ الحمد للہ

مسئلہ: آپ علیہ السلام کے دعوی نبوت کے بعد سے لیکر قیامت کی صبح تک۔ کوئی شخص کسی زمانے میں۔ کسی مقام پر۔ کسی لحاظ سے بھی نبوت کا دعوی کریگا وہ ملعون ہے۔ کذاب ہے دجال ہے۔ کافر ہے۔ مرتد ہے۔ زندیق ہے اور زندقہ ایک ایسا خبیث درجہ ہے جو تمام خباثتوں کو جامع ہے زندقہ کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خنزیر کے گوشت کو بکری کے گوشت کے نام سے فروخت کرنا اور اس طرح فروخت کرنیوالا زندیق ہے بالکل اسی طرح اپنی کفریات۔ لغویات۔ خلافات کو اسلام کا نام دیکر پیش کرنا۔ زندقہ ہے اور ایسا کرنیوالا زندیق ہے

زندیق کا حکم: شرع شریف میں زندیق کا حکم یہ ہے کہ حاکم وقت ایسے شخص کو بلا مہلت فوراً قتل کر دے لمحہ بھر کیلئے یہ اللہ کی زمین پر رہنے کا حق دار نہیں۔

غلام احمد قادیانی : = مرزا غلام احمد قادیانی محروم القسمت شقی القلب دعوی نبوت کرنے کی وجہ سے ملعون ہے کذاب ہے دجال ہے کافر ہے - مرتد ہے . زندیق ہے - یہی حال اس کے ماننے والوں کا ہے خواہ اس کے ماننے والے لاہوری مرزائی ہوں یا قادیانی مرزائی ہوں . یہ سب انکار ختم نبوت کی وجہ سے زندیق ہیں واجب القتل ہیں . لیکن اجراء قتل حاکم وقت کی ذمہ داری ہے کہ فورا ان سب کو تہہ تیغ کر دے . اگر حاکم وقت مداہنت کا شکار رہتے ہوئے انکو کیفر کردار تک نہ پہنچائے اور یہ بے ایمان ایسے شتر بے مہار پھرتے رہیں جیسے جنگلوں میں خنزیر اور بھیڑئیے پھرتے ہیں تو پوری امت مسلمہ کے ہر ہر فرد پر لازم ہے کہ جیسے خنزیر و بھیڑیوں سے اپنی بھیڑ بکریوں کو بچاتے ہو ایسے ہی ان ملعونوں کے حملوں سے اپنے ایمان و اسلام کو بچانا چاہئے

گزارش : اس لیے ہر مسلمان سے یہ گزارش کی جاتی ہے کہ قادیانی ملعونوں سے اپنے آپکو الگ تھلگ رکھیں - ان سے میل جول نہ ہو - لینا دینا - گفت و شنید - کسی طرح کا کوئی تعلق نہ ہو - نیز قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہو - یہی غیرت ایمانی کا تقاضا ہے اور عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی علامت اور اس کا منہ بولتا ثبوت ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان و اسلام کا محافظ ہو

اللھم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ

وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ - آمین

بجاہ سید المرسلین وخاتم النبیین محمد

وصلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک

یا ارحم الراحمین

والسلام فقیر خلیل احمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ

۲۹ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین، اکمل الحمد علی کل حال والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید المرسلین و خاتم النبیین رسولہ محمدخیر الوریٰ صاحب قاب قوسین او ادنی و علیٰ صحبہ البررۃ التقی والنقی کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون الھم صل علیہ و آلہ وسائر النبیین وآل کل و سائر الصالحین نہایۃ ما ینبغی ان یسئلہ السائلون. اما بعد

اسلام آخری اور برحق دین ہے۔ اسلام میں جس طرح توحید و رسالت، نماز، روزہ اور قیامت وغیرہ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس امر پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا اور نہ کسی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مل سکتی ہے۔ اسے عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ جو شخص ختم نبوت کا انکار یا تاویل کرے وہ یقیناً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ضروریات دین میں سے کسی امر کا انکار یا اس کی خوبصورت سے خوبصورت تاویل بھی کفر ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات کریمہ، احادیث صحیحہ متواترہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ فقہا کے نزدیک اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے۔

برصغیر میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کروایا۔ اس نے جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو مسلمانوں پر اولوالامر کی حیثیت سے فرض قرار دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان جدی پشتی انگریز کا نمک خوار خوشامدی اور مسلمانوں کا غدار تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب صفحہ 25)۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے گوشت پوست میں انگریز کی وفاداری اور مسلمانوں سے غداری رچی بسی تھی۔ یہی وہ وجہ ہے کہ اس مقصد کے لئے انگریز کی نظر انتخاب مرزا قادیانی پر پڑی اور اس کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ جات پر نظر ڈالیے۔ اس نے بتدریج مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی نبی، مستقل نبی، رسول، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔

علمائے لدھیانہ نے مرزا قادیانی کی گستاخ و بے باک طبیعت کو اس کی ابتدائی تحریروں میں دیکھ کر

اس کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے دیا تھا۔ ان حضرات کا خدشہ صحیح ثابت ہوا اور آگے چل کر پوری امت نے علمائے لدھیانہ کے فتویٰ کی تصدیق و توثیق کی۔ جماعت دیوبند کی طرف سے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو مرتد، زندیق اور اسلام سے خارج قرار دیا۔ حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں جنہوں نے مولانا غلام دستگیر قصوری کے استفتاء پر 1302ھ میں مرزا کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر علمائے حرمین سے اس کی تصدیق کرائی۔ پھر اس کے بعد 1331ھ میں مولانا محمد سہول رحمۃ اللہ علیہ مفتی دارالعلوم دیوبند کے قلم سے ایک مفصل فتویٰ کی ترتیب عمل میں آئی۔ اس مفصل فتویٰ میں پہلے مرزا قادیانی کے افکار اور عقائد کو اسی کی کتابوں سے نقل کیا گیا تھا۔ پھر لکھا گیا تھا ''جس شخص کے ایسے عقائد و اقوال ہوں، اس کے خارج از اسلام ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردد نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا مرزا غلام احمد اور اس کے جملہ متبعین درجہ بدرجہ مرتد، زندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں''۔ اس فتویٰ پر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے جید مشاہیر علماء کے دستخط ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اہلحدیث مکتبہ فکر میں مرزائیت کے خلاف بیداری پیدا کی اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس پلیٹ فارم پر لا کھڑا کر دیا۔ غرض برصغیر کے تمام مکتبہ فکر کے جلیل القدر علماء کرام نے اس فتنہ کا بھرپور تعاقب کیا۔ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے 1343ھ میں ایک علمی رسالہ ''الشہاب'' تصنیف فرمایا۔ اس رسالہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کے قطعی عقیدہ کی مرزا قادیانی کی طرف سے بے جا اور باطل تاویلات و تحریفات کا ذکر کر کے قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی سے مرزا قادیانی کو ملحد، مرتد و زندیق ثابت کیا اور ''الشہاب'' کے صفحہ 10 پر مرزا قادیانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ''اسلام کے قطعی عقیدہ کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے مرتد اور زندیق ہے اور جو جماعت ان تصریحات پر مطلع ہو کر ان کو صادق سمجھتی رہے اور ان کی حمایت میں لڑتی رہے وہ بھی یقیناً مرتد اور زندیق ہے۔ خواہ وہ قادیان میں سکونت رکھتی ہو یا لاہور میں! جب تک وہ ان تصریحات کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے گی خدا کے عذاب سے خلاص پانے کی اس کے لئے کوئی سبیل نہیں''۔ شیخ السلام علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں قادیانی اور لاہوری مرتد اور زندیق ہیں۔

قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نور ایمانی اور بصیرت وجدانی سے مرزا قادیانی کے دعویٰ سے بہت پہلے پنجاب کے معروف روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ سے حجاز مقدس میں ارشاد فرمایا کہ پنجاب میں ایک فتنہ اٹھنے والا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے خلاف آپ سے کام لیں گے۔ بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا اور اس فتنہ کے خلاف کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے

دوسرے خلفاء حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا انوار اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ بھی اس فتنہ کی سرکوبی میں پوری طرح سرگرم رہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس مولانا ابو السعد احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ بانی خانقاہ سراجیہ، حضرت مولانا محمد عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ سراجیہ، مولانا تاج محمود امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رسول خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، پیر صبغت اللہ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ پیر آف پگاڑہ شریف، حضرت حافظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ لا ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تکوینی طور پر اس محاذ کے انچارج تھے۔

ردقادیانیت کے سلسلہ میں امت محمدیہ کے جن خوش نصیب وخوش بخت حضرات نے بڑی تندہی اور جانفشانی سے کام کیا ان میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، پروفیسر محمد الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ظفر علی خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مظہر علی اظہر رحمۃ اللہ علیہ، حافظ کفایت حسین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر کرم علی شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

1970ء کے الیکشن میں چند سیٹوں پر مرزائی منتخب ہوگئے۔ اقتدار کے نشہ اور ایک سیاسی جماعت سے سیاسی وابستگی نے انہیں دیوانہ کر دیا۔ وہ حالات کو اپنے لیے سازگار پا کر انقلاب کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کی سکیمیں بنانے لگے۔ قادیانی جرنیلوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں۔ اس نشہ میں دھت ہو کر انہوں نے 29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس کے ذریعہ سفر کرنے والے ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں ملک گیر تحریک چلی۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے۔ ان کی دعوت پر امت کے تمام طبقات جمع ہوئے۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان تشکیل پائی۔ جس کے سربراہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ منتخب ہوئے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش نصیبی کہ اس وقت قومی اسمبلی میں تمام اپوزیشن متحد تھی۔ چنانچہ پوری کی پوری اپوزیشن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ہوگئی۔

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ملاحظہ ہو کہ مذہبی وسیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر ایک ہی نعرہ لگایا کہ مرزائیت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ اس وقت قومی اسمبلی میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحق، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفی ازہری، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ اوران کے رفقاء نے ختم نبوت کی وکالت کی۔ متفقہ طور پر اپوزیشن کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف قرارداد پیش کی اور برسر اقتدار جماعت پیپلز پارٹی یعنی حکومت کی طرف سے دوسری قرارداد جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے پیش کی جوان دنوں وزیر قانون تھے، قومی اسمبلی میں مرزائیت پر بحث شروع ہوگئی۔ پورے ملک میں مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، نوابزادہ نصراللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن، سید مظفر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا علی غضنفر کراروی، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا محمد شاہ امروٹی رحمۃ اللہ علیہ، غرضیکہ چاروں صوبوں کے تمام مکاتب فکر نے تحریک کے الاؤ کو ایندھن مہیا کیا۔ اخبارات ورسائل نے تحریک کی آواز کو ملک گیر بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کا دباؤ بڑھتا گیا۔ ادھر قومی اسمبلی میں قادیانی ولاہوری گروپوں کے سربراہوں نے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ ان کا جواب اور امت مسلمہ کا موقف مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سمیع الحق اور مولانا سید انور حسین نفیس رقم رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا۔ اسے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے چودھری ظہور الٰہی کی تجویز اور دیگر تمام حضرات کی تائید پر قرعہ فال مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ جس وقت انہوں نے یہ محضر نامہ پڑھا، قادیانیت کی حقیقت کھل کر اسمبلی کے ارکان کے سامنے آگئی۔ مرزائیت پر اوس پڑگئی۔ نوے دن کی شب وروز مسلسل محنت، کاوش اور بھرپور تحریک کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد اقتدار میں متفقہ طور پر 7 ستمبر 1974ء کو نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے عبدالحفیظ پیرزادہ کی پیش کردہ قرارداد کو منظور کیا اور مرزائی آئینی طور غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

قادیانی کافروں کی قسم مرتد وزندیق سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ یہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔ عام کافروں کے ساتھ معاملات جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔ جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ کی اپیل کی۔ پورے ملک کے اسلامیان وطن نے قادیانیوں سے تاریخ ساز سوشل بائیکاٹ کیا۔ چند روشن خیال نادان اس پر چیں بچیں ہوئے۔ اس زمانے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائد محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر ایک استفتاء مرتب فرمایا اور اس کا جواب ارباب فتویٰ سے طلب فرمایا۔ تمام مسالک کے علماء کرام نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لیے فتاویٰ جات تحریر کیے۔ مثلاً پاکستان کے مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے 28 اگست 1974ء کو فتویٰ مرتب کیا۔ اس زمانہ میں ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوا۔ اسی طرح جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد کے حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب نے فتاویٰ مرتب کیا۔

قادیانی آئین جمہوریہ پاکستان کی رو سے خارج از اسلام ہیں۔ 1974ء میں غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں نے آئین پاکستان سے بغاوت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا شروع کر دیا کہ ہماری نماز، روزہ، عبادات اور دیگر شعائر وغیرہ سب مسلمانوں کی طرح ہیں لہذا ہم پکے مسلمان ہیں۔ مزید یہ کہ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر کھلے عام شعائر اسلامی کا اظہار کرنے لگے قادیانی اپنی ارتدادی سرگرمیاں تیز کرتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے پہلے سے زیادہ تیزی سے لوگوں کے ایمان برباد کرنے لگ گئے۔

26 اپریل 1984ء کو حکومت پاکستان نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اس آرڈیننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دو نئی دفعات 298/B اور 298/C کا اضافہ کیا گیا۔ مگر قادیانیوں نے اس آرڈیننس کی بھی کھلے عام خلاف ورزیاں شروع کر دیں۔ قادیانی اسلام کے غدار اور باغی تو تھے ہی، آئین پاکستان میں ترمیم کے بعد قادیانیوں کا اپنے آپ کو ''مسلمان'' قرار دینا اور شعائر اسلامی کا استعمال کرنے سے یہ آئین اور قانون پاکستان کے بھی باغی اور غدار بن گئے۔

دور حاضر میں چند ''روشن خیال'' نادان قادیانیوں کی اگلی نسلوں کو عام کافر قرار دے کر قادیانیوں سے معاملات اور تعلقات استوار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے کہ قادیانی کافروں کی عام قسم نہیں بلکہ وہ کافروں کی بدترین قسم سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زندیق کہا جاتا ہے اور ان سے خرید و فروخت، تجارت، لین دین، سلام و کلام، ملنا جلنا، کھانا پینا، شادی و غمی میں شرکت، جنازہ میں شرکت، تعزیت، عیادت، ان کے ساتھ تعاون یا ملازمت سب شریعت اسلامیہ میں ممنوع اور حرام ہیں۔

مرکز سراجیہ کے ذمہ داران نے شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی، راہنمائی، اور مشاورت سے موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مفتیان، مشائخ عظام، ممتاز اسکالر بڑے بڑے مدارس و جامعات اور مذہبی جماعتوں کے قائدین سے فتاویٰ جات اور تحریریں اکٹھی کیں۔ تمام مکتبہ فکر کے رہنماؤں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق قرار دیا۔ قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات اور معاملات کو حرام اور انکے مکمل بائیکاٹ کو فرض قرار دیا۔ الحمدللہ مرکز سراجیہ اسے اب جامع دستاویز کی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے اللہ پاک اس دستاویز کو نافع بنائے اور قبول فرمائے۔

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ان کو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانیوں کی ہدایت کا بہت بڑا واسطہ ہے کیونکہ جب ان کی دکانیں، کارخانے اور کاروبار بند ہونگے تو ضرور توبہ کریں گے انشا اللہ تعالیٰ۔ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کی گواہی ہے، نصرت دین ہے، اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ذریعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا واسطہ اور سرمایہ ہے۔

ان سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی معاملات یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنا اس فتنہ مرزائیہ کی تقویت اور پھیلنے میں معاونت کا ذریعہ بنے گا جسکا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہمہ قسم کی بیزاری، نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے۔ قادیانیوں، مرزائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ تاکہ ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اب ہر خاص وعام پر فرض ہے کہ ان فتاویٰ پر من وعن پوری طرح عمل کر کے اپنی آخرت کی فکر اور اسکو حق تعالیٰ کی رضاء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنا دے جو قادیانیوں کیساتھ ہمہ قسم کے بائیکاٹ ہی میں مضمر ہے۔

ہماری تمام امت سے اپیل ہے کہ آپ قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور ان سے معاملات اور تعلقات ختم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ ہم سب کو شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ مند فرمائیں۔ آمین

حضرت مولانا خواجہ **رشید احمد** صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز: حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

مدیر: **مرکز سراجیہ** لاہور

سجادہ نشین: خانقاہ احمدیہ سراجیہ داوڑہ بالا شریف ساہیوال

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نبوت کے سلسلۃ الذھب کی پہلی کڑی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام
ہیں آخری عظیم الشان کڑی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپکے تشریف
لانے سے قصرِ نبوت کامل و مکمل ہوگیا اسمیں کسی اضافہ کی گنجائش نہ رہی
آپ کے بعد آپکی پیشن گوئی کے مطابق کذابین و دجالین کے سلسلہ کی ابتداء ہوئی۔
آپ کی حیات مبارکہ کے آخر میں اسود عنسی او مسلیمہ کذاب کے دماغ میں
نبوت کا سودا سمایا تو اسود عنسی کو آپکی حیات میں او مسلمہ کذاب
کو حضرت ابوبکر صدیق کے دورہ خلافت میں جہنم رسید کر کے انکے ناپاک وجود
سے دھرتی کو پاک کردیا گیا۔ انکے بعد جب بھی جہاں بھی کسی تبخیری
مزاج نے یہ بول بولا کہ میں نبی ہوں تو جلد یا بدیر اسکا انجام بھی یہی ہوا
تا آنکہ ایک انگریزوں کے خودکاشتہ پودہ غلام احمد قادیانی نے یہی دعویٰ کیا
اور یہود و نصاریٰ کی سرپرستی میں یہ پودہ شجرہ خبیثہ بن گیا۔ اور عالمی
سطح پر اسکے اثرات پھیلے۔ اس کے خلاف علماء اہل حق نے پہلے دن سے ہی
قلمی اور لسانی جہاد شروع کیا۔ اسکی مرتد زندیق کذاب و دجال ہونے کو
دلائل کے ساتھ واضح کیا۔

قادیانیوں کا بائیکاٹ ایمان کا تقاضہ ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ
مفصل و مدلل فتویٰ مفتی ولی حسن رحمہ اللہ رئیس دارالافتاء جامعہ علوم
اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا ہے۔

مرکز سراجیہ لاہور کے مسند نشین مخدوم مکرم صاحبزادہ رشید احمد صاحب زید مجدہ نے
قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ پر موجودہ دور کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام
اور مفتیان عظام سے فتاویٰ حاصل کئے۔ اب وہ ان فتاویٰ کو دستاویز بنا کر
شائع کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں جو وقت کی اہم ضرورت ہے اللہ تعالیٰ انکی اس

کونشن کو قبول فرمائے۔ اہل ایمان کے لئے باعث اطمینان اور قادیانیوں کے دجل وفریب میں مبتلا ہوکر ایمان ضائع کرنے والوں کے لئے ہدایت کا سامان بنائے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

عبدالمجید

خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا ضلع لودھراں

۲۱ فروری ۲۰۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین، وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الیٰ یوم الدین اما بعد!

عقیدۂ ختم نبوت امت کا اجماعی عقیدہ ہے، جو قرآن کریم کی بے شمار آیات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور آپؐ کے بعد نئی نبوت کا دعویٰ کرنے والا دجال اور کذاب ہے۔

متحدہ ہندوستان میں استعمار کے غلبہ کے بعد اس کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء امت نے بالاجماع مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد قرار دیا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمان، کافر، پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، یوں گویا قادیانیوں نے بھی اپنے آپ کو امت اسلامیہ سے جدا کر دیا، کیونکہ وہ مرزا کی جھوٹی نبوت کو نہ ماننے والے مسلمانوں اور پوری امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے بعد اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام پر ایمان باعث نجات نہیں ہے، اور جو مرزا کو نبی نہیں مانتے وہ کافر و مرتد ہیں۔

لہٰذا موجودہ استفتاء اور اس کے جواب میں علماء کرام کا یہ فتویٰ ہے کہ: ''مرزائی، قادیانی جماعت سے سوشل بائیکاٹ کیا جائے'' عین عدل وانصاف کے مطابق ہے، ہر مسلمان کے لئے اس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ قادیانی، مرزائی اسلام اور پیغمبر اسلام کے باغی ہیں اور دنیا کا اصول ہے کہ باغیوں سے میل جول، رشتہ، ناطہ اور تعلقات نہیں رکھے جاتے، بلکہ باغیوں سے تعلق رکھنے والا بھی باغی تصور کیا جاتا ہے۔

دیکھا جائے تو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ ایک اعتبار سے خود قادیانیوں کے حق میں بھی مفید ہے کیونکہ اس بائیکاٹ سے ان کو یہ احساس ہوگا اور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ امت مسلمہ سے جدا ہو کر ہم خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن گئے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ یہ سوچ ان کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور وہ تائب ہو کر دوبارہ امت مسلمہ میں شامل ہو جائیں۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم۔

عبدالرزاق اسکندر

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مدیر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
۱۴۲۹/۱۰/۱۲ھ

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز احمد
خانقاہ سراجیہ
نقشبندیہ مجددیہ
نزد کندیاں
ضلع میانوالی

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

امابعد:

محترم بھائی رشید احمد صاحب اور ان کے رفقاء نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہوکر تحفظ ختم نبوۃ اور تحفظ ناموس رسالت کی ذمہ داری کو احسن طریقہ سے نبھانے کی کوشش کی ہے۔

انہوں نے کوئی نئی بات یا کوئی نیا مسئلہ نہیں اٹھایا ہے۔

بلکہ یہ تو امت مسلمہ کا روز اول سے متفقہ موقف رہا ہے، اور اب بھی ہے، اس سبق کو خود بھی یاد کرنے کی کوشش کی ہے اور تمام مسلمانوں کو ایمان کے تقاضے کو پورا پورا پورے کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ اس محنت حسنہ کو قبول فرماوے۔

اور دین و دنیا اور آخرت کیلئے باعث برکت اور ذریعہ نجات بناوے آمین

والسلام

عزیز احمد
19/03/11

AZIZ AHMAD

KHANQAH SIRAJIA NAQSH BANDIA MUJADADIA
NEAR KUNDIAN DISTRICT MIANWALI

خصوصی شکریہ

ہم یادگار اسلاف، ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ

کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے قادیانیت کے بائیکاٹ کے موضوع پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت واہمیت سے آگاہ فرما کر عملی کام کرنے کی ترغیب دی

خصوصی تعاون

ہم شاہین ختم نبوت، مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

کے اس اہم دستاویز کی تیاری میں خصوصی تعاون اور رہنمائی پر شکر گزار ہیں۔ان کے قیمتی مشوروں نے اس دستاویز میں مزید نکھار پیدا کر دیا

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

مرکز سراجیہ گلبرگ لاہور جو صاحبزادہ رشید احمد صاحب مدظلہ کی نگرانی میں مصروف عمل ہے۔ نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے پاکستان بھر کے تمام بڑے بڑے دینی ادارے اور علمائے کرام سے سینکڑوں کی تعداد میں فتاوی جات جمع کئے ہیں۔ جو تحریک ختم نبوت کے محاذ پر ایک انفرادی محنت اور کوشش ہے۔ ان فتاوی میں مسلمانوں کو بیدار کیا گیا ہے، کہ قادیانیوں سے تعلقات اور ان سے لین دین کرنا شریعت مطہرہ میں ایک مکروہ اور حرام فعل ہے۔ بلکہ بعض اوقات ان قادیانیوں سے لین دین کرنے والے ان کے اخلاق کا سہارا لیکر اس مکروہ اور حرام دھندے کو جائز اور حلال سمجھ کر نادانستہ طور پر اپنے آپ کو کفر کی سرحد میں داخل کر لیتے ہیں۔ ان فتاوی جات کا ہر لائبریری اور ہر مکتب میں ہونا ضروری ہے۔

خصوصاً جو مبلغین حضرات تحریک ختم نبوت سے وابستہ ہیں۔
ان کیلئے یہ تحفۂ خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف مرحوم کی
اس محنت کو قبول فرمائے مزید ترقیات سے نوازے۔

یاد رہے کہ اس ادارہ کی بنیاد قطب الارشاد
راس الاتقیا خواجہ خواجگان امیر مرکزیہ عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ
و دامت فیوضہم خود رکھی اور افتتاح فرمایا تھا۔
قارئین اس کو نہ بھولیں کہ جس بھی ادارے کی بنیاد حضرت قبلہ
دامت فیوضہم نے رکھی۔ وہ اپنے مقاصد میں منفرد حیثیت
سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ الحمد للہ مدرسہ اجیہ
بھی روز اول ہی سے اپنے مقاصد دینیہ خصوصاً احیاء عقیدہ
تحفظ ختم نبوت اور تعاقب قادیانیت میں اپنی استطاعت
سے بڑھ کر اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہو رہا ہے۔ خصوصاً
صاحبزادہ عبدالرشید صاحب اپنی مخصوص طبیعت اور حیلت
کے باوجود خاموشی سے حضرت کے پسندیدہ مشغلہ کو جاری
رکھنے میں حتمہ تن مصروف ہیں یاد رہے کہ حضرت جی نور اللہ مرقدہ
نے ہمیشہ ان لوگوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی عظمت اور ختم نبوت کے کام کو زندگی کا اہم ترین مشغلہ سمجھا۔
اللہ تعالیٰ ہم تمام حضرات کو حضرت کے اس پسندیدہ عمل والے

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب
مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج نے اپنے اقتدار کو طول دینے اور
مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کیلئے بہت سے فتنے پیدا کئے ان میں
سے ایک بدترین فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کا ہے۔ مرزا قادیانی نے
جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانان ہند کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن
عفو و کرم سے کاٹ کر اپنے غلیظ دامن سے وابستہ کرنے کی ناپاک کوشش کی
اللہ پاک برصغیر کے ان ہزاروں علماء کرام اور مشائخ عظام کو جزائے خیر
عطا فرمائیں۔ کہ اس فتنہ عمیاء کی سنگینی کا احساس فرما کر اس کا مقابلہ
کرنے کی کوشش کی۔ ضرورت اس کی تھی کہ فتنہ خبیثہ کے مقابلہ میں ایک
مستقل جماعت ہو جو فرقہ واریت اور سیاسیات سے الگ تھلگ رہ کر قادیانیوں
کا ہمہ جہت مقابلہ کرے۔ چنانچہ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ
بخاریؒ کی قیادت میں ۱۹۲۹ء میں مجلس احرار اسلام نے اور ۱۹۴۹ء میں
مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ہمہ جہت پہلو سے مقابلہ شروع کیا۔ جس کے خاطر خواہ
نتائج سامنے آئے۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کی جارحانہ اور خبیثانہ حرکتوں
کی وجہ سے تحریک چلی۔ جس میں قادیانیوں کا اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کا فیصلہ
ہوا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور تحریک ختم نبوت کے قائد
محدث العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے۔ حضرت نے بائیکاٹ سے
متعلق شرعی نقطۂ نظر معلوم کرنے کیلئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن
ٹونکی رحمہ کو استفتاء لکھا۔ جسکا حضرت مفتی صاحب رحمہ نے تفصیلی جواب عنایت فرمایا
اور قادیانیوں کے اقتصادی بائیکاٹ کو قرآن و سنت اور فقہی دلائل سے درست قرار دیا
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کئی مرتبہ شائع کر کے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا۔

مخدومی حضرت مولانا صاحبزادہ رشید احمد زید مجدہ اور ان کے رفقاء کو اللہ
پاک جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس فتویٰ کی افادیت کو محسوس
فرماتے ہوئے ۔ اسے پاکستان بھر کے تمام مکاتب فکر کی تائید کے ساتھ شائع کر کے
مرتب و گرانقدر بنایا ۔ مذکورہ بالا فتویٰ کی آج بھی اسی طرح ضرورت ہے ۔ جیسے آج سے
ٹھیک ۳۴ سال پہلے تھی ۔ اگرچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی
کے شاندار فتویٰ کی تائید مزید کی چنداں ضرورت نہیں تاہم بندہ اس کی
حرف بحرف تائید کرتا ہے ۔ اور دعاگو ہے کہ اللہ پاک المستفتی اور مفتی دونوں
کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور اس فتویٰ کو وقیع درجات کا ذریعہ بنائیں ۔

محمد اسماعیل شجاع آبادی
ناظم تبلیغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان ، 19-10-08

قادیانیوں سے بائیکاٹ کی اپیل
حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سبیل

(یعنی قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے)

دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم ترین عقیدہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔اس مبارک عقیدہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ یہ عقیدہ پورے دین اسلام کی روح ہے۔جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی حیثیت نہیں ایسے ہی عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔اگرچہ لاکھوں نمازیں پڑھے روزے رکھے حج کرے سب بیکار ہیں۔یہ قرب قیامت کا دور ہے۔روز بروز نت نئے فتنے مختلف شکلوں میں رونما ہو رہے ہیں۔ان میں سے ایک خطرناک ترین فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں۔

؎ مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام سے

آج بھی یہ مختلف چالوں سے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہیں۔دوستی نوکری چھوکری پیسوں کی ٹوکری کے بہانے سے اور کسی کو غیر ملکی ویزہ کا جھانسا دیکر اسکے ایمان کو لوٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔بندہ سیدھے لفظوں میں عرض کر رہا ہے اللہ نہ کرے اگر کسی مسلمان نے قادیانیوں کے مکروفریب میں آ کر برطانیہ جرمن یا کسی اور ملک کا ویزہ لے لیا اور کسی قادیانی لڑکی سے شادی کر کے قادیانی بن گیا تو......

؎ گنبد خضریٰ سے اسکا ویزہ ختم ہو گیا
گنبد خضریٰ سے اسکا رشتہ ختم ہو گیا

اے میرے غیرت مند مسلمان بھائی اپنے گریباں میں جھانک کر دیکھ اگر خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا رشتہ ختم ہو گیا تو ہمارے پلے رہے گا کیا؟ پھر ویزہ کب تک کام آئے گا۔شادی کا من تو کب تک پورا کرے گا۔ہماری ساری

امیدوں کا سہارا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہستی ہی تو ہے۔اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے قابل کوئی پونجی ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی تو ہے۔لہٰذا آقائے دوجہاں سرور کونین فخر دوعالم سرور دوعالم سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت (جو گناہ گار سے گناہ گار مسلمان کے سینے میں جوش مار رہی ہے) کے وسیلے سے ایک ایک مسلمان سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ قادیانیوں سے مکمل طور پر بائیکاٹ کرے، ان سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرے اور انکے ساتھ تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اپنے دل کو غیرت دلانے کے لئے اس جملے کو پڑھ لیا کریں

"اے مسلمان جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دکھتا ہے"

شبہ کا ازالہ

سوال: کفار کے ساتھ تو معاملات کرنے جائز ہیں؟

جواب: یہ تب جائز ہیں جب وہ مسلمان کا روپ نہ دھاریں اور مسلمان کی نشانیوں (شعائر اسلامی) کو استعمال کر کے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں۔جبکہ قادیانی مسلمانوں کا روپ دھار کر اور انکے شعائر (نشانیوں) کو استعمال کر کے تعلقات کے جھانسہ میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔لہٰذا ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات حرام ہیں۔مزید وضاحت کے لئے حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

''قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو انکا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا۔اس لئے کہ انکا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کہنا یہ جرم ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے۔الغرض قادیانی جتنے بھی ہیں خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہوئے ہوں قادیانی زندیق بنے ہوں یا وہ انکے بقول پیدائشی ''احمدی'' ہوں قادیانیوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں اور کفر ان کو ورثے میں ملا ہو تو ان سب کا ایک ہی حکم ہے یعنی مرتد اور زندیق کا۔کیونکہ انکا جرم صرف یہ نہیں کہ وہ اسلام کو چھوڑ کر کافر بنے ہیں بلکہ انکا جرم یہ ہے کہ دین اسلام کو کفر کہتے ہیں اور اپنے دین کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور یہ جرم ہر قادیانی میں پایا جاتا ہے۔خواہ وہ اسلام کو چھوڑ کر قادیانی بنا ہو یا پیدائشی قادیانی ہو۔''

اس لئے بندہ پورے شرح صدر کے ساتھ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی پرزور تائید کرتا ہے۔اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سازشوں سے اور انکے مکر و فریب سے بچیں۔عام مسلمان ان سے (اور اسی طرح دیگر فتنوں سے) بحث و مباحثہ سے اور انکا لٹریچر پڑھنے سے بچیں۔یہ سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے۔اگر کوئی قادیانی تنگ کرے تو فوراً کسی ماہر عالم سے رجوع کریں۔

یہاں ایک واقعہ کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو بندہ اکثر مجالس میں سناتا رہتا ہے۔وہ یہ ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ

الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں نے مرزائیوں کا لٹریچر پڑھا ہے اور میرے ذہن میں عجیب قسم کے شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں میں کیا کروں۔ حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب مرحمت فرمایا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ فرمایا، ''آپ نے سانپ کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے۔ وہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا''۔ فرمان کا مطلب یہ ہے کہ...... قادیانیت کا زہر سانپ کے زہر سے زیادہ خطرناک ہے سانپ کے زہر سے اگر وقت موعود آچکا ہے تو موت آجائے گی لیکن اگر قادیانیت کا زہر سرائیت کر گیا تو وہ دنیا و آخرت دونوں کو تباہ کر دے گا۔ لہذا اس فتنے کے بارے میں معلومات رکھنے والے علماء کرام اور محافظین ختم نبوت قادیانیت کے سانپ کو پکڑنے کا منتر جانتے ہیں جب بھی ضرورت ہو فوراً ان سے رجوع کریں۔

جیسے ہمارے ایک نیک استاد صاحب دامت برکاتہم سے ایک فتنہ پھیلانے والی جماعت کے آدمی نے کہا کہ آپ ہماری جماعت کے فلاں آدمی سے بات کریں، وہ آپ کو قائل کر لے گا۔ حضرت استاد صاحب دامت برکاتہم فرمانے لگے کہ وہ مجھے قائل نہیں کر سکتا خاموش کرا سکتا ہے۔ یعنی ایک مسئلہ کا جواب میرے ذہن میں نہیں ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ پیچھے گودام ہی خالی ہے بلکہ ہمارے اکابرین کا گودام (ہر مسئلہ کے حل اور جواب سے) بھرا ہوا ہے، میں ان سے جا کر معلوم کر لوں گا۔ اس لئے کبھی فتنہ پرور کی گفتگو سن کر انکے پیچھے نہ لگیں بلکہ اپنے اکابرین پر ہی اعتماد کریں اور ان سے رابطہ میں رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ہر شر اور بالخصوص فتنہ قادیانیت سے حفاظت فرمائے اور محافظین ختم نبوت کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی کریم و صلی اللہ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

محتاج دعا
محمد حسن شیخ عمر
خادم مدرسہ محمدیہ
و جامعہ مدنیہ جدید
و جامعہ عبداللہ بن عمر
و جامعہ شیخ موسیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی صاحب مدظلہ
مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زندیق شرعاً اس شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائر اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے مگر بقول علامہ شامیؒ زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفا ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

حضرت ملا علی قاریؒ مرقات جلد ۷ صفحہ ۱۰۴ پر زندیق کا معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ: زندیق ملمع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔ (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۴)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ مفتی اعظم پاکستان جواہر الفقہ جلد ۱ صفحہ ۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں: ''زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملمع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔''

درج بالا عبارات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زندیق مثل منافق نہیں۔ زندیق کافر ہیں مگر اپنے کفر کو اسلام کہتے ہیں۔ خالص کفر لیکن یہ اس کو اسلام کے نام سے پیش کرتے ہیں بلکہ قرآن کریم کی آیات سے، احادیث طیبہ سے، صحابہؓ کے ارشادات سے اور بزرگانِ دین کے اقوال سے توڑ موڑ کر اپنے کفر کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو شریعت کی اصطلاح میں ''زندیق'' کہا جاتا ہے۔

قادیانیوں کے بارے میں شیخ موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف '' **التحقیق فی الزندیق** '' میں تحریر فرماتے ہیں کہ: فرقہ قادیانیہ جو غلام احمد قادیانی کو نبی یا مصلح ومرشد مانتا ہے، یہ فرقہ زمانہ حال کے زنادقہ کبار میں سے ہے اور کسی اسلامی مملکت میں بحکم شرع اسے رہائش، اقامت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین اسلام میں سے ہے۔

کسی اسلامی مملکت میں یہ فرقہ جزیہ ادا کر کے بطور ذمی بھی سکونت نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے جو لوگ مسلمان تھے اور پھر قادیانی ہو گئے وہ مرتد ہیں۔ مرتد ذمی نہیں بن سکتا۔ اسی طرح یہ لوگ مرتد ہونے کے علاوہ زندیق بھی ہیں لہذا ان میں جو اشخاص قادیانیت کے مبلغ و داعی ہوں ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہے اور وہ زندقہ کی وجہ سے واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ جیسا کہ اباحیہ و روافض و قرامطہ و زنادقہ فلاسفہ کی توبہ مقبول نہیں اور وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا کہ وہ اسلام کے اندر ہمارے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور جو قادیانی پیدائشی قادیانی ہوں یعنی قادیانی خاندان میں پیدا ہوئے اور پھر اسی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بڑے ہو گئے وہ بھی کسی اسلامی مملکت میں از روئے شریعت اسلامیہ سکونت و اقامت کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ اور وہ جزیہ ادا کر کے ذمی بھی نہیں بن سکتے بلکہ وہ زندیق ہیں۔ اگر وہ قادیانیت کے داعی و مبلغ ہوں تو ان کی توبہ قضاء مقبول نہیں ہو سکتی اور اگر داعی و مبلغ نہ ہوں تو ان کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

بہر حال پیدائشی قادیانی زندیق ہیں اور واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)، وہ جزیہ ادا کر کے بھی دار السلام میں اقامت کرنے کے مجاز نہیں۔

۱۔ کیونکہ وہ ختم نبوت جو ضروریات اسلام میں سے ہے کے منکر ہیں۔ در مختار میں ہے واجب القتل ملحدین کے بیان میں **وکذا من علم انه ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمة الخمر و یظهر اعتقاد حرمته** انتھیٰ۔ جب وہ شخص واجب القتل ہے اس الحاد و زندقہ کی وجہ سے بباطن حرمت خمر منکر کا منکر ہوا گرچہ لوگوں کے سامنے حرمت خمر کا اظہار کرتا ہو تو قادیانی جو علی الاعلان ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں اور زندقہ کی اشاعت میں کوشش کرتے ہیں بطریق اولیٰ واجب القتل ہیں (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

۲۔ ان کی زندقہ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور تمام اہل اسلام کو کافر سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ بہت بڑا زندقہ ہے۔

۳۔ نیز وہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص کی تحریف کرتے ہوئے ان سے اپنی گمراہی پر استدلال کرتے ہیں اور تحریف قرآن و سنت سے بڑھ کر اور زندقہ کیا ہوگا۔ لہذا وہ مثل قرامطہ و باطنیہ ہیں۔

۴۔ نیز وہ شعائر اللہ اور کئی اصول اسلام اور خصائص اسلام کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہیں مثلاً وہ غلام احمد کی بیویوں کو امہات المومنین اور اس کے دیکھنے والوں کو صحابہ کہتے ہیں اور اپنی عبادت گاہ کو وہ مسلمانوں کی طرح مسجد کہتے ہیں۔

حالانکہ یہ امور خصائص اسلام میں سے ہیں اور یہ اسلام سے استہزاء ہے۔ مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا نام ہوسکتا ہے۔ کسی اسلامی مملکت میں کسی کافر فرقہ کو از روئے شرع یہ حق حاصل نہیں ہوسکتا کہ وہ مسلمانوں کی طرح اذان دے اور مسلمانوں کی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے اور اپنے الحاد کی اشاعت کے لیے اسلامی نام استعمال کر کے تشبّہ بالمسلمین کرے، یہ اسلام کی سخت بے حرمتی ہے۔ اور اس قسم کی بے حرمتی ایک مستقل زندقہ ہے جو موجب قتل ہے۔

۵۔ جزیہ تو عیسائیت، یہودیت وغیرہ ان ادیان باطلہ کے معتقدین سے لیا جاتا ہے جو قدیم و معروف تھے اور بوقت ظہور اسلام موجود تھے۔ اور جو اپنے آپ کو اہل اسلام کے برخلاف ایک فرقہ شمار کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ لیکن جو فرقہ خود اسلام کا مدعی ہو اس سے کس طرح جزیہ لیا جاسکتا ہے۔ ایسے فرقہ کے بارے میں بعد از تحقیق دو احتمال ہوسکتے ہیں۔ اول یہ کہ اگر تحقیق کے بعد ان کا مسلمان ہونا ثابت ہوا تو وہ یقیناً مسلمان شمار ہوگا اور اہل اسلام سے جزیہ وصول نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر تحقیق سے وہ کافر ثابت ہوا تو وہ مرتد یا زندیق ہوگا اور مرتد و زندیق سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔ بلکہ وہ اگر مصر ہو تو واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔ قادیانی فرقہ احتمال ثانی کے قبیل میں سے ہے وہ مرتد و زندیق ہے کما مر التفصیل من قبل۔ وہ کسی طرح دار اسلام میں اقامت و رہائش کے مجاز نہیں ہیں۔ قادیانی لوگ اسلام اور شعائر اسلام کی بے حرمتی و بے عزتی و استہزاء کرتے ہیں اور بے حرمتی کرنے والا زندیق ہے۔ وہ نصوص قطعیہ کی تحریف کرتے ہیں اور یہ زندقہ ہے بلکہ تحریف نصوص اسلام کی بڑی بے حرمتی ہے۔

مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ احسن الفتاویٰ میں لکھتے ہیں:

''قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہٰذا ان کی بیع و شراء، اجارہ و استجارہ، ہبہ کالین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اسمیں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لئے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفاسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے۔

۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں۔

۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں۔

اس لئے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے۔‘‘

قادیانیوں سے تجارت اور دنیاوی معاملات کی حد تک تعلق رکھنے والا شخص سخت مجرم اور فاسق ہے۔۔۔ قادیانیوں سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگر چہ ان کو بُرا سمجھتا ہو قابل ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے۔۔۔۔۔۔ حکومت وقت پر فرض ہے کہ ان کے قتل کا حکم دے، خواہ کوئی خود زندیق بنا ہو یا باپ دادا سے اس مذہب میں چلا آتا ہو۔ ۔۔۔۔ زندیقہ عورت بھی واجب القتل ہے۔۔۔ ان سے کسی قسم کا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

(احسن الفتاویٰ جلد اول ’’کتاب الایمان والعقائد‘‘)

ان اصولوں کی روشنی میں قادیانی فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی ومعاشی اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ زیر نظر دستاویز میں مزید تفصیلات موجود ہیں اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے موجودہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام کے فتاویٰ جات موجود ہیں۔ جن سے یہ بات ظاہر ہے کہ اس بات میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں کہ قادیانیت کو نیست و نابود کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ جب تک حکومت وقت کی طرف سے قادیانیوں پر شرعی سزا نافذ نہ کر دی جائے اس وقت تک تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ قادیانیوں خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری گروہ کا ہر طرح سے معاشرتی اور معاشی طور پر بائیکاٹ کریں۔

فتنہ قادیانیت اگر زندہ ہے تو اس کی ذمہ داری بھی ہم مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ہم عملی کام سے کوسوں دور ہیں۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ اطلاعات ونشریات کے ناظم کی حیثیت سے ہم تمام عوام الناس سے اپیل کرتے ہیں کہ جو ذمہ اری شریعت نے ہم عوام پر فرض کی ہے یعنی قادیانیوں سے ہر طرح کا بائیکاٹ کم از کم اس کو تو پورا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ اور علماء کرام سے یہ التماس کرتے ہیں کہ اس بات کو وضاحت سے عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

عزیز الرحمٰن

عزیز الرحمٰن ثانی

مرکزی ناظم شعبہ اطلاعات ونشریات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یکم ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر متفقہ فتویٰ!

قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

دیوبندی مکتبہ فکر

عُلماءِ کِرام، مُفتیانِ عظام کا مُتّفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کاذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

1۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2۔ مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3۔ ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4۔ ان کی سیاسی و عسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

5۔ دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا جائے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ز۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورين. والله سبحانه يجزل لكم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الجواب واللہ الہادی للصواب!

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتداء و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس کفر اور ارتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہ مذکور فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام وکلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزت واحترام کا پہلو نکلتا ہو یا اس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اعداء اسلام سے ترک موالات کے بارے میں قرآن حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اڑاتے ہوں اور مارآستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں۔ اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب

اور موذی نہ ہوں۔ ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابل نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترک تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعت مطہرہ اور سنت نبوی میں موجود ہے۔ چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر "من بدل دینه فاقتلوه" کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنہ کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنہ کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا وہ کسی سے مخفی نہیں اور بعد کے خلفاء اور سلاطین اسلام نے بھی کبھی اس فریضہ سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ تا کہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرہ اختیار میں ہو۔ الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذاء، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ سازباز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہیت اجتماعی اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عند اللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذاء رسانی سے محفوظ کیا جائے۔ اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کے دستبرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفار مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے تا کہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے وہ ختم ہو جائے۔ جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتل نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدبیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تا کہ اس سے ان کی

جنگی صلاحیت ختم ہوجائے اور وہ اسلام کے مقابلہ میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے۔ کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفار مکہ کے لئے غور وفکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر ابدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذاب اخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار ومشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر وفساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلہ کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی تدبیر سے امت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجہ کا اقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جاسکتا ہے مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے۔ اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرہ سے جدا کر دیا جائے۔

بدن انسانی کا جو حصہ اس درجہ گل سڑ جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرہ میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں۔ بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے۔ تمام عقلاء اور حکماء واطباء کا اسی پر عمل واتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید وفرخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملت اسلامیہ کے وجود وبقاء کے لئے ایک ناگزیر ملی فریضہ بن جاتا ہے۔ آج بھی اس متمدن دنیا میں مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں۔ بلکہ اسوہ نبی، سنت رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی غیرت ایک لمحہ کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

1۔ ''اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ۔'' (سورۃ نساء: آیت 140)

ترجمہ..... ''اور جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے

ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔"

2۔ " وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ "(سورۃ انعام: آیت 68)

ترجمہ "اور جب تم دیکھوان لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔"

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

"وهذا يدل على أن علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك ومالا يجوز على الله تعالىٰ إذا لم يمكنّا إنكاره...... الخ.

ترجمہ......"یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر وشرک، اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔"

3۔ " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ " (سورۃ المائدہ آیت 51)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ"۔

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ: **"وفى هذه الآية دلالة على أن الكافر لا يكون ولياً للمسلم لا فى التصرف ولا فى النصرة. ويدلّ على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فاذا أمرنا بمعاداة اليهود والنصارى لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدلّ على أن الكفر كله ملّة واحدة.** (احکام القرآن 2، 444)

ترجمہ: "اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا۔ نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے۔ دوسرے کافر بھی انہیں کے حکم میں ہیں سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔"

4۔ سورۃ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے۔ اگرچہ رشتہ دار قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے۔ اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5۔ "لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ" (سورۃ مجادلہ، آیت 22)

ترجمہ: "تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں۔ اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔"

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ سچا مومن کہا گیا ہے۔ انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنا دی گئی ہے اور ان کو "حزب اللہ" کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون کی موجودہ ہیں۔ اب

چند احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ ہوں

1۔ جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃؓ بن جندب سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ:

"مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں۔ ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔" (**باب فی کراھیه المقام بین اظهر المشرکین**، جلد 1 صفحہ 194)

2۔ نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "**أنا بریئ من کل مسلم یقیم بین أظهر المشرکین.**"

ترجمہ: یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار برأت فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔" (**حوالہ مزکورہ بالا**)

3۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں:

"**یستسقون فلا یسقون**" اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "**حتی ان احدھم یکدم بفیه الارض**"

ترجمہ: "وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے۔۔۔۔۔۔ مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔"

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: ''أن المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا غیرہ، ویدل علیه أن من لیس معه ماء إلا لطهارته لیس له أن یسقیه للمرتد ویتیمم، بل یستعمله ولومات المرتد عطشاً.'' (فتح الباری 1،صفحہ 393)

ترجمہ: اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمّم کرے۔ بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے۔ اگر چہ وہ پیاس سے مرجائے بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔''

4۔ غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ، واقفی بدری رضی اللہ عنہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہ، بدری عمری رضی اللہ عنہ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں۔ ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے۔ حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

'' وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ '' (سورۃ توبة، آیت 118)

ترجمہ: ''اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔ یہاں تک زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اسی کی طرف۔''

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر بن العربی لکھتے ہیں کہ: ''وفیه دلیل علی أنّ للإمام أن یعاقب المذنب بتحریم کلامه علی الناس أدبالّه وعلی تحریم أهله علیه.'' (احکام القرآن لابن العربی جلد 3 صفحہ 114)

ترجمہ: ''اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے۔ اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔''

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: ''وفیه ترک السلام علی من اذنب وجواز هجره اکثر من ثلاث.'' ترجمہ: ''اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔''

بہر حال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاح ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف۔ **باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم! اهل اهواء** باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب۔ **باب ترک السلام علی اهل الاهواء** (اھل اھواء سے ترک سلام وکلام کا بیان)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ غور فرمایئے کہ معمولی خلاف سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

امام خطابی ''معالم السنن جلد 4 صفحہ 296 میں حدیث کعب کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترک تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قید ایام کیا جا سکتا ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں۔''

5۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''القدرية مجوس هذه الامة، ان مرضوا فلا تعودوهم ، وان ماتوا فلا تشهدوهم.''

ترجمہ: ''تقدیر کا انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

6۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: **''لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم''**

ترجمہ: ''منکرین تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہر حال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔ عہد نبوت کے بعد عہد خلافت راشدہ میں بھی اسی طرز عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعین زکوۃ کے ساتھ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اعلان جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا اس سے حدیث و سیر کا معمولی طالب علم بھی واقف ہے۔ عہد فاروقی میں ایک شخص ضبیع عراقی قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہواء نفس کو دخل تھا اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ گورنر مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کے پاس مدینہ بھیجا اور صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل۔ اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا۔ فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشاہ مارنے لگے اتنا مارا کہ خون بہنے لگا۔ وہ چیخ اٹھا کہ ''اے امیر المومنین آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے۔ تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

''ان لا یجالسه احد من المسلمین'' ترجمہ: ''کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔''

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہو گئی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

7۔ سنن کبریٰ البیہقی جلد 9 صفحہ 85 میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''أمرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن أغور ماء آبار بدر''

ترجمہ: ''جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ'' أن تغوّر المیاه کلها غیر ماء واحد فنلقی القوم علیه'' ترجمہ: ''سوائے ایک کنوئیں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنوئیں خشک کر دیئے جائیں۔''

8۔ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1023 میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددین زندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا۔ ''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔'' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من بدل دینه فاقتلوه'' ترجمہ: ''جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔''

9۔ صحیح بخاری، جلد 1 صفحہ 423 میں صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں فرمایا وہ بھی انہی میں شامل ہیں۔''

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں

1۔ علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:

"وقطع الميرة والماء عنهم الا ان يكون فيهم نسوة وزرارى(4،299)

ترجمہ: "ان کا کھانا پانی بند کر دیا جائے۔ الایہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔"

2۔ کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

"قال ابو حنيفة وابو يوسف و محمد وزفرو الحسن بن زياد، اذا قتل فى غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتص منه مادام فيه ولكنه لا يبايع ولا يواكل الى ان يخرج من الحرم." (احکام القرآن 2، 21)

ترجمہ: "امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد زفر اور حسن بن زیاد کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ نہ اس کو کھانا دیا جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔"

3۔ درمختار میں ہے کہ: **"وأفتى الناصحى بوجوب قتل كل مؤذ وفى شرح الوهبانية: ويكون بالنفى عن البلد، وبالهجوم على بيت المفسدين، و بالاخراج من الدار، وبهدمها"**

ترجمہ: "ناصحی نے فتویٰ دیا کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے اور "شرح وہبانیہ" میں ہے کہ تعزیر یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے۔ انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔"

4۔ ابن عابدین الشامی درمختار، جلد 3 صفحہ 272 میں لکھتے ہیں کہ: **"قال في أحكام السياسة وفي المنتقى: وإذا سمع في داره صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما سمع الصوت فقط أسقط حرمة داره . وفي حدود البزازية و غصب النهاية وجناية الدراية: ذكرا لصدرالشهيد عن أصحابنا أنه يهدم البيت على من اعتاد الفسق وأنواع الفساد فى داره، حتى لا بأس بالهجوم على بيت المفسدين. وهجم عمررضي الله عنه على نائحة في منزلها و ضربها بالدرّة حتى سقط خمارها، فقيل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد اشتغالها بالمحرم، والتحقت بالاماء..... وعن عمررضى الله عنه أنه أحرق بيت الخمار. وعن الصفار الزاهد الأمر بتخريب دارالفاسق."**

ترجمہ: ''احکام السیاسۃ میں ''المنتقٰی'' سے نقل کیا ہے کہ جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے اور بزازیہ کے کتاب الحدود و نہایہ کے باب الغصب اور درایہ کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمرؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا درّا مارا کہ اس کے سر سے چادر اتر گئی اور اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہد کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔''

5۔ ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 4، صفحہ 107، باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

''وھذا تنصیص علی أن الضرب تعزیر یملکه الإنسان، وان لم یکن محتسباً، و صرح فی المنتقی بذلک

ترجمہ: ''اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے خواہ محتسب نہ ہو۔ ''المنتقٰی'' میں اس کی تصریح کی گئی۔''

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احب الاعمال الی اللّٰہ فرمایا ہے۔ **(کما فی روایت ابی ذر فی کتاب السنة عند ابی داؤد)**

بغض فی اللہ کے ذیل میں امام غزالیؒ احیاء العلوم، جلد 2 صفحہ 167 میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

''الاول: الکفر فالکافر إن کان محاربا فھو یستحق القتل والارقاق ولیس بعد ھذین إھانة........الثانی المبتدع الذی یدعو إلی بدعته فان کانت البدعة بحیث یکفر بھا فأمره أشد من الذمی لأنه لا یقر بجزیة ویسامح بعقد ذمة وان کان ممن لا یکفر به فأمره بینه وبین اللّٰہ أخف من أمر الکافر لا محالة ولکن الأمر فی الانکار علیه أشد منه علی الکافر لأن شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفره فلا یلتفتون إلی قوله........ الخ''

ترجمہ: ''اول کافر، پس اگر کافر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے۔ یا غلام بنا لیا جائے اور یہ ذلت و اہانت کی آخری حد ہے۔ دوم صاحب بدعت جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے۔ پس اگر بدعت حد کفر تک پہنچی ہوئی

ہوتو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عند اللہ اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اخف (ہلکا) ہے ۔مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں۔لہٰذا اس کے قول کو لائق التفات ہی نہیں سمجھیں گے...........الخ۔

ردالمختار جلد 3 صفحہ 298 میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: ’’**ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم .... والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الزنديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام أحدهم ظاهراً إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام ،لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم أصلاً...... الخ۔**

ترجمہ: ’’مذاہب اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں۔ نہ جزیہ لے کہ نہ بغیر جزیہ کے۔ نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے...... حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدہ کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا۔ کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے۔ جب تک کہ ان تمام امور سے جو دین اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں۔ کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قبول نہیں۔‘‘

فقہ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

”والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهجر، وذلك في حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالىٰ في القرآن العظيم، فهجروا خمسين يوما لايكلمهم أحد، وقصتهم مشهورة في الصحاح. وعزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفي فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم. وكذٰلك الصحابة من بعده. ونذكر من ذلك بعض ماوردت به السنة مما قال ببعضه اصحابنا وبعضه خارج المذهب. فمنها: أمر عمر رضي الله عنه بهجر ضبيع الذي كان يسأ ل عن الذاريات وغيرها. ويأمر الناس بالتفقه في المشكلات من

القرآن، فضربه ضربا وجيعا ونفاه إلى البصرة أو الكوفة ،وأمر بهجره فكان لا يكلمه أحد حتى تاب و كتب عامل البلد إلى عمر بن الخطاب رضى اللّٰه عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فى كلامه. ومنها: أن عمر رضى اللّٰه عنه حلق رأس نصر بن حجاج ونفاه من المدينة لما شبب النساء به فى الأشعار وخشى الفتنة به. ومنها: ما فعله عليه الصلاة والسلام بالعرنيين. ومنها: ان أبابكررضى الله عنه استشار الصحابة فى رجل ينكح كما تنكح المرأة. فأشاروا بحرقه بالنار، فكتب أبوبكر بذلک إلى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبداللّٰه بن الزبير فى خلافته، ثم حرّقهم هشام بن عبدالملک. انظر الهٰداية . ومنها: أن أبابكررضى اللّٰه عنه حرّق جماعة من أهل الردّة .ومنها: أمره عليه الصلاة والسلام بكسر دنان الخمر وشق ظروفها.ومنها أمر رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التى طبخ فيها لحم الحمر الاهلية. ثم استاذنوه فى غسلها فأذن لهم. فدل على جواز الأمرين لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة. ومنها: تحريق عمر ا لمكان الذى يباع فيه الخمر. ومنها تحريق عمر قصر سعد بن أبى وقاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره. ومنها:مصادرةعمرعماله بأخذ شطر أموالهم فقسمها بينهم وبين المسلين. ومنها:أنه ضرب الذى زوّرعلى نقش خاتمه:وأخذ شيئا من بيت المال مائة، ثم ضربه فى اليوم الثانى مائة،ثم ضربه فى اليوم الثالث مائة. وبه أخذ مالک لأن مذهبه التعزير يزاد على الحد. ومنها: أن عمررضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل. أخذ ما معه وأطعمه إبل الصدقة وغير ذلک مما يكثر تعداده. وهذه قضايا صحيحة معروفة.................. ألخ. (جلد3 صفحه75) ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدالهم من الطعام والثياب وغير ذلک ،إلا السلاح والكراع والسبى سواء دخلوا إليهم بأمان أو بغير أمان. لأنهم يتقوون بذلک على قتال المسلمين ،ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم علىٰ قتال المسلمين، وهذا المعنىٰ لا يوجد فى سائر الأمتعة. ثم هذ ا الحكم إذا لم يحاصروا حصناً من حصونهم فأما إذا حاصرو احصناً من حصونهم فلا ينبغى لهم أن يبيعوا من أهل الحصن طعاماً ولا شراباً ولا شيئًايقويهم علىٰ المقام، لانهم إنما حاصروهم لينفد طعامهم وشرابهم حتىٰ يعطوا بأيديهم ويخرجوا علىٰ حكم اللّٰه تعالىٰ، ففي بيع الطعا م وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم علىٰ

المقام في حصنهم، بخلاف ما سبق فإن أهل الحرب في دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقوون به على المقام ،لا بطريق الشراء من المسلمين فأما أهل الحصن لا يتمكنون من ذلك بعد ما أحاط المسلمون بهم ،فلا يحل لأ حد من المسلمين أن يبيعهم شيئًا من ذلك. ومن فعله فعلم به الإمام أدبه على ذلك لارتكابه مالا يحل."

ترجمہ: ''اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے۔ مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا۔ کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا۔ ان کا مشہور قصہ صحاح ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا وطنی کی سزا بھی دی۔ چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی مختلف تعزیزات جاری کیں۔ ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں یہاں ذکر کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبیع نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص ''الذاریات'' وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا۔ اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلات قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلا وطن کردیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات۔۔۔۔ تک نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی۔ تب آپ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کرسکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا جب کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کردی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہوگیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اجازت چاہی کہ انہیں دھوکر استعمال کرلیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید وفرخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو درے لگائے۔ دوسرے دن پھر سو درے لگائے اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے۔ امام ملکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر کی مقدار "حد" سے زائد بھی ہوسکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زائد غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔ ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔ اور شرح سیر کبیر، جلد ۳ ص ۵۷ میں ہے۔ اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے۔ کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی۔ اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو۔ لیکن جب اُنہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد ومعاون ثابت ہو۔ کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے۔ اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔ پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں۔ انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے۔ جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے۔ کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہاءِ اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول ونتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں

1..... کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

2..... جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست وبرخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3..... جو کافر مسلمانوں سے برسرپیکار ہوں۔ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4..... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے۔اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں۔ یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5..... جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے۔جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو۔ بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6..... مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں۔ بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

7..... اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8..... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً

اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پروانہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالۃً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

9..... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کرسکتے ہیں جو ان کے دائرہ اختیار کے اندر ہوں۔ مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

10...... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔

11...... زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعے اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو۔ اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برات کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی ومعاشی اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہٗ

(سابق مفتی اعظم پاکستان)

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ہندوستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب ۱۰۱۲۶/ح

وباللہ العصمۃ والتوفیق

حامداً ومصلیاً ومسلماً حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ کا جو مضمون فتاویٰ ختم نبوت جلد دوم میں مرقوم ہے اس کی تائید میں حضرت مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہ نائب ناظم کل ہند تحفظ ختم نبوت نے جو مضمون تحریر فرمایا ہے وہ درست ہے ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ کے فتوی کی نیز مولانا شاہ عالم صاحب مدظلہ کے مضمون کی تائید کرتے ہیں فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ

محمود حسن بلندشہری غفرلہ

الجواب صحیح
زین الاسلام قاسمی الٰہ آبادی
نائب مفتی دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح
فخر الاسلام عفی عنہ

دار العلوم دیوبند
۲۲/۱۰/۱۴۲۹ھ
یوم الخمیس

فتویٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مفتی سعید احمد جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی کا فتوی بالکل صحیح و صواب ہے۔ [illegible] قادیانیوں اور مرزائیوں سے کسی قسم کا لین دین، میل جول اور تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ بلاشبہ مسلمانوں سے برسرِ پیکار کفار، مرتدین اور زندیقوں کے علاوہ ایسے کفار جو شعائر اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں یا انبیاء کرام کی توہین و تنقیص کرتے ہیں

ان سے بھی کسی قسم کا تعلق رکھنا یا ان کی مصنوعات خریدنا گویا ان کو نفع پہنچانا ہے
اس لئے مسلمانوں کو اس سلسلہ میں ملی غیرت کا ثبوت دینا چاہئے ۔

واللہ اعلم وعلمہ اتم

سعید احمد جلالپوری
١٧/٢/٢٩ھ
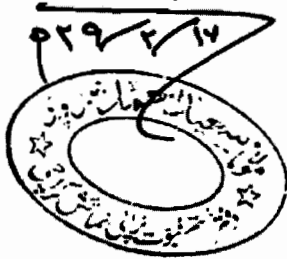
دارالافتاء جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی حال جامعہ علوم اسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی سے مفتی اعظم پاکستان استاذ مکرم حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ علیہ کے قلم مبارک سے قادیانیوں سے متعلق جاری کردہ فتوی کی آج بھی اسکی اہمیت ضرورت اسی طرح باقی ہے جیسا کہ فتوی کے جاری ہونے کے وقت تھی بلکہ آج جبکہ اس فتنہ نے دجل وتلبیس کے شیطانی طریقوں کو مات دیکر زیادہ سرگرداں ہے تو ضرورت اس امر کی ہے مسلمانان عالم کے سامنے اسکی اور شدت سے تشہیر کیجائے تاکہ امت اس دجالی فتنہ سے محفوظ ہوجائے ۔

اللہ تعالی اسکی اشاعت وتشہیر میں حصہ لینے والوں کے علم وعمل، دین ودنیا میں برکت عطا فرمائے ۔ ١٧/٢/٢٩ھ ء

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
نائب رئیس دار الافتاء
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

محمد عبد المجید دین پوری

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائے اسلام سے آج تک سب سے عظیم فتنہ جس نے دین اسلام کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچایا اور بلاشبہ لاکھوں مسلمانوں کو کھلم کھلا کفر اور ارتداد کے جال میں پھانسا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کا "قادیانی فرقہ" ہے۔ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات رکھنے اور لین دین کے حوالہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور یہی قرآن و سنّت کا تقاضا ہے۔

عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ تحریر کردہ فتویٰ کے مطابق عمل کریں تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدّس دربار میں سرخرو ہو سکیں۔ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الْفِتَنَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ

احقر محمد نعیم عفا اللہ عنہ
خادم دارالافتاء
جامعہ اشرف المدارس کراچی
۱۸/ ۲/ ۱۴۲۹ھ

(دستخط) ربانی
خادم دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی
۱۴۲۹/۲/۱۸ھ
المفتی عبدالحمید ربانی
دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس
گلشن اقبال - کراچی - پاکستان

(دستخط) عبداللہ
خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
بالمقابل جامعہ ... لاہور
۱۵- ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
۲۲- اپریل ۲۰۰۸ء

دارالافتاء جامعۃ الرشید ناظم آباد کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرورِ کائنات، سید الکونین، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی و أبی و أمی کی ختمِ نبوت پر غیر متزلزل ایمان کسی شخص کے مؤمن ہونے کے لئے شرطِ لازم ہے، جو شخص ختمِ نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو وہ توہینِ رسالت کا مرتکب اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، یہ عقیدہ قرآن و حدیث کی نصوص قطعیہ صریحہ سے ثابت ہے، یہی وجہ ہے کہ امتِ مسلمہ میں یہ عقیدہ تواتر سے چلا آرہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے، اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی نے کوئی دوسری رائے اختیار نہیں کی، حتی کہ خود مرزا قادیانی نے جب تک نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا اس وقت تک وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو کافر سمجھتا تھا، چنانچہ لکھتا ہے:

وما كان لي أن أدعي النبوة وأخرج من الإسلام وألحق بقوم كافرين (حمامۃ البشری: ۷۹، روحانی خزائن: ۷/۲۹۷)

ترجمہ: مجھے کیا حق ہے کہ میں نبوت کا دعوی کروں اور اسلام سے نکل کر کفار سے جا ملوں۔

مگر جب مرزا قادیانی کو اس مقدس منصب پر فائز ہونے کا شوق ہوا تو اپنے گھناؤنے کردار اور گندگیوں سے لتھڑی زندگی سے یکسر آنکھیں بند کرکے اور اپنے گریبان میں جھانکے بغیر فوراً نبوت کا دعوی کر دیا، چنانچہ لکھتا ہے:

محمد رسول اللہ والذین معہ اس وحی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے، رسول بھی رکھا گیا ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، روحانی خزائن: ۱۸/۲۰۷)

توہینِ انبیاء علیہم السلام بالاجماع کفر ہے۔ خود مرزا قادیانی لکھتا ہے:

اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کرنا کفر اور سب پر ایمان لانا فرض ہے (چشمۂ معرفت، ص ۱۸، روحانی خزائن: ۲۳/۳۹۰)

نیز لکھتا ہے: وہ شخص بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے (البلاغ المبین ص ۱۹)

اب خود مرزا کی طرف سے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی توہین اور گستاخی ملاحظہ فرمائیے:

چوہڑہ، بھنگی اور حرام زادہ بھی نبی و رسول ہو سکتا ہے (تریاق القلوب ص ۳۳۲، روحانی خزائن: ۱۵/۴۷۹)

حاصل یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ان غلیظ عقائد کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج اور کائنات

کے غلیظ ترین کافر ہیں اور اپنے عقائد کفریہ کو ملمع سازی کرکے اسلام ظاہر کرنے اور عقائد اسلام میں تاویلات باطلہ کرنے کی وجہ سے زندیق بھی ہیں، جن کے احکام عام کفار سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کا اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، خوشی غمی میں شریک ہونا، کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً وعقلاً ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کرکے غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا ثبوت دیں۔ واللہ هو العاصم من جمیع الشرور والفتن۔

محمد ... عفی عنہ
دارالافتاء والارشاد جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی
۳۰ صفر ۱۴۲۹ھ

ابولبابہ شاہ منصور
۲۰ / ۲ / ۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ یہ ایک بلا شبہ واضح اور مسلّم امر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بلاشبہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔ اور یہی حکم اُس کے متبعین کا ہے۔

اور پھر فتنۂ قادیانیت دوسرے کفار و مرتدین کے مقابلہ زیادہ خطرناک اور سخت ہے۔ جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ ٹونکی نے

جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے. یہ عام ہے، اور آج بھی اس کی اہمیت
و افادیت اسی طرح قائم اور مسلّم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی۔ اور
یہ مبرھن منصوص شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے، عام مسلمانوں کے
دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کے ساتھ عموماً
اور فرقۂ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلکہ فتویٰ کے موافق عمل کریں. بندہ کو
اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے. اللھم أرنا الحق
حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ.

عبداللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوری
١٩ صفر المظفر ١٤٢٩ھ

دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین (خواہ وہ کسی بھی گروہ سے تعلق
رکھتے ہوں) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں. ان کے ساتھ لین دین، تعلقات
اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب
ٹونکی کا فتویٰ صحیح اور مبنی برحق ہے، اور اس فتویٰ میں قرآن و سنّت کی
روشنی میں اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی جو تدبیریں اور مسلمانوں کو
اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن تجاویز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، اس پر عمل
کرنا از حد ضروری ہے۔ دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی اس فتوی کے تمام جزئیات سے متفق ہے۔

اللھمّ أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وأرنا الباطل باطلاً

مفتی احمد علی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ اس فتوی کی تصدیق کو اپنے لیے نجات آخرت کا سبب سمجھتا ہے اور اس سلسلے میں مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسنؒ نے جو قادیانی کے متعلق لکھا ہے بندہ اس کو من وعن تسلیم کرتا ہے نیز قادیانی کا معاملہ عام کفار جیسا نہیں ہے لہذا غیرت اسلامی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھا سکیں

فقیر احمد علی عفی عنہ

خادم جامعہ اشرفیہ لاہور

دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ پر تائیدی دستخط

الجواب حق والحق احق بالاتباع

حمید اللہ جان

الجواب صحیح

الجواب صواب
بندہ
عبد المصطفیٰ نور
دار الافتاء
جامعہ اشرفیہ

خادم دار الافتاء جامعہ اشرفیہ
۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

بندہ اسکی تائید کرتا ہے
داؤد احمد عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ اشرفیہ

احقر اسکی مکمل تائید کرتا ہے
بشارت الرحمن
۱۴۲۹/۳/۲۲ھ

الجواب صحیح
محمد معاذ عفی عنہ
دار الافتاء - جامعہ اشرفیہ لاہور

محمد سرفراز
دار الافتاء جامعہ اشرفیہ

احقر بھی اسکی تصدیق کرتا ہے
فقیر احمد علی عفی عنہ

الجواب صحیح
زاہد

عبد الرحیم حقانی عفی عنہ

احقر بھی اسکی مکمل تائید کرتا ہے
احمد یوسف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ اس وقت دنیا میں پائے جانے والے فتنوں میں سے بڑا فتنہ قادیانیت اور مرزائیت کا فتنہ ہے جو اپنی مختلف حرکات شنیعہ اور تلبیسات خبیثہ سے مسلم اور اہل اسلام کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہے قادیانیوں کی شب و روز یہی کوشش ہے کہ وہ مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے دام تزویر میں پھنسا لیں

سادہ لوح مسلمان بعض اوقات اس فتنہ کا شکار ہو کر دین حق دین اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور اس طرح وہ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جاتے ہیں

حفظنا اللہ تعالیٰ وجمیع المسلمین من سائر الفتن ما ظہر منھا وما بطن۔ قادیانی لاہوری مرزائی تمام فرقے کافر مرتد بلکہ ملحد اور زندیق ہیں ان کا حکم عام کفار سے مختلف ہے مرتد و زندیق کی اصل سزا قتل ہے جس کا نفاذ حکومت اسلامیہ کے ذمہ ہے۔ تاہم

جب تک انکی اصلی سزا کا نفاذ نہ ہو اہل اسلام پر یہ بھی

ضروری ہے کہ وہ ان سے الگ رہیں ان سے ہرگز میل جول

اور نہ ہی کسی طرح سے ان کو فائدہ پہنچائیں اس سلسلہ میں

حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتویٰ تحریر فرمایا

اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اور اس پر عمل کی ضرورت ہے

دور حاضر میں مرزائیوں کی بحیثیت مجموعی سرگرمیوں میں

اس کی اشاعت عہد حاضر کی اہم ضرورت ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کیلئے

اسے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی

میں مؤثر ذریعہ بنا دیں آمین۔

العبد عبد الملک مدنی عفی عنہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

یکم ربیع الاول

۱۴۲۹ھ

الجواب باسم ملہم الصواب

حق و باطل کا معرکہ شروع دن سے چلا آرہا ہے۔ باطل نے ہمیشہ مختلف طریقوں اور حربوں سے حق کو مٹانے کی کوشش کی ہے مگر تاریخ شاہد ہے کہ فتح ہمیشہ حق کی ہوئی ہے۔

ہر دور میں باطل سے طرح طرح کے فتنے ظاہر ہوئے لیکن بعض فتنے اتنا خوفناک روپ دھار گئے کہ ہزاروں لوگوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا گئے ان ہی فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ قادیانیت کا ہے۔ جو اپنے گمراہ کن عقائد کے ساتھ باوجود غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے آج بھی ہمارے درمیان موجود ہے۔ اور اپنے فریبی جالوں سے جو مختلف سماجی رفاہی اداروں میڈیا، انٹرنیٹ اور جدید وسائل کو بروئے کار لاکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد اور ایمان کو برباد کر رہا ہے۔ اور لوگوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر گمراہ کن عقائد پر ڈال رہا ہے۔ اور اس باطل فرقے کی تحریک صبح و شام عروج پر ہے۔

قادیانی، مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے۔ لہذا ان کے ساتھ میل جول رکھنا لین دین کرنا، غمی و خوشی میں شرکت کرنا، معاشرت سلام و کلام ناجائز اور حرام ہے۔

تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں۔

عثمان یاسر
معاون دارالافتاء مدرسۃ الحسنین
گرین ٹاؤن ملت روڈ فیصل آباد

طارق جمیل

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ

الجواب صحیح

1. حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہ
2. حضرت مفتی احمد علی صاحب مدظلہ
3. حضرت مولانا زبیر احمد شاہ صاحب مدظلہ
4. شیخ رمزی الحبیب صاحب مدظلہ
5. حضرت مولانا شبیر احمد مدنی صاحب مدظلہ
6. حضرت مولانا عارف صاحب مدظلہ
7. حضرت مولانا شاہد جاوید صاحب مدظلہ
8. شیخ ابو بکر صاحب مدظلہ

دارالافتاء جامعہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان فتنہ قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہو اور اسے انکے بارے میں شرعی احکام معلوم ہوں۔

ہر دور میں علماء حق نے دین حق کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے اور انکے متعلق شرعی احکام واضح کئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا مفصل و مدلل فتوی ہے جسمیں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے قرآن و سنت کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاملات و تعلقات کو شرعاً ناجائز قرار دیتے ہوئے دیگر بعض احکام کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ الجواب حق فالحق احق ان یتبع۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ان احکام پر عمل کرنے اور کافروں کو دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ——— تقبل اللہ منا وما توفیقی الا باللہ۔

احقر محمد طاہر رحمانی حجری عفی عنہ
۲۳-۳-۱۴۲۹

جلیل الیمین عفا اللہ عنہ جامعہ عبیدیہ
فیصل آباد
۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

مولانا عدنان کاکاخیل جامعۃ الرشید کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ اکابر علمائے کرام کی تحاریر پر مشتمل اس مجموعہ کی تائید کرنا اپنی خوش بختی اور سعادت سمجھتا ہے۔

عدنان کاکاخیل
جامعۃ الرشید
کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرے کفار اور قادیانیوں میں ایک بڑا واضح فرق ہے۔ قادیانی شرعی نقطہ نگاہ سے زندیق اور مرتد ہیں۔ زندیق اس کافر کو کہتے ہیں جو شرعی اصطلاحات والفاظ تو نہ بدلے ان کے اجماعی اور متفق علیہ مفہوم کو بدل دے۔ مثلاً ختم نبوت، نزول مسیح، معراج اور جہاد کا انکار تو نہ کرے۔ ان کے اجماعی مفہوم کو بدل کر نئے مفہوم اور مطالب بیان کرے۔ جو حقیقتاً میں اجماعی معنیٰ اور مفہوم کا انکار ہوتا ہے۔ اور وہ کفر ہے۔ دوسرے آسان لفظوں میں یہ سمجھ لیں کہ وہ کفر کا نام اسلام رکھ لے۔ اس لیے اس تعریف کی رو سے ہر قادیانی زندیق ہے اور جو مسلمان سے قادیانی ہوا وہ مرتد بھی ہے اور زندیق بھی۔ مرتد اور زندیق شریعت میں بالاتفاق دونوں واجب القتل ہیں۔ اسلامی سرزمین پر ان کا ناپاک وجود برداشت نہیں ہے۔ وہ زندہ رہنے کا حق ہی نہیں رکھتے چہ جائیکہ ان سے تعلقات اور بائیکاٹ کا مسئلہ دریافت کیا جائے۔ اسلامی سلطنت میں وہ زندہ رہ ہی نہیں سکتے۔ اب اگر اسلامی ممالک میں اس شرعی حکم کے مطابق عمل نہیں ہے اور وہ زندہ رہ رہے ہیں۔ اور کاروبار بھی دوسرے کافروں کی طرح کر رہے ہیں۔ یا وہ غیر اسلامی ممالک میں موجود ہیں تو پھر یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے کہ ان سے تعلقات رکھنے شرعی لحاظ سے کیسے ہیں؟ اس رسالہ میں اس سوال کا جواب مدلل طور پر دیا گیا ہے۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں ایک اور بڑا واضح فرق موجود ہے۔ ہر کافر اپنے آپکو غیر مسلم کہتا ہے اور ہمیں مسلمان کہتا اور مانتا ہے۔ لیکن قادیانی ایسے کافر ہیں جو ہم سب مسلمانوں کو جو ان کے مسیح دجال قادیانی پر ایمان نہیں لائے، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں۔ ہمیں کافر اور اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں۔ پھر وہ ہمیں صرف کافر ہی نہیں

کہتے بلکہ تمام وہ مسلمان جو ان کے مزعوم نبی مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لاتے ان کے نزدیک کنجریوں اور بازاری عورتوں کی اولاد ہیں۔ کوئی اور کافر مسلمانوں کو ایسا نہیں کہتا اور نہ ہی ایسا سمجھتا ہے۔

اب غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جو شخص آپکو، آپ کے ماں باپ، دادا، دادی، استاد، پیر، حتیٰ کہ مرکز اسلام مکہ مدینہ کے ائمہ کرام کو بھی کافر جہنمی اور کنجریوں کی اولاد کہتا ہو ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کاروبار کرنا، کھانا پینا، اس سے بڑی بے غیرتی اور بے حیائی کیا ہے؟ وہ تو آپکو، آپکے ماں، باپ، دادا دادی کو کنجر اور حرام زادہ کہتا ہو اور آپ اس سے تعلقات قائم کیے ہوئے ہوں، یہ بے غیرتی کی انتہا ہے۔ ایسے تو ڈوب مرنا چاہیے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ ہر قادیانی اپنی آمدنی سے ایک معقول اور معتد بہ حصہ جماعت کے اشاعتی اور تبلیغی پروگرام کے لیے وقف کرتا ہے۔ اب جو مسلمان ان سے کاروبار کرے گا، ان سے کوئی چیز بنوائے گا یا خریدے گا تو اس کفر کی اشاعت میں اس مسلمان کا حصہ بھی ہو جائے گا۔ جس کا گناہ ہونا بڑا واضح ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ شرعی نقطہ نگاہ سے بھی ان سے تعلقات حرام ہیں۔ اور غیرت کے لحاظ سے بھی ایک باغیرت انسان ایسے انسان سے جو ان کو کنجریوں کی اولاد سمجھتا ہو، تعلق نہیں رکھ سکتا۔

ایسے لوگوں سے سماجی، رواجی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم کرنے کا وہی سوچ سکتا ہے جس کے دل میں ایمانی غیرت نہ ہو۔ ہم اپنے استاد محترم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کے فتویٰ کی من وعن تصدیق وتائید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

کتبہ:

۱- مولانا محمد الیاس چنیوٹی جانشین مولانا منظور احمد چنیوٹی
۲- مولانا محمد ایوب چنیوٹی صدر المدرسین جامعہ عربیہ چنیوٹ
3- مولانا محمد ادریس بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
4- مولانا محمد ثناء اللہ بن مولانا منظور احمد چنیوٹی
5- مولانا محمد اسماعیل صاحب مدرس جامعہ عربیہ
7- مولانا مشتاق احمد صاحب استاذ تخصص رد قادیانیت
8- مولانا خالد محمود مدرس جامعہ عربیہ
9- مولانا مفتی انوار الحق دار الافتاء جامعہ عربیہ
10- مولانا مفتی ابو سفیان دار الافتاء جامعہ عربیہ
11- مولانا محمد بدر عالم جامعہ عربیہ
12- مولانا عبداللہ خان صاحب
- مولانا ابوبکر صدیق صاحب مدرس جامعہ عربیہ

Muhammad Ilyas Chinioti
MPA PP 73 Chiniot

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ، پاکستان

ناظم شعبہ نشر و اشاعت ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد

دار الافتاء

التاریخ 27-04-08

مفتیان جھنگ کا متفقہ فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علی رسولہ الکریم

آج مؤرخہ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ بروز بدھ جامعہ مدینۃ العلوم بستی عطاء والی ٹوبہ روڈ جھنگ صدر میں مفتیانِ جھنگ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے عقائد ونظریات اور ان سے تعلقات رکھنے کے بارے میں استفتاء اور حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکیؒ کا فتویٰ سامنے آیا۔ چنانچہ مفتیانِ جھنگ کا متفقہ فتویٰ یہ ہے کہ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحبؒ کا فتویٰ بالکل برحق ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہے۔ اور ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ جزو ایمان ہے، قرآن وسنت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس کا انکار کفر وارتداد ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت اپنے عقائد ونظریات کی بناء پر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان سے دلی محبت، میل جول، سلام کلام، شادی غمی غرضیکہ ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے ضروری ہیں۔ اور ان کی مصنوعات ومشروبات سے اور اسی طرح جو بھی توہینِ رسالت کا مرتکب ہو اس سے بھی ہر قسم کا تعلق رکھنا اور ان کی مصنوعات ومشروبات کا استعمال کرنا یا ان کو کسی بھی قسم کا نفع پہنچانا ناجائز نہیں ہے۔ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں اور دیگر گستاخانِ رسول کی مصنوعات ومشروبات سے مکمل بائیکاٹ کرکے غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیں اور شفاعتِ نبویؐ کے مستحق بنیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر قائم ودائم رکھے (آمین ثم آمین)

ابو سعید محمد ...
مدرس ... جامعہ ... العلوم الشرعیہ

عبدالغنی عزیز
دارالافتاء ...

منبرہ اس فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہوں
عبدالرحیم عفی عنہ
خادم فتویٰ دارالافتاء جامعہ محمودیہ جھنگ

جامعہ مدینۃ العلوم

دارالافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے تحریر کردہ فتوی سے من وعن اتفاق کرتا ہوں فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفر اللہ لہ
جامعہ خیر المدارس ملتان
۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

محمد انور ارشاد عفا اللہ عنہ
مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

﴿باسمہ تعالیٰ﴾

27 JUN 2009

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہے)

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، امابعد : قال الله تبارك وتعالى ان الدين عند الله الاسلام، ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين.

دین اسلام کا سورج طلوع ہو جانے کے بعد نہ کوئی دینِ سماوی عنداللہ قابلِ قبول ہے اور نہ کوئی انسانوں کا من گھڑت دُنیاوی دین اُخروی کامیابی کا ضامن اور نجات کا باعث ہے۔ عنداللہ قبولیت، اُخروی کامیابی اور نجات صرف دین اسلام میں منحصر ہے۔ قادیانیت اپنے من گھڑت مسلک کو اگر دین کہنے پر مصر ہے تو مذکورہ بالا فرمانِ باری تعالیٰ کی روشنی میں وہ عنداللہ دین مردود ہے۔

ختمِ نبوت کا عقیدہ دینِ اسلام کا قطعی یقینی اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآنِ کریم کی بیسوں آیات اور خاتم الانبیاء سید الرسل ﷺ کی سینکڑوں احادیث اور اجماعِ اُمت سے یہ قطعی عقیدہ ثابت ہے۔ اس قطعی عقیدہ کا بالتاویل یا بلاتاویل منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا صاحب اور ان کے متبعین کا تمام دُنیا کے مسلمانوں کے بارے میں نظریہ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے نہ ماننے والوں (تمام مسلمانوں) کو خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیاں قرار دیتا ہے۔ (نجم الہدیٰ: ص ۱۰)

مرزا بشیر احمد بی۔ اے، مرزا صاحب کے بارے میں لکھتا ہے: "جو شخص محمد ﷺ کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ (کلمۃ الفصل مندرجہ روحانی خزائن: ص ۱۱۰)

نیز لکھا ہے: "غیر احمدیوں (تمام مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا"۔ (کلمۃ الفصل: ص ۱۶۹)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین کی نظر میں تمام دنیا کے مسلمان مرد خنزیر اور مسلمان عورتیں کتیاں

ہیں۔تمام روئے زمین کے مسلمان مرزا صاحب کی نظر میں

- پکے کافر ہیں،
- ان کو رشتہ دینا حرام،
- ان کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز،
- اور قادیانی اُمت کی نمازیں تمام اہلِ اسلام کی نمازوں سے الگ اور مختلف ہیں۔

جس گروہ نے اپنے آپ کو مسلمانوں سے اس قدر علیحدہ کرلیا ہو پھر بھی مسلمانوں کا ان کے اندر گھسنا، ان سے تعلقات رکھنا اور غمی خوشی میں شرکت کرنا غیرتِ ایمانی کے خلاف ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں قادیانیت کا چہرہ ملاحظہ ہو:

حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خاندان کے بارے میں لکھتا ہے: "آپ (عیسٰی علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم: ص ۷، روحانی خزائن: ص ۲۹۱، ج ۱۱)

مرزا حضرت مریم علیہا السلام اور خود حضرت عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں رقم طراز ہے:

''جب چھ سات مہینے کا حمل ظاہر ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسٰی اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا۔'' (چشمہ مسیحی: ص ۲۶)

ہر قاری اور ذی شعور غور کرنے کہ جو باتیں مرزا صاحب نے حضرت عیسٰی علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کے بارے میں کہی ہیں اگر یہ باتیں ہمارے بارے میں کوئی شخص کہے تو کیا پھر بھی دوستیاں، تعلقات اور کاروباری لین دین رہتا یا اس سے زندہ رہنے کا حق چھین لیا جاتا؟ اس شخص سے تو کیا اس کے مکمل خاندان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ ہوتا یا نہیں؟ کیا حضرات انبیاء علیہم السلام کی عزت و عظمت ہم سے بھی نعوذ باللہ کم ہے؟ اپنے بارے میں مذکورہ بالا نازیبا کلمات سننے کی تاب نہ ہو اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ہر طرح کی بکواس سن کر ہماری غیرت نہ جاگے تو ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

سوال:...... کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ کیا حضور ﷺ نے اپنے کافر اعزہ واقارب سے سلام کلام بند کیا؟

جواب:...... اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں سے بالکل علیحدہ کرلیں نہ قرآن کریم کو اپنی کتاب کہیں اور اسلامی اصطلاحات ترک کر دیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے باز آجائیں، ذمی بن کر رہیں تو ہم بھی ان سے لین دین اور سلام کلام سے منع نہیں کریں گے۔ ان کا طرز عمل تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو پکا اور سچا مسلمان قرار دیتے ہیں اور تمام مسلمانوں پر پکا کافر ہونے کا فتویٰ صادر کرتے ہیں۔ کمامر

الحاصل:...... حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا جاری کردہ فتویٰ بالکل صحیح ہے۔ بندہ اس سے من وعن متفق ہے۔ ماشاء اللہ حضرتؒ نے تحقیق کا حق ادا کیا۔ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور ارتدادی سلسلہ کے سدِّ باب کے لئے ان سے معاشرتی، اقتصادی بائیکاٹ شرعاً ضروری اور واجب ہے۔ حضرت اقدس قدس سرہٗ نے ہر قسم کے دلائل سے اسے مبرہن فرما دیا ہے اس لئے مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ صرف تعمیلِ ارشاد میں یہ چند سطور لکھ دی ہیں۔ اللہ پاک شرفِ قبولیت سے نوازیں۔

آمین...فقط والجواب صحیح

اصاب من اجاب	الجواب صحیح	الجواب صحیح	
حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب زید مجدہم	حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب	حضرت مولانا مفتی محمد عثمان صاحب	حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب
مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان	نائب مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان	معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان	رئیس دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان
بندہ محمد اسحاق غفرلہ ۲۳/۷/۱۴۳۰ھ	عبدالحکیم ۲۳/۷/۱۴۳۰ھ	محمد عثمان عفی عنہ	بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ ۲۳/۷/۱۴۳۰ھ

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

نائب مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتئ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا قادیانیوں سے قطعی میل جول، سلام کلام، لین دین، شادی غمی، معاشرت تجارت اور ہمہ قسمی تعلقات کے بائیکاٹ کا فتوی جو آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ، تعامل صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم اور فقہاء امت رحمہم اللہ تعالی کی عبارات سے مبرھن و مدلل ہے۔ بندہ من وعن اسکی تائید کرتا ہے۔

بوقت تحریر جس طرح اس فتوی کی اھمیت اور ضرورت تھی آج اس سے بھی زیادہ ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ قادیانیوں کے دجل و فریب کو عام کیا جائے تاکہ کوئی مرزائی، قادیانی اور احمدی ملعون کسی سادہ لوح مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اس فتنہ سے خود باخبر رہے اور ملی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے دوسرے اہل اسلام کو باخبر رکھنے کی کوشش کرے تاکہ شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق بن سکے۔

اللھم انا نعوذ بک من الفتن ما ظہر منہا و ما بطن۔

حنیف اللہ دیروی
۲۴-۲-۱۴۲۹ھ

حامد حسن [illegible]
دارالافتاء کبیر والا
۲۴/۲/۱۴۲۹ھ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس لئے آپؐ کے بعد نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
لہذا قادیانیت (منکرین ختم نبوت) کے بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن (نور اللہ مرقدہ) نے جو فتویٰ دیا ہے۔ ہم اس سے من وعن اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اسکو مسلمانوں کیلئے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا مؤثر ذریعہ بنائے۔ (آمین)

محمود طیب عفا اللہ عنہ
۲۰ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
۲۹ مارچ ۲۰۰۸ء

مہتمم
مدرسہ نصرت العلوم
گوجرانوالہ - پاکستان

Nazim
Madrasa Nusrat-ul-Uloom (Regd)
Gujranwala-Pakistan.

دارالافتاء جامعہ عربیہ انوار العلوم نوشہرو فیروز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التاریخ ۱۳ رجب ۱۴۳۰ھ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ ومن نحا نحوہ۔ امابعد:

قادیانیوں کے مرتد ہونے اور انسے مکمل بائیکاٹ کرنے کے بارے میں جو تفصیلی فتوی حضرت مولانا مفتی اعظم ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور قرآن کریم، احادیث شریفہ اور فقہاء کرام کی عبارات کا انبار لگا کر فتوی کو مبرہن ومدلل کیا ہے، ہم اس سے سو فیصد متفق ہیں۔ یہ اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قادیانی فتنہ ایک ناسور ہے جس کو جڑ سے کاٹ کر پھینکنا نہایت ضروری ہے۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کئے جائیں۔

قادیانی واویلا کرتے ہیں کہ جی! دیکھو ان مولویوں کا کام ہی یہ ہے کہ دوسروں کو کافر قرار دینا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ خود قادیانی اپنے سوا سارے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں، جس کی تصریح انکی کتب میں موجود ہے، پھر وہ کس منہ سے رونا رو رہے ہیں!!! ـــــ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تو انکار کرتے ہیں، لیکن پھر اپنے جھوٹے کذاب نبی کو خاتم النبیین مانتے ہیں کہ اس کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئیگا

جس بڑے فتنہ کی پشت پر برطانیہ، امریکا اور اسرائیل ہیں اور اس کو عام مسلمانوں پر حاوی کرانے کی سازشوں کا جال پھیلا رہے ہیں، مسلمانوں کو قادیانیوں کے اس عظیم فتنہ سے بچنا چاہئے، جو ان مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ ہی کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ: جی! کادیانی خود تو مرتد ہیں، جنہوں نے اسلام چھوڑ کر مرزائی کو نبی مانا، البتہ ان کی اولاد مرتد نہیں۔ سو یہ بھی ایک شیطانی دھوکہ ہے ان کی اولاد بھی بظاہر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کا دعوی کرکر پھر مرزا کادیانی کو نبی مانتے ہیں تو وہ بھی مرتد ہی ہوئے۔

ملک میں پھیلے ہوئے اہل مدارس، علماء اعلام، مشائخ عظام اور طلبہ کرام پر لازم ہے کہ اس سلسلہ میں بھرپور کوشش بلکہ جدوجہد کریں اور لوگوں کا ایمان بچائیں۔

محمد ادریس سومرو
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل
رکن عاملہ وفاق المدارس العربیہ
خادم دار الافتاء جامعہ انوار العلوم
کنڈیارو۔ ضلع نوشہرو فیروز

مفتی امداداللہ انور صاحب ملتان جامعہ قاسم العلوم ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت الیوم اکملت لکم دینکم اتری تھی تو آپ نے اپنی زندگی بھر کی دعوت اسلام سے تیار ہونے والے سوا لاکھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے جیسے اس آیت کو پڑھ کر سنایا اور سارے دنیا میں اس کامل دین کی تبلیغ کیلئے روانہ کر دیا۔ اب کوئی چیز باقی نہ رہ گئی تھی کہ اس کیلئے نئے نبی بھیجنے کی ضرورت محسوس ہوتی، بلکہ قرآن وسنت میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت ختم نبوت کا تاج پہنا دیا گیا اور احادیث میں جھوٹی نبوت کے دعویداروں اور دجالوں کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی گئی۔ قرآن اور سنت متواترہ کی صراحت سے تمام مسلمانوں کا اجماعی اور مسلمہ عقیدہ ہے کہ اب جو بھی نبوۃ کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب، دجال اور ملعون ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوۃ کا دشمن ہے، قرآن وحدیث کا منکر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور قرآن وسنت کی صریح عبارات کو غلط معنی پہنا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے زندیق ومرتد ہے، اور اس کی پیروی کرنے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے آپ کو نبی کہنا، مسیح موعود کہنا، مجدد کہنا، مہدی کہنا سب فراڈ ہے جو کچھ اس نے اپنی سچائی میں دلائل دئے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ فراڈ ہیں دھوکہ ہیں اور جو اپنے پیش گوئیاں کی دعووں پر پورا نہیں اترا خدا نے اس کو اس کے دعووں میں جھوٹا کرکے بھی رسوا کر دیا ہے تفصیل کیلئے رد قادیانیت پر مشتمل کتابیں دیکھیں۔ جو مسلمان قرآن وسنت کا مطالعہ رکھتے ہیں وہ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور جو واقف نہیں ان پر فرض ہے کہ وہ قرآن وسنت سے واقفیت حاصل کرکے اس فتنہ دجالیہ کے کفر وارتداد اور الحاد وزندقہ کو پہچانیں اور دشمنان ختم نبوت اور منکرین قرآن وسنت قادیانی دجال اور اس کی مرتد امت سے اس طرح سے تعلق توڑ لیں جس طرح کوئی شخص اپنے ذاتی دشمن سے نفرت وعداوت میں اس سے تعلق کو ختم کر دیتا ہے بلکہ حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے بھی زیادہ حق ہے، اس لئے ہم اپنے ذاتی اغراض ومقاصد ومنافع کو بالائے طاق رکھ کر ایمانی غیرت کا ثبوت دیں اور سب مسلمان دوستوں کو اس پر تیار کریں اور مرزائیت، قادیانیت اور لاہوری قادیانیت کو نیست ونابود کر دیں

حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی کا فتوی حرف بحرف صدق اور قرآن وسنت کی کامل ترجمانی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو اور قادیانیت کی متعفن شدہ بوسیدہ عمارت کو مٹانے کی کوشش کرنے والے سب علماء اور سب مسلمانوں کو حضور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب خاص اور شفاعت خاص عطاء فرمائیں

فقط راقم الحروف خاکپائے حضرت خاتم النبیین

امداد اللہ

مولانا امداد اللہ انور
جامعہ قاسم العلوم ملتان
Ph: 061-4514403, Mob: [illegible]1350

ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ مذہب اسلام کا اساسی عقیدہ ہے، نصوص قطعیہ قرآنیہ، احادیث نبویہ علی صاحبہا الف الف سلام وتحیۃ کی حتمی یقینی نصوص سے ثابت شدہ عقیدہ ہے۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین سے لیکر تمام مفسرین، محدثین، فقہاء کرام، متکلمین عظام کا اجماعی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کا منکر کافر ہے، مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بالکل درست اور صحیح ہے قادیانیوں، مرزائیوں کا یہ فتنہ تمام فتنوں میں خطرناک فتنہ ہے یہ خبیث دن رات اپنے باطل عقیدہ کی نشر و اشاعت میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ فرزندان اسلام کو ان مرتدین کے مکر و فریب اور دجل و تلبیس سے خود بھی اور اپنے حلقہ احباب کو بچانا فرض عین ہے۔ رب العالمین مقلب القلوب ہمارے اسلاف کرام کی قبور پر انوار و برکات کی بارش برسائے جنہوں نے بروقت اس خطرناک فتنہ کی بیخ کنی فرمائی۔ اور اب بھی بفضلہ تعالیٰ حضرت اقدس حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زادہ اللہ تعالیٰ مجداً وسعادۃ اور ان کے زیر سایہ لاکھوں علماء و مشائخ اس خبیث فتنہ کی سرکوبی کو اپنا عظیم فریضہ سمجھتے ہیں۔

واللہ من وراء القصد و بفضلہ و کرمہ تتم الصالحات

بندہ شیر علی شاہ

خادم اہل العلم، بجامعۃ دار العلوم الحقانیہ

اکوڑہ خٹک

۱۰ جمادی الثانیہ
۱۴۳۰ھ

دار الافتاء دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم

مفتی اعظم مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب قدس سرہ کی یہ کاوش ایک بہت بڑی مہربانی ہے جو انہوں نے خصوصاً برصغیر کے مسلمانوں پر کی ہے۔

بہت سے سادہ لوح مسلمان ایسے ہیں جنکو ابھی تک قادیانیوں کی حقیقت کا علم نہیں، تو لازم ہے کہ ہر ہر مسلمان کے سامنے قادیانیوں کے کفر و ارتداد کو واضح کیا جائے، نیز انکے ساتھ لین دین، تعلقات اور نکاح وغیرہ کے عدم جواز کو بیان کیا جائے اور انکی مصنوعات "شیزان" وغیرہ کا بائیکاٹ کیا اور کرایا جائے، جسکے منافع اکثر یہ لوگ اسلام دشمنی میں خرچ کرتے ہیں۔

مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ کا یہ فتویٰ بالکل حق ہے اور ہم اسکی

تائید کرتے ہیں۔ نیز تمام علماء حق سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اپنی تحریر وتقریر میں اس اہم مسئلہ کیطرف لوگوں کو متوجہ کریں۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت والے عظیم الشان کام کیلئے قبول کریں اور دین دشمن عناصر کے خلاف برسرپیکار ہونے کی توفیق عطاء فرمائیں۔ والسلام،

شرکاء تخصص فی الفقہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ (صوبہ سرحد)
حافظ محمد عثمان چارسدوی - قیصر محمود کوہاٹی عفی عنہ - ضیاء الرحمن کوہاٹی
البر اسفندیار چارسدوی - ابو حسان نعمان بدر بٹ خیلہ
۰۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۱۷ مارچ ۲۰۰۸ء

دارالافتاء
دارالافتاء

دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو قادیانیوں سے تعلقات تجارت، لین، دین، سلام وکلام وغیرہ کے ناجائز اور حرام ہونے کے متعلق ہے درست اور عین صواب ہے۔ اسکی اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ قادیانی جسطرح پہلے کافر مرتد اور زندیق تھے آج بھی اسیطرح کافر مرتد اور زندیق ہیں اور ان سے کسی مسلمان کا تعلق جیسے پہلے حرام تھا اب بھی اسیطرح حرام ہے۔ لہٰذا ایک مسلمان کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے اور نہ ہی ان کے متعلق کسی قسم کی نام نہاد رواداری کا شکار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عمل نصیب فرمائے۔

حررہ
محمد یوسف الحسینی
دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۲/۳/۲۹ھ

الجواب صحیح
دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ بہاولپور
۲/۳/۱۴۲۹ھ

دارالافتاء
مفتی

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ تعالیٰ

اسمیں کوئی شک نہیں کہ فتنہ قادیانیت کی بنا ہی دین دشمنی، مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ کرنے اور عالم اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کے مذموم مساعی پائیہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہے۔ جسکی وجہ سے روز اول سے یہ لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہیں۔ پاکستان کے آئین میں غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور عالم اسلام کی نظر میں مبغوض و مشہور ٹھہرنے کے بعد ان کی محنتوں اور مساعی میں مزید شدت پیدا ہوئی ہے۔ یہود وہنود اور دوسرے دشمنان اسلام کے تعاون سے جدید میڈیا پہ آکر سادہ لوح مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہے ہیں، خاصکر نوزائیدہ اسلامی ریاستوں میں سرگرم عمل ہیں اس نازک موقعہ پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن نوراللہ مرقدہ کے فتوی کی تشہیر و ترویج اور عالم اسلام تک اس آواز کو پہنچانے کی مزید ضرورت ہے۔ بلاشک حضرت مفتی مرحوم کا جواب اسلام کی روح کے عین مطابق اور مسلمانوں کے دلوں کی آواز ہے۔

(۱) غلام الرحمن
۹/ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

(۲) نجم الرحمن
۱۸/۳/۲۰۰۸ء

رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

(۳) حسین احمد
۱۸/۳/۲۰۰۸ء

(۴) حمید اللہ
۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

(۵) حمید اللہ
۱۸/۳/۲۰۰۸ء

(۶) ریاض
۱۸/۳/۲۰۰۸ء

اساتذہ حدیث ومفتیان جامعہ عثمانیہ پشاور

۱۔ حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب
۲۔ حضرت مولانا مفتی نجم الرحمن صاحب
۳۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب
۴۔ حضرت مولانا تحمید اللہ جان صاحب
۵۔ حضرت مولانا حمید اللہ صاحب
۶۔ حضرت مولانا ریاض محمد صاحب

مفتی غلام الرحمن صاحب دارالافتاء جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ تعالیٰ

الجواب وباللہ التوفیق:۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو کر آپ کے بعد کسی نبی اور رسول کا آنا شرعاً ممکن نہیں۔ پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ آپکے بعد جو بھی جس وقت، جس درجہ میں نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ باطل ہو کر خود مدعی نبوت ہوا اس کے اتباع کافر مرتد رہینگے۔

برصغیر میں دشمنانِ اسلام کے بوئے ہوئے پودے غلام احمد قادیانی نے نبوت کے دعوے کی جسارت کر کے امتِ مسلمہ کو دھوکہ دینے کی مذموم کوشش کی۔ جس پر پوری امت نے اتفاق واتحاد کا مظاہرہ کر کے اسلام کے خلاف دشمنانِ اسلام کے زیرِ زمین منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ کہ قادیانی اور اسکے ہمنوا کافر و مرتد قرار دیئے گئے۔ اسلامی معاشرہ میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمان دھوکہ میں نہ رہیں۔ چنانچہ ختم نبوت کے جاں نثاروں کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے قادیانیوں کی تکفیر اور ارتداد امت کا اجماعی فیصلہ ثابت ہوا اور ملک کے آئین میں غیر مسلم قرار دینے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس پر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کو جو پذیرائی ملی وہ تاریخ کا اہم حصہ ہے۔

روشن خیالی اور نام نہاد احیاء حقوق کے حوالے سے آج دشمنان دین ایک نئے روپ میں امت مسلمہ کے اس متفقہ فیصلہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور قادیانیوں کو اسلامی معاشرہ میں گھسنے اور موقعہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا تقاضا ہے کہ مسلمان بیدار ہو کر قادیانیوں کی اس نئی کوشش کو ناکام بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ معاشرتی حوالے سے قادیانیوں کو مرتد سمجھ کر ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین، معاملات اور تعلقات نہ رکھیں۔ اور مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی رو سے ترکِ موالات اور سوشل بائیکاٹ کو برقرار رکھے۔ تاکہ اسلامی معاشرہ میں کسی کو غلام احمد قادیانی اور اسکے اتباع کیلئے نرم گوشہ رکھنے کا موقع نہ مل سکے۔

واللہ اعلم

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب استفتاء دربارۂ قادیانی جماعت از مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی جامعہ بنوری ٹاون کراچی خوب غور سے ملاحظہ کیا گیا۔ قادیانیوں کے بارے میں پاکستان کی قومی اسمبلی کا ۱۹۷۴ء کا فیصلہ تکفیر ہر لحاظ سے صحیح اور کافی وشافی تھا کیونکہ اس اسمبلی میں پاکستان کے چوٹی کے علماء کرام کی ایک جماعت موجود تھی۔ انہیں کی کوششوں سے قادیانیوں کے خلاف ملک گیر تحریک چلی اور پھر اسی سلسلے کے مساعی کے نتیجے میں قادیانیوں کو اسمبلی کی طرف سے غیر مسلم قرار دیا گیا اور اس کے بعد سے آج تک بھی مختلف سطحوں پر ان کی تکفیر کی تجدید ہوتی رہی ہے۔ عالم اسلام کے کسی ایک مفتی کا بھی اس میں اختلاف نہیں ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ اس کے باوجود قادیانی جماعت اپنے آپ کو مسلمان سمجھتی اور سمجھاتی ہے اور اسلامی اصطلاحات کو برابر استعمال کرتی رہی ہے۔ ان کی اصل سزا تو پاکستان سے بلکہ پوری دنیا سے ان کی بیخ کنی ہے لیکن ہمارا حکمران طبقہ اسلامی احساس اور غیرت و حمیت سے بالکل تہی دامن ہے۔ سردست ملت اسلامیہ پاکستان کی طرف سے کلی مقاطعے اور بائیکاٹ کا فیصلہ اور تجویز ہر لحاظ سے صائب اور مناسب ہے، اہالیان پاکستان کو اس پر پورے شرح صدر کے ساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

③ شیر محمد حقانی

① نقیب اللہ

⑦ سبحان اللہ عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ امداد العلوم پشاور صدر
۹ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ۔ ۱۸ مارچ ۲۰۰۸ء

④ عزیز الحسن عفی عنہ

② الطاف الرحمٰن

⑤ [illegible]

⑥ عبد الشکور

اساتذہ حدیث اور مفتیان جامعہ امداد العلوم

① مولانا نقیب اللہ صاحب
② مولانا الطاف الرحمٰن صاحب
③ مفتی شیر محمد حقانی
④ مولانا عزیز الحسن بن مولانا محمد حسن جان شہید
⑤ مفتی حذیفہ
⑥ مفتی عبد الشکور امین
⑦ سبحان اللہ جان

دارالافتاء ... جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کے بارے میں جو فتویٰ جاری کیا اس کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں۔ اور اس کی اشاعت وقت کی اہم ضرورت سمجھتے ہیں۔ علماء اور عوام سے اس کے مقتضیٰ پر عمل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔

مفتی
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا مرکزی اور بنیادی عقیدہ ہے جو قرآن کریم کی بے شمار آیات، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے جس پر پکا، سچا اور غیر متزلزل ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور زندیق ہیں اور ان کے ساتھ معاملات، کاروبار، خوشی، غمی میں شرکت ناجائز اور حرام ہے۔ اس لیے قادیانیت سے سیاسی، سماجی، اقتصادی مقاطعہ کے متعلق حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمہ اللہ کے مدلل، محقق اور مفصل فتویٰ سے جس کو اکابر علماء کرام و مشائخ عظام کی تائید و توثیق حاصل ہے بندہ مکمل اتفاق کرتا ہے۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے مطابق عمل کریں اور قادیانیوں سے مکمل مقاطعہ اختیار کرکے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں۔

عبدالمجید
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

مفتی
جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا

۱۵/۷/۳۰ھ ۳۱

مفتی منظور احمد صاحب جامعہ امدادیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قادیانی باجماع امت کافر، مرتد، ملحد اور زندیق ہیں، جو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے عام مسلمانوں سے تعلقات قائم کرتے ہیں اور پھر ان تعلقات کی بنیاد پر قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنا دیتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کی غیرت ایمانی اور حمیت دینی کا تقاضا ہے کہ وہ قادیانیوں سے اقتصادی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کریں، خاص کر بڑے تاجر اور کاروباری حضرات بائیکاٹ کا ایک منظم اور مؤثر عمل طے کریں تاکہ عام مسلمانوں کے ایمان اور عقیدے کا تحفظ ہو اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب ہو سکے۔

اللھم جنبنا الفتن ما ظھر منھا وما بطن

منظور احمد

جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

۲۵-۵-۱۴۳۰ھ

مفتی محمد طیب صاحب جامعہ امدادیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی باتفاق امت صرف کافر ہی نہیں اسلام اور اہل اسلام کے بیخ کن اور فتنہ پرور بھی ہیں، ان کی سب سے بڑی خصوصیت مکاری اور دجل وفریب ہے جس میں سے یہود کے علاوہ دنیا کا کوئی غیر مسلم طبقہ ان کا ثانی نہیں ہے، مسلمانوں کو ان کے دجل وفریب سے آگاہ اور محفوظ کرنا وقت کی ایک بڑی ضرورت ہے، اسی ضرورت کی تکمیل کے لئے بعض حضرات حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب قدس سرہ کا ایک قدیم فتوی شائع کر رہے ہیں، یقیناً یہ ایک مستحسن قدم ہے اللہ تعالیٰ اسے نافع اور مبارک بنائے۔ آمین

محمد طیب
خادم الطلبہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

خادم جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
۱۳/۵/۱۴۲۹ھ

مفتی حبیب اللہ صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

دیگر آنکہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتوے سے صدق دل سے تائید کرتا ہوں۔

قادیانی لوگوں کے ساتھ خرید فروخت اٹھنا بیٹھنا سلام دوستانہ تعلقات خوشی، غم میں شریک ہونا ہر قسم لین دین اور معاملات شرعی نقطۂ نگاہ سے حرام ہیں۔

بقلم خود حبیب اللہ عفی عنہ ۱۰/۵/۱۴۲۲ھ

فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد
۱۰ جمادی الاول ــ ۱۴۲۲ھ

حافظ محبوب الحسن صاحب فاضل جامعہ امدادیہ فیصل آباد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین

۔۔۔ عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔

اور یہ متفقہ عقیدہ اور مسلمہ اصول ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک کا منکر بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

زندیق ۔ اسے کہتے ہیں جو نصوص قطعیہ کی غلط تشریح اور تحریف کر کے اسکو اصل اسلام کے نام پر پیش کرے۔

قادیانی ۔ قادیانی گروہ نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار اور اسلامی تعلیمات شعائر اسلامی کی توہین اور انکار کے ساتھ ساتھ اسلامی اصلاحات کا غلط اور نا جائز استعمال کر کے اپنے زندقہ پر مہر ثبت کی ہے۔

۱ بہت سی مثالیں اس پر شاہد ہیں چند ایک عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے مرزا قادیانی کو آقائے دوجہاں کا دوسرا روپ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔

مرزا قادیانی اپنی بیویوں کو ازواج مطہرات، اور اپنے پاس بیٹھنے والوں کو صحابی جبکہ اپنے بعد مسند پر آنے والوں کو خلفاء قرار دیا، یہ سب کچھ اصلاحات اسلامی میں تحریف ہے اور یہی زندقہ ہے۔

نیز یہ لعین اپنی جماعت قادیانیہ کے سوا تمام عالم اسلام کے مسلمانوں کو کافر اور ذُرِّيَّةُ الْبَغَايَا کہتا ہے اور انکی (مسلمانوں) بیویوں کو کتیا کہتا ہے ۔۔۔ لھذا نصوص قطعیہ کی تحریف اسلامی شعائر کی توھین اور قرآن وسنت کی تحریف کر کے اس کو دین اسلام کہنا یہ سب کچھ زندقہ ہے اور قادیانی زندیق ہیں۔

قادیانی گروہ اس صدی کا وہ غلیظ ترین فتنہ ہے جس نے خدا، آقائے دو عالم، تمام انبیاء، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، اہلبیت اطہار تمام مسلمانوں اور شعائر اسلام کی سب سے زیادہ توہین کی ہے۔

ــــ ان تمام وجوہ کی بنیاد پر تمام امت مسلمہ کے جید علماء کرام اور اکابرین کا اس پر اتفاق کہ جو نئے قادیانی ہوئے وہ مرتد بھی ہیں اور زندیق بھی، اور باقی تمام قادیانی زندیق ہیں چاہے سو نسلیں بدل جائیں۔

احکام! قادیانی زندیقوں پر وہ تمام احکام لاگو ہیں جو زندیق کیلئے شریعت مطہرہ میں وارد ہیں۔

مثلاً! ان کا ذبیحہ حرام، ان سے رشتہ ناطہ حرام، میل ملاپ حرام، کاروبار حرام اور ناجائز ہے۔

تعلقات کی حیثیت! جیسا کہ عرض کر چکا کہ یہ کبار زنادقہ میں سے ہیں شریعت میں تو ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے مگر یہ حکومت وقت کا کام ہے عوام الناس کا نہیں پھر عوام الناس کیا کرے؟ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ انکا مکمل بائیکاٹ کریں نیز ان کو اچھا اور مسلمان سمجھنے والا اور تعلق رکھنے والے کا حکم بھی ان جیسا ہے وہ انہی میں شمار ہوگا۔

مصنوعات! قادیانیت کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ایمان اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے ــــ برادران اسلام قادیانیت کی تمام مصنوعات کی کمائی کا ایک مختص حصہ انکے باطل نظریات کی تشہیر، ختم نبوت کی تردید اور ناموس رسالت کی توہین پر خرچ ہوتا ہے ــــ خدارا ... خود سوچیئے اگر آپ کا یا میرا روپیہ منافع کی صورت جب اس کام پر خرچ ہوگا تو کل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روز محشر کیا منہ دکھائیں گے۔ آئیے عہد کریں کہ ہم ان کی مصنوعات کا مکمل

بائیکاٹ کرکے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں گے۔ اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنیں گے۔

اشکال! چند بھولے مسلمان کہتے ہیں کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں بھی تو یہودیوں کی ہیں ان کے بارے اتنی شدت کیوں نہیں۔

برادرم، یہودی، عیسائی اور ہندو ان میں سے ہر ایک آپ کی حیثیت بطور مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کو مسلمان مانتے اور کہتے ہیں، جبکہ یہ لعین صرف اپنے آپ کو مسلمان۔ باقی سب کو کافر کہتے ہیں یہ آپ کی حیثیت بھی تسلیم نہیں کرتے۔ گویا ہماری حیثیت کو چیلنج کرتے ہیں۔

اس بناء پر ان کا اور انکی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق بھی۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کی اس غلیظ فتنہ اور بدبودار عقیدہ سے حفاظت فرمائے۔

میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کی تائید وحمایت کرتا ہوں اور اس پر عمل عین ایمان کا تقاضا سمجھتا ہوں۔

اللہ ہم سب کو تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے کام کی توفیق نصیب فرمائے اور اس کام کیلئے ہم سب کو قبول فرمائے آمین

حافظ محبوب الحسن طاہر
خطیب مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور
فاضل۔ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

عبدالنعیم
عبدالنعیم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ نے مرزائیوں کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔

لہٰذا قادیانیوں سے میل جول، لین دین اور غم اور خوشی میں شریک ہونا اور اس قسم کے تمام تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کام کرنیوالوں کی محنت کو قبول کرے آمین

① حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

② حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدرس جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

③ حضرت مولانا مفتی محمد رفیق صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

④ حضرت مولانا مفتی محمد اشتیاق صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

⑤ حضرت مولانا مفتی عبدالباسط صاحب دارالافتاء جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

محمد مشتاق عفی عنہ

جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ قاسم العلوم ملتان

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد

ختم نبوت ضروریات دین کا اہم رکن ہے، اسکا انکار یا اسکی تنقیص، ایمان کی تباہی و بربادی ہے، اس پُر فتن دور کے فتنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے ایمان، مال و جان، دنیا و آخرت کی تباہی کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت و مرزائیت ہے، اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے برصغیر پاک و ہند کے علماء نے جس قدر کوششیں کیں وہ بحمد اللہ 1973-74ء میں بار آور ہوئیں، اور میرے پیشرو حضرت مولانا مفتی محمودؒ صاحب مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان نے علماء کی بھرپور معاونت سے اس فتنہ کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

چنانچہ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکیؒ کا درج بالا فتویٰ

بھی اسی تحریک کی ایک کڑی ہے، آج بھی اس فتویٰ پر پوری امت
عمل پیرا ہو کر اپنے دین و ایمان کو بچا سکتی ہے، اور اسکی ایک ہی
صورت ہے کہ تمام مصلحتوں، روشن خیالی، اور این جی اوز کے ذریعہ
خوشحال پاکستان جیسے نعروں کو بالائے طاق رکھکر قادیانیت ومرزائیت
اور انکے ہمنواؤں کی تیار کردہ مصنوعات سے بالکل بائیکاٹ کیا جائے،
اسوقت بندۂ راقم کے سامنے حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکیؒ کے فتویٰ پر
چھتیس (۳۶) اداروں کے بیسیوں مقتدر علماء کی تائیدات وتصدیقات آچکی
ہیں، واضح رہے کہ فتویٰ اپنے عمل کے لحاظ سے کبھی بھی متروک نہیں
تاہم تحریرا ایک خاموش جہاد ہے، جب تک کہ اس کی آواز ہر منبر ومحراب
سے بلند ہو کر گھر گھر اور گلی کوچوں تک نہیں گونجتی اور ہر
مؤمن ومسلمان کو یہ باور نہیں کرایا جاتا کہ مرزائیت نا صرف
مسلم امہ بلکہ انسانیت کیلئے زہر قاتل ہے تب تک ان فتووں
پر عمل ہوتا دکھائی نہیں دیتا، آج بھی مفتی محمودؒ جیسے مفکر
اور مفتی ولی حسن ٹونکیؒ جیسے محققین کی ملت اسلامیہ کو اشد ضرورت
ہے تاکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو صحیح معنوں میں
تحفظ دیا جا سکے اس سلسلہ میں عالمی ادارہ ختم نبوت کی خدمات
عیاں ہیں تاہم امت مسلمہ کے تمام مبلغین وواعظین، خطباء و
ائمہ مساجد اس فتویٰ کے نفاذ کیلئے بھرپور کوشش کریں
ھذا ما عندی والجواب صحیح ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

حافظ افضل احمد
0308-7351957
۱۴۲۹/۵/۷
۲۰۰۸/۵/۱۳
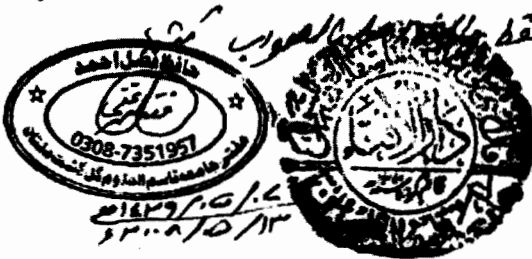
دارالافتاء دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ غازی خان

حامداً و مصلیاً۔ مفتی اعظم پاکستان کا کے تحریر کردہ فتویٰ سے من وعن اتفاق کرتا ہوں ۔

دارالافتاء دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ سیالکوٹ

حامداً و مصلیاً و مسلماً امابعد.....

قادیانیوں کا کفراب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کیونکہ علمائے اسلام نے اپنی صد سالہ جہد مسلسل سے اس کفر کو مبرھن کیا ہے جبکہ قادیانی آج بھی اس بات پر مُصر ہیں کہ ان کے دجل وفریب اور کفر کو اسلام تسلیم کیا جائے اور انہیں مسلمان مانا جائے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو عام کر کے اگلی نسل تک منتقل کیا جائے تا کہ یہ فتنہ خبیثہ آنے والی نسلوں کو گمراہ نہ کر سکے۔اس فتنہ کے تدارک کے لیے قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کرنا غیرت ایمانی کا تقاضا ہے۔قادیانی خود اپنے آپ کو امت مسلمہ سے الگ سمجھتے ہیں۔مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز درست نہیں غیر احمدی کو لڑکی دینا درست نہیں۔

مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ جو شخص موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ کافر، پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے (کلمۃ الفصل)

ہر قادیانی بوڑھے سے لیکر بچے تک اور مرد سے لیکر عورت تک مسلمانوں سے نفرت کرتا ہے۔اور اپنے عقیدہ کے مطابق مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد اور خنزیر سمجھتا ہے۔قادیانی تمام امت مسلمہ کو کافر سمجھتے ہیں۔لہذا غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔اوران کے کفریہ عقائد کو اتنا عام کیا جائے کہ ہر مسلمان ان نفرت کرے اوران پر لعنت بھیجتا رہے۔دور حاضر میں امت کو قادیانی فتنہ سے آگاہ رکھنا اور امت کے ایمان کو بچانا سب سے بڑا جہاد ہے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کے فتوی کی تائید میں چند سطور لکھ دیں تا کہ آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوجائے۔

آمین یارب العالمین۔
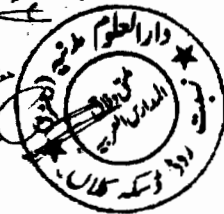
دارالافتاء مرکز اہلسنت والجماعت سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۔

اما بعد :-

دین اسلام خدا تعالیٰ کا آخری اور کامل دین ہے اور سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں ۔

جو شخص ختم نبوت کا انکار کرے وہ توہین رسالت کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ یہ عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوصِ قطعیہ صریحہ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے ۔

اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں اس مسئلہ میں کبھی بھی کسی مسلمان نے اختلاف نہیں کیا اس لئے مسلمانوں کا مرزا قادیانی ملعون اور اس کے پیروکاروں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، خوشی وغمی میں شریک ہونا اور کسی قسم کا کوئی معاملہ کرنا بالکل ناجائز وحرام ہے

اس بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکیؒ نے جو فتویٰ جاری فرمایا ہے اس سے ہمیں بالکل اتفاق ہے کہ یہ درست اور عین صواب ہے ۔

اور مسلمانوں سے گزارش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں اور حمیتِ اسلام کا ثبوت دیں ۔

محمد الیاس گھمن (سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ ۸۷ جنوبی سرگودھا)

محمد محمود عالم ... مسعود

حافظ ... مدیر جامعہ قرآن وسنت ... حافظ ... (دیالان)

بندہ عبد الغفار ... فاضل ...

مقصود احمد ...

خبیب احمد گھمن

بندہ محمد اکرم ... بہاولپوری فاضل جامعہ ... بہاولپور

مفتی مظہر اقبال معاون مدیر ... فاضل ... سرگودھا

مرکز اہلسنت والجماعت دارالافتاء 87 جنوبی سرگودھا

مرکز اہل السنت والجماعت 0451-881487 87 جنوبی سرگودھا

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً

امام الانبیاء سید الکونین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "فداہ ابی وامی" کی ختم نبوت پر غیر متزلزل اور پختہ ایمان کسی آدمی کے مومن ہونے کیلئے لازم شرط ہے جو آدمی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ توہین رسالت کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ صریحہ سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ امت مسلمہ میں تواتر سے چلا آرہا ہے اور اسکی اہمیت سے اجماع امت مسلم کے اس لیے ہر دور میں مسئلہ ختم نبوت میں کبھی بھی کسی نے کوئی دوسری رائے اختیار نہیں کی مرزا غلام احمد قادیانی کذاب وہ دجال اور اس کے تمام پیرو کار دعوے...

اس لیے یہ گروہ دائرہ اسلام سے خارج اور غلیظ ترین کافروں کا گروہ ہے اور اپنے عقائد کفریہ کو ملمع سازی کرکے اسلام ظاہر کرنے اور اسلام کے عقائد میں باطل تاویلات کرنے کی وجہ سے اس گروہ کے لوگ مرتد اور زندیق ہیں اور ان کے احکام عام کافروں سے زیادہ سخت ہیں اس لیے مسلمانوں کا ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنا میل جول کرنا ان کی تقریبات میں شرکت کرنا اور ان کے ساتھ لین دین یا خرید وفروخت کا کوئی معاملہ کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کرکے غیرت ایمانیہ کا ثبوت دیں

قال اللہ تعالیٰ. ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار - الآیۃ

اس سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ جاری کیا ہے یہ عام ہے اور اسکی افادیت واہمیت آج کے دور میں پہلے سے بھی زیادہ ہے اور ہمیں اس فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے واللہم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ" والسلام

(شیخ الحدیث) عبدالمجید

طہ ... عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال
۱۵ / ۲ / ۱۴۲۹ھ

شاہ محمد عمران عارفی

مطیع الرحمٰن (مہتمم جامعہ)

فضل احمد عفی عنہ
(فاضل دیوبند)

دارالافتاء

اعلوہ جامعہ رشیدیہ رجسٹرڈ
... ساہیوال

دارالافتاء جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کفر ہر حال میں کفر ہے۔ اور یہ اسلام کی ضد ہے۔ لیکن دنیا کے دوسرے
کافر اپنے کفر پر اسلام کا لیبل نہیں چپکاتے۔ اور لوگوں کے سامنے
اپنے کفر کو اسلام کے نام سے پیش نہیں کرتے۔ مگر قادیانی اپنے
کفر پر اسلام کا لیبل چپکاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں
کہ یہ اسلام ہے۔ یوں تو کفر کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مگر تین
قسمیں بالکل ظاہر ہیں (۱) کافر! وہ ہے جو ظاہر و باطن سے اللہ اور
اُس کے رسول کا منکر ہو (۲) منافق! وہ ہے جو اپنے دل کے اندر کفر رکھے اور
زبان سے اسلام ظاہر کرے (۳) زندیق! وہ ہے جو اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرے
اور اپنے کفر کو عین اسلام ثابت کرے۔ منافق مطلقاً کافر سے مسلمانوں کا زہریلا
دشمن ہے۔ اور زندیق اس سے بھی زیادہ زہریلا خوفناک دشمن ہے۔ اس سے جتنا بھی دور رہا
جائے کم ہے۔ کہ اپنے تمام کفریہ عقائد و اعمال کو اسلام ثابت کرکے عامی مسلمان کو
دھوکہ دے کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ اور مرزائی (قادیانی و لاہوری) بالاتفاق زندیق
ہیں کہ اپنے جعلی۔ بناوٹی اخلاق اور نوکری۔ چاکری کا لالچ دیکر اور اپنے آپ کو مسلمان ثابت
کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں۔ قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہے کہ جو
ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تم تو اُس سے اعراض کر۔ لہٰذا ان زندیقوں سے مکمل بائیکاٹ
کرنا عین اسلام ہے۔ واللہ اعلم

ابو سعید مفتی [illegible]

جامعہ عربیہ سراج العلوم بلاک ۳ سرگودھا
۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

ابوالسعید مفتی عبدالمعید
خطیب محکمہ اوقاف پنجاب
مرکزی جامع مسجد بلاک 1 سرگودھا

مفتی محمد طاہر مسعود صاحب دارالافتاء مفتاح العلوم سرگودھا

حضرت اقدس، مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹونکی کا فتویٰ بالکل صحیح و صواب ہے۔ بندہ فتویٰ کے تمام مندرجات سے اتفاق کرتا ہے کہ قادیانیوں کے ہر دو گروہ، قادیانی اور لاہوری کا باتفاق امت مرتد و زندیق ہیں۔ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق لین دین، ان کی مصنوعات کا خریدنا اور ان کی کسی بھی قسم کی تقریبات میں شرکت کرنا وغیرہ سب ناجائز و حرام ہے اور ان سے مکمل مقاطعہ واجب ہے۔

[illegible]
دارالافتاء جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا
محمد طاہر مسعود
۲۵/۶/۲۹ھ

حضرت العلام مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کے مدلل فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

ابوحسان مشتاق عفی عنہ

محمد ابراہیم عفا عنہ

شفیق الرحمٰن خادم الطلبہ جامعہ مفتاح العلوم

عصمت اللہ
جامعہ مفتاح العلوم
سرگودھا

[illegible]
جامعہ مفتاح العلوم
سرگودھا

دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنہ الصدق والصواب

الحمدللہ وحدہٗ، والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ

برصغیر پاک و ہند میں برطانوی سامراج کا خود ساختہ فتنہ، دجالِ ہند مرزا غلام قادیانی ملعون اپنے من گھڑت خیالاتِ فاسدہ اور نظریاتِ خاسرہ مثلاً ظلی و بروزی کی تاویلاتِ کاذبہ کی آڑ میں اجراءِ وحی، دعویٰ نبوت، توہینِ انبیاؑ، انکارِ معجزاتِ عیسیٰؑ وغیرہ کی بناء پر اور اس کے پیروکار اس کی تصدیق واتباع کی وجہ سے باتفاقِ اُمت شرعاً وعقلاً کافر و مرتد، اور اپنے دجل و فریب، تلبیسات وتحریفات کی بناء پر ملحد و زندیق اور اپنی تخریب کاریوں و ریشہ دوانیوں کی وجہ سے محارب، فسادی، غدار اور باغی ہیں۔

اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ایسے دجالی گروہ کی سزا قتل واستیصال ہے جس کا نفاذ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ تاہم اگر اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ بالا سزا کا نفاذ ممکن نہ ہو تو تمام اہل اسلام پر شرعاً وعقلاً لازم و واجب ہے کہ انکا مکمل اخلاقی، معاشرتی، معاشی غرضیکہ سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں معاشرتی زک اور اقتصادی موت مار کر دنیا میں ان کی زندگی اجیرن بنادیں اور ان پر واضح کردیں کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کی ختمِ نبوت پر کوئی سودے بازی نہیں کر سکتے۔ تاکہ ختمِ نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے ہر زبان دراز کیلئے رہتی دنیا تک عبرت ہو جائے اور اس کے صلہ میں روزِ قیامت مسلمانوں کو حضورِ اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔

مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ''قادیانیوں'' نے مکمل بائیکاٹ کا مبرھن، مدلل ومزین فتویٰ بالکل درست اور برمحل ہے اور دارالافتاء جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازیخان اس کی حرف بحرف مکمل تائید وتصدیق کرتا ہے اور اسلامی ممالک کے اربابِ اقتدار سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت پر ایسی کڑی سزائیں مقرر کی جائیں کہ وہ نشانِ عبرت بن جائیں اور تمام دینی و مذہبی حلقوں سے اس کی بھرپور تشہیر کی درخواست کرتا ہے تاکہ تمام اہلِ اسلام اپنے ایمان کی حفاظت کرسکیں اور کوئی بھی شاطران کا رشتہ ایمانی خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کاٹ کر دجالِ ہند مرزا غلام قادیانی جیسے ملعون ومردود کے ساتھ نہ جوڑ سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو تحفظِ ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ صحابہؓ واہلبیتؓ کے لئے قبول فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم النبیین و رحمۃ اللعالمین۔

واللہ ہو الموفق

حررہٗ: محمد عمر فاروق محمود کوٹی،
دارالافتاء جامعہ قاسمیہ
قاسم ٹاؤن ڈیرہ غازی خان۔
١٤٣٠/٥/١٩ھ
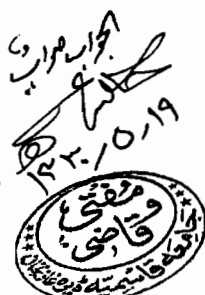
الجواب صحیح
ثناء اللہ
١٤٣٠/٥/١٩ھ

الجواب صحیح
محمد اعظم علوی
١٤٣٠/٥/١٩

الجواب صواب
١٤٣٠/٥/١٩

(مہر: نائب مفتی، جامعہ قاسمیہ)
(مہر: دارالافتاء والقضاء ١٠٦٣، ١٤٣٠/٥/١٩)
(مہر: مفتی و قاضی، جامعہ قاسمیہ ڈیرہ غازی خان)

بسمہ تعالیٰ

الحمد لأهله والصلاة على أهلها أما بعد

انگریزی نبی مرزا غلام اپنے دعوئ نبوت اور قادیانی (نام نہاد احمدی) اسکے دعوئ نبوت کی تصدیق اور لاہوری اسکو مصلح ماننے کی بناء پر دائرۂ اسلام سے خارج، مرتد، واجب القتل ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تو انکی سازشیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ انکی بنیاد ہی اسی پر قائم ہے۔ لیکن ملک دشمن سرگرمیوں میں بھی وہ پیش پیش ہیں۔ اسلامی غیرت وحمیت، مسلم اُمہ کے مفادات کا تحفظ اور حب وطنی کا اہم ترین تقاضا ہے کہ ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ اور انکی سازشوں کو ناکام کرنے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ سابق مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن قدس سرہٗ کے فتویٰ کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہوئے اسکی زیادہ سے اشاعت کی ضرورت محسوس کرتا ہوں فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ
۱ جون ۲۰۰۹ء

قاضی ظہور الحسین مظہر صاحب امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت
دارالافتاء اظہار الاسلام چکوال

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں ۔ آپؐ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہیں ملے گی ۔ اور یہ عقیدہ صرف اُمت محمدیہ کا ہی نہیں بلکہ اُمم سابقہ کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے کہ آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے کیونکہ ہر نبی نے عالم ارواح کے اقرار کے مطابق اپنی اپنی اُمت کو یہ خوشخبری سنائی ۔ کہ آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو صاف الفاظ میں خوشخبری دی کہ میں تمہیں صرف ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو کہ میرے بعد آئینگے اور انکا اسم گرامی ہوگا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۲ ۔ حضورؐ کی پیشگوئی کے مطابق تیس بڑے بڑے دجالوں اور کذابوں میں سے ایک مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے ۔ (۳) قرآن وحدیث کے دلائل قطعیہ صریحہ سے عقیدہ ختم نبوت روز روشن کیطرح ثابت ہے کہ حضورؐ آخری نبی ہیں ۔ لھذا حضورؐ کے بعد کسی بھی مدعی نبوت کو نبی یا اسے مجدد ماننے والا مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ (۴) مفتی اعظم حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ کے فتویٰ کی احقر مکمل تائید کرتے ہوئے مسلمانانِ عالم اور خصوصاً مسلمانانِ پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت دیں تاکہ روز قیامت اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو ۔
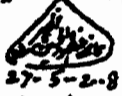
(مہر)
27-5-2008
امیر تحریک خدام اہل سنت والجماعت پاکستان

۵ ۔ حضرت امیر محترم کی مکمل تائید کرتا ہوں

(مہر)
مخلص عبد اللہ
خطیب حنفی جامع مسجد ڈھکسا چکوال)
ممتاز حسین صدیقی خطیب جامع مسجد عمر فاروق چکوال

مفتی ولی حسن ٹونکی رح نے
ملحد اور زندیق کا حکم قادیانیوں
پر لگا کر جو فتویٰ دیا ہے
اسکی مکمل تائید کرتا ہوں
جمیل الرحمٰن

قاری جمیل الرحمٰن غفرلہ
مہتمم جامعہ عربیہ اظہار الاسلام
خادم دار الافتاء جامعہ عربیہ اظہار الاسلام جامع مسجد چکوال
اظہار الاسلام چکوال

خادم اہلسنت عبد الوحید الحنفی
مدنی جامع مسجد
چکوال
۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ
۲۸ مئی ۲۰۰۸ء

خادم اہل سنت
حافظ عبد الحمید الحنفی
چکوال پاکستان

(مہر: دارالافتاء ... اظہار الاسلام ... چکوال)

دارالافتاء والقضاء الشرعی مرکزی مسجد کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں سلسلہ نبوت آپؐ پر ختم ہے۔ برصغیر میں فرنگی دور حکومت میں مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نئی امت کی بنیاد رکھی۔ اسی وقت سے علماء امت نے اس فتنہ کا تعاقب کیا۔ بالآخر طویل جدوجہد کے بعد ۱۹۷۴ء میں پاکستان کے قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

قادیانیوں سے بائیکاٹ کے متعلق استاد محترم مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ نے جو مدلل بحقیق فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ حق و صواب ہے۔ اللہ پوری امت کی طرف سے انہیں جزاء خیر عطا فرمائے۔

ایک غیرت مند آدمی اپنے باپ اور خاندان کے دشمن سے قطع تعلق رکھتا ہے۔ بول چال۔ دوستانہ مراسم۔ اور معاملات نہیں رکھتا۔ اسکو غیرت و حمیت کے خلاف سمجھتا ہے۔ لہذا ایمانی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ کہ منصب نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے مرزا قادیانی کی امت سے بائیکاٹ رکھا جائے۔ حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے اس فتویٰ کی عوام الناس میں خوب تشہیر کی جائے۔ اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

انوار الحق حقانی: خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ۔ و ممبر مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی پاکستان
رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

(دستخط) انوار الحق
۲۰ رجب ۱۴۲۹ھ

(مہر) دارالافتاء والقضاء الشرعی — انوار الحق حقانی — مرکزی جامع مسجد کوئٹہ بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

انگریز اور دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے جہاں اور بہت سے حربے استعمال کیے وہاں ایک حربہ قادیانی جماعت کی بنیاد رکھنا بھی ہے۔ یہ جماعت جہاد کی بھی منکر ہے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کی بھی منکر ہے۔ جبکہ عقیدہ ختم نبوت سے ہی امت کی بقا ہے۔ یہ جماعت کفار کا گروہ ہے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فرمان فتوی کو حرف بحرف صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا فرض سمجھتا ہوں۔ مرزائیوں سے لین دین اور تعلقات رکھنے کو حرام سمجھتا ہوں۔ اور مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کو ایمان سمجھتا ہوں۔

دارالافتاء مدرسہ عربیہ قاسم العلوم مانسہرہ

باسمہ تعالیٰ
الجواب

مفتی رحمت اللہ صاحب کشمیری، مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کے فتویٰ سے حرف بحرف متفق ہوں، اور اس مسئلہ کی تائید کرتا ہوں۔ اس فتویٰ کی ضرورت جس طرح کل تھی، اسی طرح اس کی ضرورت آج بھی ہے۔ کیونکہ قادیانی کافر، مرتد اور زندیق ہیں، ان سے ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔ شادی غمی، خوشی میں شرکت کرنا، اور تجارت، خرید و فروخت کرنا، یا کسی بھی قسم کا اختلاط رکھنا ناجائز و حرام ہے، اور دینی حمیت کے سراسر خلاف ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ
محمد داؤد [illegible]
دارالافتاء [illegible]

مفتی بلال احمد صاحب شاہی مسجد پسرور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

مرزائی صرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ زندیق ہے ظاہر بات ہے مذہب اسلام میں غیر مسلم کا حکم اور ہے مرتد کا حکم اور ہے اور زندیق کا حکم بالکل اور ہے۔

زندیق سے مکمل مقاطعہ غیرت ایمانی کا حصہ ہے۔ دین تو نام ہی غیرت کا ہے بے غیرت کا کوئی دین نہیں جو مسلمان غیرت ایمانی کی وجہ سے مرزائی فرقہ سے مقاطعہ کرتے ہیں انہیں مبارک ہو کمال ایمان کی اور بروز قیامت حصول شفاعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولی کامل حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کے فتویٰ پر کچھ تحریر اس لئے کر دیا ہے تاکہ اسلاف علماء حق و جمہور علماء امت کے ساتھ ادنیٰ نسبت حاصل ہو جائے ورنہ حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ احقر کی تائید کا محتاج نہیں۔

احقر بلال احمد
شاہی مسجد پسرور
۰۸ - ۰۵ - ۱۲

مولانا بلال احمد
خطیب شاہی جامع مسجد پسرور

دارالافتاء جامعہ حمیرا للبنات رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ۔ امابعد ۔

سیدی واستاذی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا فتویٰ جو قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور سلام وکلام سے متعلق ہے وہ بالکل صحیح و صواب ہے اسکی اشاعت انتہائی ضروری ہے ۔ کیونکہ مرزائی کافر، مرتد اور زندیق ہیں لہٰذا قادیانیوں سے تعلقات، لین دین اور ان کے غم اور خوشی میں شریک ہونا ناجائز اور حرام ہے اور انکی مصنوعات کا استعمال دینی غیرت وحمیت کے خلاف ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو توفیق عمل نصیب فرمائے

آمین

جامعہ حمیرا للبنات (عربی میڈیم)
جہانگیر روڈ علامہ اقبال ٹاؤن رحیم یار خان

اجاب من اصاب
[signature]
کتبہ
ازدارالافتاء جامعہ ہذا
۲۲ ، ۸ ، ۱۴۲۹ھ
24-08-08

مرکزی نائب امیر
اتحاد اہلسنت والجماعت
پاکستان
24-08-08

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث قطعیہ متواترہ اور امت محمدیہ (علی صاحبہا الف الف تحیۃ) کے قطعی احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا قطعی ہے اور قطعیات کا انکار کرنے والا کافر، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا مدعی کافر، زندیق اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے اور اس کو مقتدا اور پیشوا مانے، وہ بھی کافر، زندیق، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ سلام وکلام نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تعلقات ختم کردیں۔

اس لئے قادیانیوں کے بارے میں جو تحقیق مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ ایک جامع تحقیق ہے ہم تمام پہلوؤں سے اس کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

سعید الرحمٰن البازی

دارالافتاء جامعہ رحیمیہ حسینیہ کلورکوٹ ضلع بھکر

الجواب صحیح
محمد ایوب
مدرس جامعہ ھذا۔

الجواب صحیح
ابوالحسن حلیمی
مدرس جامعہ ھذا

دارالافتاء جامعہ عثمانیہ شورکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ وکمال صفاتہ والصلوٰۃ علی نبیہ محمد المؤید بسواطع حججہ و بعد۔ باوجودیکہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جاچکا ہے۔ لیکن چونکہ یہ فرقہ سادہ لوح عوام کو دھوکا دینے کیلئے اسلامی اعمال وافعال اختیار کیے ہوئے ہے۔ بنابریں عام لوگ انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور یہ خفیہ راہوں سے مسلمانوں کے درپے آزار ہیں۔ اور انہیں اپنی قوت ووسائل یکجا کر کے اپنی ریاست کے قیام کیلئے یکجو ہیں۔ اسلئے ان سے مقاطعہ اور محاذلہ بہت ضروری ہے اس بارے میں حضرت مفتی ولی حسن کے دلائل ساطعہ کافی ہیں۔

محمد عبد الغفار عفی عنہ

[stamp]

محمد ... العفو

[stamp]

مدیر جامعہ ... شورکوٹ ... پاکستان

[signature]

دارالافتاء دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس اوکاڑہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اس فتویٰ میں حضرت اقدس نور اللہ مرقدہ نے پانچ آیات مبارکہ اور ۹ احادیث مبارکہ تقریبا ۵ کتب فقہ مذاہب اربعہ کا یہ متفق بہ قول پیش کیا ہے کہ قادیانی مرزائی کافر ملحد زندیق مرتدین اور انکا نہ اسلام معتبر ہے اور نہ کلمہ۔ اور متفق وار گیارہ احکام ذکر فرمائے ہیں جو قرآن وسنت اور فقہاء اربعہ کی تصریحات کے عین مطابق ہیں ان احکام پر عوام کو عمل ضرور بالضرور کرنا چاہیے اور اسکی اشاعت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے تاکہ سادہ لوح مسلمان اس زندقہ سے بچ جائیں اور خالص اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی اقتصادی۔ ومعاشی وسیاسی زندگی گزاریں اور ان زندیقوں کا مکمل مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اس میں ہے کہ حضرت نور اللہ مرقدہ نے جو متفق وار ۱۱ احکام ذکر فرمائے ہیں ان پر عمل فرماویں تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سرخرو ہوں اور قیامت کے دن اہلسنت والجماعت کے ساتھ اٹھائے جائیں۔

حفظنا اللہ تعالیٰ وجمیع المسلمین من سائر الفتن ما ظہر منھا وما بطن

آمین

احقر غلام مصطفیٰ اوکاڑوی عفی عنہ۔

دارالعلوم محمدیہ حنفیہ احسن المدارس

صدر پورہ اوکاڑہ

غلام مصطفیٰ

۲۸ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء دارالعلوم زکریا اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح رہے کہ سید الکونین سرور کائنات فخر دو عالم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی) کی ختم نبوت پر ایمان لانا نصوص قطعیہ سے ثابت ہے چونکہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار نہ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکر ہیں بلکہ توہین انبیاء علیہم السلام کے مرتکب بھی ہیں، لہٰذا قادیانی فرقہ مذکورہ بالا غلیظ ترین عقائد کی وجہ سے نہ صرف کافر ہیں بلکہ مرتد اور زندیق بھی ہیں جن کے احکام عام کفار سے زیادہ سخت ہوتے ہیں۔

جہاں تک مسلمانوں کا اس فرقہ خبیثہ سے مکمل سوشل بائیکاٹ کا تعلق ہے کسی مسلمان کی غیرت ایمانی اور حمیت دینیہ اس فرقہ کے ساتھ تعلقات کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے مدلل فتویٰ تحریر کرنے کے بعد تو کسی بھی مسلمان کیلئے قطعاً اس فرقہ کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات میل جول، خوشی غمی میں شریک ہونا نیز انکی مصنوعات وغیرہ خرید کر انکو فائدہ پہنچانا عقلاً، نقلاً اور شرعاً ناجائز اور حرام ہے

فقط محمد فیض الدین

دارالعلوم زکریا ترنول اسلام آباد

دارالعلوم زکریا
دارالافتاء
[illegible] اسلام آباد پاکستان

مندرجہ بالا اعلیٰ دکرام مفتیان عظام کی فتاویٰ کا تائید کرتا ہوں

[signature]
مدرس مدرسہ محمد حسین [illegible]
مدرسہ انوار صحابہ اسلام آباد

دار القضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقائد میں سے ہے اور امت مسلمہ کا سلفاً وخلفاً اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے انگریز کے آشیرباد اور پروردہ سے اس متفقہ عقیدہ کو مشکوک بنانے کیلئے مختلف حربوں سے ہر زمانے میں کوشش کی گئی ہے اور آج بھی ہر سطح پر داخلی، درپردہ سخنے اور میڈیا وار کے ذریعہ یہ پلید اور ناپاک مہم جاری ہے

اس مقصد کیلئے استعمال ہونے والا بدبخت طبقہ قادیانی احمدی اور لاہوری وغیرہ سرگرم عمل ہونے کے ساتھ ساتھ سادہ لوح مخلص مسلمانوں کو مختلف حربوں سے مرتد بنانے کی کوشش مسلسل جاری رکھا ہوا ہے اس ناپاک مہم کا ایک شعبہ مسلمانوں کو ملازمت کی لالچ سے دھوکہ دیکر اپنے شکنجے میں پھنسانے کی محنت ہے

یاد رہے یہ فرقہ عام کفار سے بالکل مختلف ہے یہ زنادقہ کا ٹولہ ہے جس کے احکام شریعت اسلامیہ میں یکسر مختلف ہیں زندیق کے ساتھ ہر قسم کا تعلق شرعاً حرام ہے ان کی پرائیویٹ ملازمت یا پرائیویٹ تعلقات اور دوستی قطعاً جائز نہیں بلکہ ان کے سوشل بائیکاٹ اور ہر طرح قطع تعلق ہر مسلمان پر فرض ہے ایسے کوتاہی کرنے والوں کو آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شفاعت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا خطرہ ہے

پوری تفصیل مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن رحمہ اللہ تعالیٰ کے فتویٰ میں مذکور ہے جس پر ہر مسلمان کیلئے عمل کرنا فرض ہے

فقط بندہ

دار القضاء والافتاء جامعہ عربیہ احسن العلوم

شرقی فیض آباد سریاب روڈ کوئٹہ

۲۱ رجب ۱۴۲۹ھ
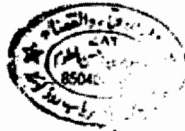
دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہؓ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا قادیانیوں سے سلام وکلام، قلبی میل جول، معاشرت وتجارت، لین دین، شادی غمی اور ہر قسم کے تعلقات کے بائیکاٹ کا فتویٰ جو آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ (صلی اللہ علیہ وسلم)، تعاملِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فقہاءِ امت رحمہم اللہ تعالیٰ کی عبارات سے مدلل ہے۔ بندہ مِن وعَن اسکی تائید کرتا ہے۔ عام مسلمانوں کو دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار اور مرتدین کے ساتھ عموماً اور فرقہ قادیانی کے ساتھ خصوصاً مندرجہ فتویٰ کے موافق ومطابق عمل کریں، تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اسکے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دربار میں سرخرو ہوسکیں۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ
وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ۔

بندہ رحمت اللہ عفی عنہ
خادم دارالافتاء جامعہ اصحاب صفہؓ
ویسٹریج نمبر ۳ راولپنڈی۔

محمد عبد المالک
خادم جامعہ اصحاب صفہ
ویسٹریج نمبر ۳ راولپنڈی

محمد اسمٰعیل [illegible]

[مہر: جامعہ اسلامیہ، دارالافتاء، کشمیر روڈ صدر راولپنڈی]

مذکورہ فتویٰ بالکل صحیح حق ہے
محمد [illegible] مدرس مدرسہ جامعۃ الامام [illegible]
ویسٹریج [illegible] روڈ راولپنڈی

دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص قطعیہ صریحہ سے ثابت ہے، امت مسلمہ میں یہ عقیدہ تواتر سے چلا آرہا ہے اور اس پر ہمیشہ اجماع رہا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھنا کسی بھی شخص کے مؤمن ہونے کے لیے لازمی شرط ہے، آپ کے بعد جو شخص کسی بھی معنیٰ اور تشریع کے لحاظ سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج، کافر اور مرتد ہے، اسی طرح جو شخص نبی علیہ السلام کے بعد کسی مدعی نبوت کو نبی و پیغمبر، مصلح، مجدد، راہبر حقیقی کر مسلمان تسلیم کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو خود مدعی نبوت کا ہے۔

ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف بڑے بڑے فتنے رونما ہوئے لیکن دنیا میں پائے جانے والے تمام فتنوں سے بڑا اور خطرناک فتنہ مرزائیت وقادیانیت کا ہے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں، جو اپنی مختلف حرکات شنیعہ خبیثہ سے اسلام اور اہل اسلام کو کھلم کھلا نقصان پہنچانے میں معروف ہے، قادیانی مختلف طریقوں سے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے دام تزویر میں پھنساتے ہیں اور ان کی متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں، اس طرح بہت سے مسلمان ان کے پھیلائے ہوئے منقش جال میں پھنس کر اپنی متاع ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

اس دجالی فتنہ کی پیدائش کے وقت سے ہی علماء کرام اس کی سرکوبی کے لیے میدان عمل میں مصروف ہیں، حضرات علماء کرام ہی کی مسلسل محنت اور کاوش سے 7 ستمبر 1974ء کو وقت کی حکومت نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن مرزائیوں نے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا، اس فیصلہ کا عملی نفاذ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ حضرات علماء کرام اور وہ تمام حضرات جو اس فتنہ کی حقیقت سے بخوبی واقف ہیں یہ اُن کا فریضہ ہے کہ وہ عام مسلمانوں کو اس فتنہ کے دجل وفریب سے آگاہ کریں تاکہ کوئی ملعون مرزائی رقادیانی کسی مسلمان کو گمراہ نہ کر سکے۔ تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ مرزائیوں رقادیانیوں کا مکمل سیاسی، اقتصادی، معاشی، معاشرتی بائیکاٹ کریں۔ تاآنکہ وہ اپنے آپ کو کافر مرتد تسلیم کریں۔

مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا تحریر کردہ فتویٰ بالکل صحیح وصواب ہے اور ہمیں اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اسی فتویٰ کی تشہیر واشاعت آج بھی ویسے ہی ضروری ہے جیسا کہ بوقت تحریر فتویٰ

ضروری تھی کیونکہ فتنہ مرزائیت اس وقت بھی سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں ویسے ہی معروف ہے جس طرح پہلے تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں محنت کرنے والوں کی محنت کو قبول فرمائیں اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازیں۔ (آمین بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم)

المرقوم ۱۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

کتبہ:
محمد معین الدین غفرلہ
دارالافتاء جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی

بندہ بھی مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ سے مکمل اتفاق رکھتا ہے۔ ۱۲
ابوالکرام محمد ارشاد الحق غفرلہ
۱۸/۳/۱۴۲۹ھ

المفتی والمدرس بجامعہ خیر العلوم
خیر پور ٹامیوالی بہاولپور

دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی باجماع امت کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں قادیانیوں کے بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتوے سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

محمد صدیق
دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ ۱۹ مئی ۲۰۰۸ء

الجواب صحیح
عبید اللہ عفی عنہ
استاذ دارالعلوم فیصل آباد

الجواب صحیح
العبد غلام رسول عفی عنہ
استاذ الحدیث دارالعلوم فیصل آباد

میں تصدیق کرتا ہوں
شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم
دارالعلوم فیصل آباد
۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ منظور الاسلامیہ لاہور

حضرت اقدس مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کردہ فتویٰ بالکل صحیح اور درست ہے۔ اور آج بھی اسکی اہمیت وضرورت اسی طرح باقی ہے جیساکہ فتویٰ جاری ہونے کے وقت تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ لہذا قادیانیوں سے میل جول، سلام کلام، لین دین، غمی وخوشی، معاشرت، تجارت اور ہمہ قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سلسلے میں غیرت ایمانی کا ثبوت دینا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد اسعد اللہ فاروق
۱۴۲۹/۴/۹ھ

(عزیز الرحمن)

الجواب صحیح
محمد سیف اللہ
خادم جامعہ منظور الاسلامیہ
۱۴۲۹/۴/۱۵

الجواب صحیح
عبدالرحمن ثمانی مدرس منظور الاسلامیہ

دارالافتاء جامعہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائیونڈ روڈ لاہور

آج کل فتنہ قادیانیت جس تیزی سے پھیل رہا ہے اس کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو اسی شد ومد سے ختم کیا جائے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اپنے ایمان کے کامل ہونے کا ثبوت دیا جائے اسی تسلسل کے سلسلے میں مفتی اعظم حضرت ولی حسن ٹونکی نے قرآن وحدیث سے فتویٰ شائع کیا ہے بندہ من وعن اس سے اتفاق کرتا ہے۔

محمد رئیس
دارالافتاء والارشاد لاہور

مفتی ریحان محمود
جامعہ عمر بن خطاب لاہور

دارالافتاء الجامعۃ الاسلامیہ (ملحقہ جامعہ اشرفیہ لاہور) امبورہ مظفرآباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و كفى و الصلاة و السلام على رسوله المجتبىٰ
محمد مصطفى صلى الله عليه و سلم

امّا بعد یہ امر اہل نظر کے ہاں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تاریخ اسلامی میں جس قدر بگاڑ اور کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں ان میں **اکبر الکبائر** فتنہ قادینیت ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون اس فتنہ کا بانی مبانی ہے جو کفریات کی لائن لگا کر ٹٹی خانے میں جا مرا ہے۔ اس فتنہ نے تقریباً ایک صدی سے مسلمانوں میں نفاق، کفر، دجل اور ارتداد کی تباہ کن اثرات چھوڑے ہیں خصوصاً نوجوان نسل کو جنسی بے راہ روی کا شکار کیا۔ اس فتنہ نے عورت کو ننگا کر کے بازار کی زینت بنا کر اس ٹشو کی طرح رکھا جسے استعمال میں لانے کے بعد ردی میں پھینک دیا جاتا ہے اس فتنے میں اصل میں یہودیت اور عیسائیت کے اس پلان کو ترقی دی جو انہوں نے اسلام دشمنی میں طے کر رکھا تھا۔ یقیناً یہ فتنہ **اکبر الکبائر** فتنہ ہے دنیا اسلام کے لئے یہ وہ زہر ہے جس میں مٹھاس کی آمیزش ہو اور کھانے والے کو محسوس نہ ہو۔ یہ فتنہ وہ کینسر ہے جو جسم میں سرایت کر جانے کے بعد انسان کو جہنم کا مستحق بنا دیتا ہے۔ مرزا غلام احمد ملعون کی تضاد بیانی، کفر الحاد، ارتداد کے بیان میں اس کی اپنی کتاب **روحانی خزائیں، ازالہ، تریاق الغلوب** وغیرہ کا مطالعہ کافی ہے۔ چہ جائے کہ اس کے کسی نقاد کو پڑھا سنا جائے۔

الغرض مسلمانان ملت کا ان مرزائیوں سے اخوت و مروت قائم کرنا، دلی دوستی رکھنا، رشتہ دینا یا لینا، محبت رکھنا لین دین کرنا سبھی حرام ہیں۔ کوئی مرزائی کسی مسلمان کا اصلاً کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتا الا یہ کہ مسلمان کو مرتد کرنے کی غرض سے کسی ہمدردی کا اظہار کر دے۔ ختم نبوت کا وہ معنی جو نصوص قرآنی سے ظاہر ہے اور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے عیاں ہے کہ اس کی معنوی تحریف

کرنا **کفر فوق کفر** ہے اور وہ ظلم عظیم ہے جس کی معافی نہیں۔ختم نبوت کا انکار کسی معنی میں ہو کفر اور ارتداد ہے اور منکرین ختم نبوت واجب القتل ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)۔

القادیانی کذّاب دجّال، ضل بنفسه و اضل النّاس و تحرّف فی القرآن ای فی معانی الآیات القرآن. و کذب متعمّداً علی النبیّ صلّی الله علیه و سلّم و ادّعی انه نبیّ فی عون الیهودیّه و النصرانیّه واعان للکفر بخلاف المسلمین. و فی دعوات القادیانیّه انه (لعنه الله) مهدیّ . مسیح. و بعد ذالک نبی والحق . ان یقاطعه المسلمون کلاً لارتدادهم و کفر هم و بهتانهم علی الاسلام.

العبد

الطاف حسین، خادم الحدیث

فی المرکز لاہل السنہ والجماعہ، الجامعہ الاسلامیہ امبور

مظفرآباد کشمیر الحرۃ۔

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم،

امابعد! اس وقت اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سب سے بڑا فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے، جو عام سادہ لوح مسلمانوں کو ہر طرح سے فریب اور دھوکہ دے کر گمراہ کر رہے ہیں ان مرزائیوں کے ارتداد اور خارج از اسلام ہونے پر امت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر اور شرقاً غرباً شمالاً جنوباً تمام ارباب فتاوی و ائمہ کرام کا باہمی اتفاق ہے، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس استفتاء کے جواب میں

تحریر لکھ پر جو کچھ ارشاد فرمایا ہے بندہ اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ تمام مسلمانوں کو اس سستم قاتل فتنہ سے محفوظ
فرمائے، آمین۔

احقر خالد محمود عفا اللہ الغفور
(مدرس) جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۲۹
۱ جمادی الاول
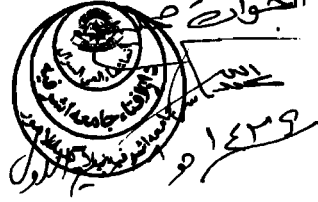
مولانا محمد ادریس صاحب دارالافتاء جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم
اما بعد:

حضور اکرم رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت
میں سے جو چیز اسکی بنیاد کا درجہ رکھتی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارے میں خاتم النبیین کا عقیدہ ہے کیونکہ حضور علیہ السلام
کی ختم نبوت کا منکر صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد
ہے لہذا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سے محبت وعقیدت کا تقاضا
یہ ہے ہم بطور امتی ہونے کے صدقِ دل سے خاتم النبیین مانیں
نیز جو گروپ (قادیانی) ہے تمام علماء حق کے قول کے مطابق
وہ مرتد ہیں بندہ عاجز اس بات کی تائید کرتا ہے کہ جو حضرت
مولانا ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے وہ تمام علماء
حق کی ترجمانی کے مترادف ہے اللہ تعالی ہم کو آپ علیہ السلام کا
سچا امتی اور محب بنائے اور عقیدۂ ختم نبوت دلوں

میں راسخ فرمائے اور مرتدین اور منکرین ختم نبوت کا
قلع قمع فرمائے آمین

محمد ادریس

دارالافتاء
جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد
لاہور
۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

دارالافتاء جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ کائنات میں مسلم عقیدہ ہے جس کا عہد و پیماں عالم ارواح میں رب ذوالجلال نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء سے لیا اس عہد و پیماں میں اس بات کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین کے ہونے کو ہر نبی کو پابند کیا گیا کہ ہر ایک اپنے اپنے دور میں اپنی امتوں کو اس عقیدہ سے آگاہ کر دیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزماں نبی ہیں جو کہ خاتم النبین ہونگے اس لیے اس عقیدہ کا منکر جہاں وہ قرآن مجید کا منکر ہے اس کے ساتھ آسمانی کتب بالخصوص تورات انجیل زبور کے سبھی کی تعلیمات کا منکر ہے

اسی طرح ختم نبوت کا منکر خاتم النبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء و رسل کا منکر ہے اسی لیے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کا انکار بدترین کفر ہے اس زمانہ کا جو شخص منکر ہو زندیق بلحد بدترین کافر ہے وہ اہل کتاب میں بھی قطعاً شامل نہیں اسی لیے قادیانی اس عقیدہ کے انکار کی بناء پر کتاب اللہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے تمام سابقہ انبیاء کے عہد و پیماں کو جو انہوں نے ہر دور میں اپنی اپنی امت کو اس عقیدہ کا اظہار کیا بالخصوص تورات انجیل میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صراحۃ نام لیکر آگاہ کیا گیا کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپکا نام محمد کیساتھ احمد بھی بتلایا ساتھ یہ بھی بتلایا کہ جبریل ان کو زندہ آسمان پر اٹھا کر لے جارہے تھے کہ قرب قیامت میں میرا رب مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا کر زمین پر اتاریں گے جس کا میں پوری روئے زمین پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین کا اقرار کرونگا

جو اقرار نہیں کریگا وہ مجھ سے بغاوت کریگا وہ لوگ زمین میں فساد پھیلا رہے ہونگے میں ان سے جنگ کا اعلان کروں حق کہ میرا رب ان سب پر غلبہ دیگا اس لیے ان تاریخی حقائق اور کتاب اللہ کے وراثت و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیمات کی بنیاد پر حضرت استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مفتی المسلم ولی حسن ٹونکی لعداللہ مرقدہ کے قادیانیوں مرزئیوں کے خلاف لکھا جانے والا فتویٰ ایک ایک لفظ کی تصدیق کیجاتی ہے اس فتویٰ کو ہر مکتب فکر کی تصدیق حاصل ہے جو شخص بھی اس فتویٰ کی تصدیق کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہے ختم نبوت کے منکر قادیانی مرزائی یا کوئی بھی ایسا شخص یعنی منکر حدیث وغیرہ کے نام پر ہوں وہ درحقیقت پاکستان کے متفقہ آئین کے بھی باغی ہیں وہ کبھی پاکستان کی سرزمین کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے بالخصوص جہاں تمام علماء دین کے دشمن ہیں وہاں وہ آئین سے بغاوت کرتے ہوئے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے بھی اور ان کی پارٹی کے بھی بدترین دشمن ہیں اور ہر دور میں منافقت کیساتھ دشمن رہیں گے چونکہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اپنے دور حکومت میں علماء حق کی محنت و کاوش کے نتیجہ میں ختم نبوت کے منکرین قادیانیوں کو جب کافر قرار دیا تو اس وقت تمام سیاسی پارٹیوں کے قائدین نے بلااتفاق اس کو منظور و قبول کیا لھذا پاکستان کی ہر سیاسی پارٹی کے کارکن کا ایمانی فرض ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرے

ورنہ جہاں پاکستان کے آئین سے بغاوت ہوگی وہاں اپنی پارٹی کے قائدین مرحومین سے بھی بغاوت ہوگی اللہ رب العزت ہر مسلمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور اس عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت تو اس فتویٰ کے مطابق سمجھنے اور اس پر ایمان کیساتھ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

السید احمد ظفر عفا اللہ عنہ

رئیس دار الافتاء (مدنی دار الافتاء)

مدیر جامعہ سیدنا اسعد بن زرارہ بہاولپور

معاون رئیس دار الافتاء جامعہ ھذا۔

۳۰ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ بمطابق

۲۰۰۸ / ۰۵ / ۱۰ ء

دارالافتاء مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

قادیانیوں سے شدید نفرت کا اظہار اور مکمل بائیکاٹ ضروری ہے ۔ ہم مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودہا کے اساتذہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کے تحریر کردہ فتویٰ سے بالکل اتفاق کرتے ہوئے قادیانیوں سے مکمل نفرت اور بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے دیگر تمام امت مسلمہ سے بھی اس کی اپیل کرتے ہیں ۔

ما ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب حسبنا اللہ و نعم الوکیل

فقط واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد ابراہیم
مدرس مدینۃ العلوم مقام حیات سرگودھا
۱۴۲۹ھ
۵ جمادی الاخریٰ
بمطابق ۱۰ جون ۲۰۰۸ء

حبیب اللہ عفی لہ ولوالدیہ
۵/۶/۲۹ء

محمد ابراہیم عفی عنہ
مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودہا
۵/۶/۱۴۲۹ھ

دارالافتاء
فتویٰ نمبر

محمد اکبر مدرس مدینۃ العلوم
سرگودھا

دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

دینِ اسلام عقائد و عبادات کے مجموعہ کا نام ہے ۔ اعمال کی صحت اور عدمِ صحت کا لہٰذا مدار عقائد پر ہے ۔ عقائد کی درستگی کے ساتھ اعمال میں کمی بھی ہو تو انشاء اللہ ایک دن نجات کا ذریعہ بنے گی ۔ اور اگر خدانخواستہ عقائدِ ضروریہ میں سقم آجائے ، بالخصوص ضروریاتِ دین سے متعلق عقائد میں تبدیلی سے سارے اعمالِ صالح اکارت چلے جاتے ہیں ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا اور آپ کے ختم الرسل ہونے پر ایمان لانا فرضیات

دین میں سے ہے۔ اس کا انکار کرنا یا اسمیں تاویل کرنا موجبِ کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نہ صرف ختم الرسل کا انکار کیا بلکہ وہ خود کو نبی ثابت کرتا ہے۔ اور نہ ماننے والوں کو کافر کہتا ہے۔ اس کے علاوہ توہینِ انبیاءِ کرام توہینِ رسالت اور توہینِ باری تعالیٰ کا معاذ اللہ ارتکاب کیا ہے۔ یوں اسمیں صرف ایک وجہِ کفر نہیں، بلکہ وجوہاتِ کفر اسمیں پائی جاتی ہیں۔ صرف اسی پر بس نہیں بلکہ ان کفریات کو اسلام کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے۔ جو کہ کفر کی بدترین شکل ہے۔ اسلئے اس کا معاملہ عام کفار سے مختلف ہے۔ ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کا ایمانی تقاضہ ہے۔ تاکہ سادہ دل مسلمان ان کی شرانگیزیوں سے محفوظ رہ سکیں۔ اور اس نظریہ کے حامل افراد کی مکمل بیخ کنی ہو۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کا فتویٰ مدلل ومفصل اور کافی شافی ہے اور ہم اس فتویٰ کی من وعن تائید کرتے ہیں۔ اس کی اشاعت مسلمانوں کیلئے باعثِ اجر وثواب ہے۔ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ اللّٰھم انا نعوذ بک من الفتن ما ظھر منھا وما بطن۔

واللہ ھو العاصم من الشرور والفتن

بندہ اسامہ بن عبدالمجید عفی عنہ

دارالافتاء مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ۔

جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

محمد طارق اللہ [illegible]

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

محمد [illegible]

الجواب صواب

[illegible]

العبد عبدالغفور

مدرس مدرسہ ھذا

[Stamp: مدرسہ اشرف العلوم ... مفتی دارالافتاء ... گوجرانوالہ]

دارالافتاء جامعہ سراج العلوم مانسہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — ۲۳ ربیع الثانی

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، ۲۰ اپریل ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

امابعد۔ حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ کے فتویٰ سے حرفاً حرفاً اتفاق ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت خارج از اسلام ہیں۔ اسلام کا جو بنیادی عقیدہ ہے توحید و ختم نبوت ان کا مسلمانی کی پہچان کا ہو جو ہے۔ جس طرح توحید کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کے بغیر

آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا مرزا قادیانی ملعون کی ذریت کا تعاقب کرتے رہے ہیں اور ان شاء

اللہ تعالیٰ کرتے رہیں گے بس

حق منوا کر چھوڑیں گے باطل کا منہ توڑیں گے

عزم ہمارا ہے سیلاب ختم نبوت زندہ باد

تمام مسلمانوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید رکھتے ہو تو فرقہ مرزائیہ سے میل جول یا تعلقات ختم کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جل شانہ و عم نوالہ ہم سب کو رب حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور ان کے دست مبارک سے حوض کوثر کا پانی اور ان کے گنبد خضریٰ کی زیارت نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

الراقم
سید غلام نبی عفی عنہ
خادم جامعہ مسعودیہ دار العلوم جھنگ و مانسہرہ

دارالافتاء جامعہ محمدیہ تونسہ شریف
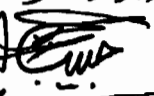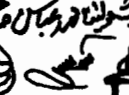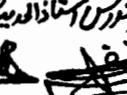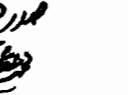
از حبیب الرحمٰن
جامعہ محمدیہ تونسہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد۔ میرے محترم مسلمان بھائیو:

محبوبِ کائنات۔ خاتم النبیین۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچی محبت۔ اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنا مسلمان اور مؤمن ہونے کیلئے ضروری ہے۔ جسطرح محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ایمان ناقص ہے۔ اسیطرح ختم نبوت ماننے کے بغیر بھی ایمان ناقص ہے۔ جو بد بخت آدمی محبوب کائنات عزیز محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کا دشمن ہے۔ وہ پوری امت کا دشمن ہے۔

آج کے پُرفتن دور کا قادیانی/مرزائی منکر ختم نبوت ہے
اسلئے مرزائی کے کافر ہونے مُرتد اور زندیق ہونے پر پوری
اُمت کے مشائخ، محدثین، علماء، مفتیان کرام، فقہائے عظام کا متفقہ
فتویٰ ہے۔ اور مملکت پاکستان کی چھوٹی بڑی تمام عدالتوں کا اور وکلاء
جج صاحبان اور تمام سیاسی زعماء قائدین کا بھی مرزائیوں کے کافر مرتد ہونے
پر اتفاق ہے۔ تمام اُمتِ مسلمہ کے مسلمان بھائیوں سے گزارش ہے کہ
ان قادیانیوں کے ساتھ میل جول۔ کاروبار میں شراکت۔ شادی غمی میں شرکت
کرنا غیرتِ ایمانی اور عشقِ مصطفیٰ اور محبتِ رسول کے منافی ہے
اسلئے ان مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس سلسلہ میں
ہمارے بزرگ عالم دین مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ کا فتویٰ صحیح ہے
ہم اسکی تائید کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی
سچی محبت اور عظمت اور بروز محشر شفاعت نصیب فرمائیں آمین ثم آمین

والسلام۔ محتاجِ دعا۔ حبیب اللہ مہتمم و بانی جامعہ محمدیہ گلشن محمد
کینال کالونی تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان ۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

صدر مدرس استاذ الحدیث مولانا محمد عباس صاحب۔ جامعہ کے مفتیان کرام کے دستخط

دارالافتاء مدرسہ امدادیہ مانسہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الجواب وباللہ التوفیق:

حضرت مفتی المعظم حضرت ولی حسن ٹونکی صاحب نور اللہ مرقدہ نے قادیانیت کے بارے
جو فتویٰ دیا ہے۔ وہ عین شریعت کے مطابق ہے۔ کیونکہ قادیانیت فرقہ کا تعلق
اسلام سے بالکل نہیں ہے۔ بلکہ انگریز نے اپنے مفادات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کا آخری پیغمبر ہونا آپکے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت کا کاذب و کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے قادیانی فرقے کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نے جو کچھ تحریر کیا ہے بندہ اس سے اتفاق کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ باری تعالیٰ قادیانی فرقے سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائیں۔

بندہ شبیر احمد عفی عنہ
دارالافتاء
جامعہ دارالعلوم حقانیہ چنیوٹ
۱۴۲۹/۶/۲۳ ھ

مفتی محمد ساجد لاہوری صاحب جامعہ حنفیہ سراج العلوم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا امۃ بعد امتہ خاتم النبیین، خاتم الرسل، سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی وابی وامی کی ختم نبوت پر ہمارا مال، جان اور اولاد قربان ہو جائے۔ غلامی رسول، محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا حق ادا ہو جائے تو یہ خوش قسمتی اور سعادت دنیوی واخروی ہوگی۔

ایمان کے دو پرہیں (۱) ایمان والوں سے محبت اور کافروں، دشمنانِ اسلام سے نفرت رکھنا جیسا کہ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ اذلۃ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین، دوسری جگہ ارشاد ہے کہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ قادیانی دشمنانِ اسلام، دشمنانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتد، زندیق ہیں لہذا ان سے نفرت کرنا اور ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا بے حد لازمی ضروری ہے اور مسلمانوں کا اس گروہ سے کسی قسم کا تعلق رکھنا، میل جول رکھنا، خوشی غمی میں شریک ہونا کسی قسم کا کوئی معاملہ شرعا ونقلا ناجائز وحرام ہے۔

بندہ ناچیز مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتوے کی من وعن حرف بحرف تصدیق کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ سے التجاء ہے کہ سب مسلمانوں کو ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے قبول فرمائے نیز دنیا وآخرت کے تمام معاملات ومراحل میں آسانی وکامیابی عقیدۂ ختم نبوت کے صدقے عطاء فرمائے۔

لاشیٔ محمد ساجد لاہوری
خادم جامعہ حنفیہ سراج العلوم
نزد فتح محمد لاہور ہوٹل۔
و
مدرسۃ فاطمۃ الزہرا للبنات
نزد جامع مسجد ثریا کمایاں کینٹ لاہور
۳ رجب المکرم ۱۴۳۰ھ ۲۸ جون ۲۰۰۹ء
یوم الاحد

دارالافتاء دارالعلوم مری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدۂ ختم نبوت اس امت کی اساس ہے۔ اور قادیانی ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اور شب و روز مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہے کہ قادیانی اپنی ثروت اپنے سرمایہ کا ایک متناسب حصہ قادیانیت کی ترویج و اشاعت اور عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف سازشوں میں استعمال کرنے کیلئے قادیانی جماعت کے سپرد کرتے ہیں۔ اس لیئے قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کے مراسم رکھنا، ان کے ساتھ لین دین وغیرہ غیرت دینیہ اور حمیت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ خصوصاً ان کا معاشی بائیکاٹ کر کے ان کی تمام مصنوعات کیلئے مسلمانوں کی مارکیٹوں میں کوئی دروازے بند کرنا ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل بحرمۃ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

بندہ عطاء اللہ عباسی	خالد حسین عباسی
دارالافتاء دارالعلوم مری	دارالافتاء دارالعلوم مری
	مرکزی جامع مسجد حنفیہ مری
۱۷ / ۶ / ۱۴۳۰ھ	۱۷ / ۶ / ۱۴۳۰ھ

مفتی عبدالقیوم صاحب جامعہ قاسمیہ اوکاڑہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

قادیانیوں کے ارتداد میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ان سے بائیکاٹ وقت اہم ترین ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ مال کی بنیاد پر پھیلتا جا رہا ہے۔ اس کی بیخ کنی بہت ضروری ہے۔ اس میں معاشی طور پر اس کا بائیکاٹ سب سے زیادہ مؤثر کا ثبوت ہے۔ تمام مسلمانوں جو کہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں ان سے مکمل بائیکاٹ ضروری ہے۔ اکابر علمائے کرام کی تائید کرتے ہیں۔

فقط واللہ اعلم بالصواب

مفتی عبدالقیوم
مہتمم جامعہ قاسمیہ
0321-6955993

مفتی لیاقت علی نقشبندی صاحب فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم:

اما بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ وارفع مقام حضرات انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا دنیا میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور آخر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انبیاء کے امام اور سردار اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبت اور پیار آمنہ کے لال عبد اللہ کے دُرّ یتیم سے ہے کسی نبی کو یہ فضیلت عرش پر ملاقات والی نہیں ملی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بخشی، وجہ تخلیق کائنات رحمت للعالمین (سید الکونین فداہ نفسی ابی و امی) کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج عطا کیا اب اُن کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول سب سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے صحابہ کرامؓ ایک لمحہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونا پسند نہیں کرتے تھے اور پھر بھی حضرات صحابہ کرامؓ کی شان تھی کہ ایک لمحہ بھی روئے زمین پر گستاخ رسول کو برداشت نہیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے سب سے زیادہ وفا کرنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کرنے والے یہ حضرات صحابہ کرامؓ کی جماعت تھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ جماعت اسی وجہ سے مقبول تھی کہ وہ آپس میں رحم دل تھے اور کفار پر گستاخان رسول پر بہت بھاری تھے چاہیے ان دشمنان اسلام اور گستاخ رسول میں ان کا عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہو صحابہ کرامؓ کے دلوں میں عشق رسول بھرا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کی تعریف اپنے پاک کلام میں بیان فرمائی ہے صحابہ کرامؓ نے سب کچھ برداشت کر لیا گھروں سے بے گھر ہو گئے بچے یتیم کرا لیے بیویاں بیوہ ہو گئی تھیں مال ومتاع چھین لیا گیا تھا لیکن اس پاک دھرتی پر گستاخ رسول کو برداشت نہیں کیا: دور نبوت میں سب سے بڑے گستاخ رسول یہودی اور مشرکین تھے آج کے دور میں سب سے بڑے گستاخان رسول یہودی اور قادیانی خنزیر ہیں جو 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز نے ختم نبوت کے تاج میں نقب زنی کرنے کے لیے ایک انسان نما خنزیر سے دعویٰ نبوت کروایا مقصد یہ تھا کہ جہاد کو منسوخ قرار دیا جائے اور انگریز کی خوشنودی حاصل ہو جرم تو یہ بھی بہت بڑا تھا کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا

لیکن اس سے بڑا جرم اس خنزیر کا یہ تھا کہ اس نے حضرات انبیاء علیھم السلام کو صحابہ کرامؓ کو اہل بیت عظام کو ننگی گالیاں دیں ہیں انگریزوں کے مال سے پلنے والا یہ کتا مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انتہائی غلیظ گالیاں دی ہیں ملت اسلامیہ سے سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے گستاخ رسول کو بھی ہم اپنے بیانوں تقریروں میں یا کتابوں میں مرزا صاحب لکھ سکتے ہیں ؟ نہیں بلکہ اس خبیث لعین کو خنزیر اور کتا کہنا بھی خنزیر اور کتے کی توہین ہے جو آدمی میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات صحابہ کرامؓ و اہل بیت کی حیا نہیں کرتا میرے دامن میں بھی اس کے لیے کوئی حیا نہیں ہے حضرت نور دین زنگیؒ کا زمانہ بہت ہی بابرکت زمانہ تھا کوئی گستاخ رسول کے بارے میں علم ہوتا فورا واصل جہنم کر دیا جاتا ان کے زمانے کا ایک مشہور واقعہ کتابوں میں بڑی تفصیل سے کتابوں لکھا ہوا ہے یہ واقعہ عشق رسول سے بھرا ہوا ہے اور ہم مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے حضرتؒ کے زمانے میں دو مجوسیوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر میں نقب لگانے کی کوشش کی حضرت نور دین زنگیؒ کو خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اپنے ان دونوں دشمنوں کی نشاندھی کی اور فرمایا نور دین مجھے یہ دو کتے ایذا دے رہے ہیں آپ ان کی خبر لو چنانچہ حضرت نور دین زنگیؒ اپنے علاقہ سے تیز رو گھوڑوں پر سوار ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے اور سارے مدینہ والوں کی دعوت طعام کی جب سارے آدمی دسترخوان پر تشریف لے آئے تو حضرت نور دین زنگیؒ نے ان دونوں چہروں کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن وہ دونوں چہرے دسترخوان پر نظر نہ آئے مدینہ والوں سے پوچھا نور دین زنگیؒ نے کہ کیا کوئی آدمی باقی تو نہیں بچا لوگوں نے بتایا کہ دو آدمی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود رہیں ہر وقت عبادت میں مصروف ہوتے ہیں ذکر وغیرہ کی کثرت کرتے ہیں حضرتؒ نے فرمایا یہ دونوں اس وقت عبادت میں مصروف ہو گئے حضرت نور دین زنگیؒ وہاں ان کے کمرے میں گئے جب ان دونوں کو دیکھا تو حضرت نور دین زنگیؒ نے فرمایا یہ ہی وہ دو خبیث کتے ہیں جو مجھے خواب کے اندر دکھائے گئے تھے چنانچہ ان دونوں کو تمام لوگوں کے سامنے گردن تن سے جدا کر دی اور دونوں کو آگ میں ڈال کر جلا دیا اور بعد والوں مسلمانوں کو یہ سبق چھوڑ گئے کہ جو بھی گستاخ رسول ہو گا اس کا بھی علاج ہے عقیدہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ پیر قادیانی مرتد زندیق ہے اور زندیق کی سزا واجب القتل ہے اور حکومت وقت کا فرض ہے کہ وہ زندیق کو واصل جہنم کرے۔ مرزا قادیانی کے عقائد و نظریات ہم سب کے علم میں ہیں قرآن میں قادیان کا نام بتاتا ہے اپنے اوپر وحی کا نزول بتاتا ہے اور اپنے بیویوں کو امھات المومنین اور اپنے ماننے والوں کو صحابہ کا لقب دیا ہے اور تمام مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد قرار دیا ہے حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں جو آدمی قیامت کا منکر ہو منکر و نکیر کا منکر ہو یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہو وہ زندیق ہے آگے حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے

ہیں زندیق کی تعریف یہ کہ وہ صحابہ کرامؓ کی تشریح کی مخالفت کرے ضروریات دین میں
مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار ختم نبوت کی تشریح غلط کرتے ہیں جو حضرات صحابہؓ
تابعین اجماع امت کے خلاف ہے لہٰذا مرزا قادیانی زندیق اور واجب القتل ہے اور یہی
بات حضرت انورشاہ کشمیریؒ نے اپنی کتاب اکفار الملحدین میں لکھی اور میں ہر عالم دین
اور مفتی صاحبان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کتاب کو ضرور بالضرور اپنے مطالعہ میں رکھیں
اور اسی طرح حضرت مولانا موسیٰ روحانی البازی رحمۃ اللہ نے بھی اپنی کتاب التحقیق فی الزندیق
میں لکھا کہ مرزائی زندیق اور واجب القتل ہے اور ان کی نسل در نسل کا بھی یہی حکم
ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ مرزائیوں کی اولاد زندیق نہیں ہے بلکہ صرف کافر ہے ان حضرات
سے گزارش کروں گا وہ صرف مندرجہ بالا دونوں کتابوں کا مطالعہ ضرور کرے تاکہ ان کو مرزائیوں
کی اولاد کے بارے میں شرعی مسئلہ معلوم ہو جائے قادیانی جماعت مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے
خاص کر کے مسلمان نوجوانوں کو اپنے جال میں زیادہ پھنسا رہے ہیں علماء کرام کا اور عوام کا یہ فرض
ہے کہ وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اپنی تمام صلاحیتیں استعمال میں لائیں روزہ سال میں ایک ماہ
کے فرض ہیں زکوٰۃ حج یہ بھی صرف اپنے مقررہ وقت پر ہی فرض ہوتی ہے نماز دن رات میں صرف پانچ
مختلف اوقات میں فرض ہوتی ہے لیکن میرے بھائیو قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ ساری
زندگی میں ہر پہر گھڑی فرض عین ہے فرض عین ہے جس آدمی کو جتنی زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے محبت ہوگی وہ اتنا ہی زیادہ ان قادیانیوں سے نفرت کرے گا اور غیرت ایمانی و
حُب رسول کا تقاضا یہی بھی ہے کہ ان قادیانیوں سے ہر قسم کا لین دین خرید و فروخت ان کے
کارخانوں کی بنی ہوئی اشیاء ان کے اداروں میں ملازمت ان کی فیکٹریوں سے مال خرید نا سب
حرام ہیں جو مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں سے لین دین کر رہا ہے یا کسی قسم
کا تعلق رکھتا ہے وہ روضہ اطہر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچا رہا ہے (کیونکہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ اطہر اپنے جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں) وہ کل قیامت کے دن نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھلائے گا ہماری ماں بہن کو کوئی آدمی گالی دے تو ہم ساری
عمر اس کی دوکان سے مال نہیں خریدتے اس سے کلام نہیں کرتے میل جول نہیں رکھتے میرے
مسلمان بھائیو اور بہنوں فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ جو مرزا قادیانی اور اسکی ذریت اولاد
ہمارے نبی ہمارے آقا ہمارے مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کا مذاق اڑا کے

انبیاء علیہم السلام کی توہین کرے ان کا بائیکاٹ کرنا ہے یا نہیں : قادیانیوں کی اصل طاقت ان کے کارخانے فیکٹریاں تعلیمی ادارے ریسٹوران وغیرہ ہیں آج ہم سب مسلمان ان مصنوعات کا بائیکاٹ کریں تو مرزائیت کی عمارت دھڑام سے گر جائے گی اور پوری دنیا میں مرزائیت اپنی موت آپ ہی مر جائے گی اور اگر ان کے یہ کارخانے ہماری وجہ سے مضبوط ہو گئے اور ان کے مالی وسائل ہماری وجہ سے یعنی بائیکاٹ نہ کرنے کی وجہ سے بڑھتے رہے تو نہ جانے کتنے مسلمان نوجوانوں کو یہ انسان نما خنزیر گمراہی کی دلدل میں دھکیل دیں گے اس سلسلہ میں آپ کے ہاتھوں میں مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا یہ فتویٰ اور سینکڑوں مدارس کے علماء کرام مفتیان عظام اور مشائخ حضرات کی تحریرات ہیں سب حضرات کا متفقہ فیصلہ یہی ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے : تاکہ ان زندیقوں کا راستہ روکا جائے قادیانیت امت مسلمہ کے لیے ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں دوران سفر بنیوں گھکڑ میں اپنے استاد محترم غزالی دوراں رازی وقت امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا گفتگو کے دوران حضرت صاحبؒ سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں بات ہوئی بندہ نے حضرت امام اہلسنت صاحبؒ سے فرمایا کہ کچھ علماء کرام قادیانیوں کے بائیکاٹ بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں بلکہ ایک بڑے دینی ادارے کے معروف مفتی صاحب نے تو اس فتویٰ کو دیکھ کر فرمایا میں اپنے تاجروں کا خیال رکھوں یا اس فتویٰ کو دیکھوں تو حضرت امام اہلسنت صاحبؒ نے فرمایا حضرت مفتی ولی حسنؒ نے جو لکھا ہے وہی حق ہے وہی حق ہے وہی حق ہے حضرت صاحبؒ نے تین دفعہ یہ الفاظ دہرائے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین اور قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے اگر ہم اتنے بڑے حوالوں کے پڑھنے کے بعد بھی ان دشمنان رسول قادیانیوں سے بائیکاٹ نہ کریں تو ہم سے اچھا تو خدا کی قسم گلی کا کتا ہے جو مالک کا وفادار تو ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں سے عقیدہ ختم نبوت کا کام لے لے آمین

خادم ختم نبوت و تلمیذ رشید غزالی دوراں رازی وقت
امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مفتی لیاقت علی نقشبندی

مفتی لیاقت علی نقشبندی
فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
خطیب جامع مسجد اونچی چڑہ منڈی لاہور

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا فتویٰ
بالکل حق اور سچ ہے

احقر محمد جہانگیر

شیخ التفسیر مولانا محمد اجمل قادری صاحب دارالافتاء قاسم العلوم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادران اسلام ـ

یہ ایک بلاشبہ واضح اور مسلّم امر ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ لاریب کافر اور مرتد ہے۔ اور یہی حکم اس کے پیروکاروں کا بھی ہے۔ فتنۂ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک بھی ہے اور سخت بھی جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے بارہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو تفصیلی فتویٰ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے اور آج بھی اس کی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم و دائم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی۔ عام مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ تمام کفار و مرتدین کے ساتھ عموماً اور فرقہ قادیانیت کے ساتھ خصوصاً منسلکہ فتویٰ کے موافق عمل کریں۔ احقر کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کے ساتھ اتفاق ہے اور دعاء ہے کہ اللہ رب العزت ہم سب کو دنیاں اور آخرت میں اہل حق کا ساتھ نصیب فرمائے آمین یا الٰہ العالمین ـ سیراء

الجواب الصحیح
ابو عثمان
[illegible]

مہتمم مدرسہ صادقیہ مبارکیہ
منی آباد

۹ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ
یوم الخمیس
احقر محمد اجمل القادری

مفتی سید احمد
مدرسہ قاسم العلوم [illegible]

مرکز خدام اہل السنۃ
شیخ التفسیر حضرت
مولانا محمد اجمل قادری
مدرسہ قاسم العلوم

مفتی عبدالرزاق صاحب خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد ۔ یہ واضح اور مسلّم امر ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا
لہذا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبوت کا دعوٰی کرے وہ بلا شبہ
دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر اور مرتد اور زندیق ہے اور یہی حکم اس کے متبعین
کا ہے لہذا قادیانی مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں ان کا حکم عام
کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے اس وجہ سے ان کے ساتھ میل جول
رکھنا لین دین کرنا خوشی غمی میں شرکت کرنا، معاشرت سلام وکلام ناجائز
اور حرام ہے اس لئے کہ ان کا کفر زیادہ خطرناک اور سخت اور نقصان دہ ہے
تمام امت مسلمہ کا فرض ہے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں اور
غیرت ایمانیہ کا حقیقی ثبوت دیں
لہذا حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹونکی نے جو تفصیلی فتوٰی جاری
کیا ہے یہ فتوٰی عام ہے اور آج بھی اس کی اہمیت اور افادیت اسی طرح قائم اور
مسلّم ہے جس طرح بوقت اجراء تھی

اس لئے بندہ عبدالرزاق احمد اس فتوٰی کے تمام پہلوؤں کے
ساتھ اتفاق کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس فتوے کی تائید کو میرے لئے اور میری اولاد اور والدین کے لئے اور اساتذہ کرام کے لئے آخرت میں شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ بنائے
اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ آمین

از بندہ مفتی عبدالرزاق مجاہد
فاضل مدرسہ عربیہ رائے ونڈ
خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن شریف

(مہر:) فاضل مدرسہ عربیہ ... مفتی عبدالرزاق مجاہد خطیب تبلیغی مرکز پاکپتن

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد!

قادیانیوں اور مرزائیوں کے حکم اور ان کے ساتھ معاملات سے متعلق حضرت اقدس استاذ المشائخ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی علی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ مندرجہ صحیح ہے۔ اس فتویٰ کی عمومی اشاعت وقت کی نشاندہی اہم ضرورت ہے، اس سے ان شاء اللہ عامۃ المسلمین کی دینی حفاظت ہوگی اور قادیانی ارتدادی فتنے کیلئے یہ فتویٰ ان شاء اللہ سدِ راہ ثابت ہوگا۔ اللھم انا نعوذبک من الفتن ما ظہر منہا وما بطن۔ واللہ ھو الموفق والمعین

الجواب صحیح

محمد عبداللہ عفا عنہ

۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

بندہ عبدالرحیم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ

۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

فتویٰ نمبر 18

دارالافتاء

جامعہ حنفیہ

مفتی حافظ غلام یاسین صاحب جامع مسجد مدنیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتنہ قادیانیت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باغیوں کا ٹولہ ہے۔ اس لیے اس فتنہ قادیانیت کا مکمل، معاشی، معاشرتی اور سماجی مکمل طور پر بائیکاٹ کرنا شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان قادیانی فتنہ کا مکمل اور بھرپور بائیکاٹ کر کے مذہب اسلام سے اپنی سچی وابستگی کا ثبوت دیں۔ احقر

مفتی حافظ غلام یاسین

امام وخطیب جامع مسجد مدنیہ

بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی / مرزائی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں۔ ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے۔ قادیانیوں / مرزائیوں سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔ ان سے سلام وکلام میل جول نشست و برخاست شادی غمی میں شرکت نہ کی جائے۔ ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا اور کرایا جائے نہ ان کو ملازمت میں لگایا جائے اور نہ ان کے ساتھ ملازمت کی جائے۔ یہ سب شرعاً و عقلاً ناجائز و حرام ہیں۔ ان سے اقتصادی معاملہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے مرزائیوں / قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عام ہے اور اسکی افادیت اور اہمیت آج کے دور میں پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ اور ہمیں اس سے حرف بحرف مکمل اتفاق ہے۔ تمام مسلمانوں اس کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ پاک اسے نافع بنائے اور فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کا موثر ذریعہ بنائے (آمین)

Muhammad Saad Siddiqui
Asst, Prof.
Institute of Islamic Studies
University of the Punjab,
Quaid-e-Azam Campus, Lahore.

مولانا محمود میاں صاحب جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ لاہور

باسمہ سبحانہ

یہ اسلامی حکومت پر لازم ہے کہ فتنہ قادیانیت کی مکمل
سرکوبی کرے اگر یہ فرقہ اپنے الحادی عقائد سے مکمل برأت
کا اعلان نہ کرے تو حکومت وقت انکو قتل کر دے مسلمانوں
کو چاہئے کہ ان زندیقوں سے کسی قسم کا تعلق واسطہ نہ رکھیں
انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اس الحادی جماعت کا کوئی فرد کسی قسم
کی رواداری کا اہل نہیں ہے تاوقتیکہ اپنے باطل کفریہ عقائد
سے اعلانیہ برأت نہ کر لے۔

خادم جامعہ مدنیہ جدید و خانقاہ حامدیہ
رائیونڈ روڈ لاہور

۲۹/۴/۱۴۲۹ھ
ربیع الثانی

جامعہ مدنیہ — دفتر

مدرسہ عربیہ نجم المدارس ڈیرہ اسماعیل خان

مرزائیوں کا کفر قطعی اور یقینی ہے علماء معتمدین پاکستان کا اس پر عرصہ دراز سے اتفاق
ہے اس میں شبہ کرنا بھی ایمان کے خلاف ہے ان سے ہر قسم کا مقاطعہ (بائیکاٹ) جزو ایمان ہے

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ و لوالدیہ از نجم المدارس کلاچی
۹ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

دفتر مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
Ph. 0968-760822

مولانا امیر حسین شاہ گیلانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کو سب سے زیادہ نقصان فتنہ قادیانیت کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ لوگ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں لہذا مسلمانوں کو ان سے دور رہنا چاہیے. اور ان سے ہر قسم کا لین دین غمی خوشی مجلس و برخاست ہر طرح کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے میں حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اس پر عمل کرنا اپنا ایمان کا جز سمجھتا ہوں

امیر حسین گیلانی
نائب امیر مرکزی جمعیت العلماء اسلام پاکستان

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

سید امیر حسین شاہ گیلانی
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل
پاکستان

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ
فاضل دارالعلوم دیوبند

حامداً ومصلیاً ومسلماً

قادیانیوں و مرزائیوں کے متعلق جو علمائے کرام نے تحریر کیا ہے بندہ اسکے ساتھ متفق ہے۔

اپنے ضعف و بیماری کیوجہ سے زیادہ تحریر کرنے سے قاصر و معذور ہے۔

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ
محمدی شریف۔ ضلع جھنگ
الجمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۳۰ھ / مئی ۲۰۰۹ء

مولانا امجد خان صاحب مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت کیلئے کام کرنا ہمارا ایمانی فریضہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں عقیدہ ختم نبوت کیلئے شب و روز محنت کرنے والا بنا دے۔ آمین۔

احقر حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔ مسلمانوں کو اس فتوے پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ آخرت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن سکیں

احقر امجد غفرلہ
خادم جامعہ حنفیہ
عبد الکریم روڈ
لاہور
۰۹/۰۵/۲۹

مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر، مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی قدس اللہ سرہ العزیز کے اس مفصل اور مدلل فتوے کی احقر ناکارہ حرف بحرف تصدیق کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے اور اس بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے دستور میں ترمیم کر کے مرزائیوں کے دونوں گروپ قادیانی اور لاہوری کو غیر مسلم قرار دیا تھا، اس فیصلے سے پوری دنیا میں مرزائیوں کی کمر ٹوٹ گئی تھی، لیکن محافظ ختم نبوت کے اس وقت کے امیر محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کسی بیان میں فرمایا تھا کہ اب مرزائیوں میں تبلیغ کی زیادہ ضرورت ہے۔ افسوس کہ حضرت کے اس ارشاد پر توجہ نہ دی گئی اور منبر و محراب سے مرزائیوں کے خلاف شروع سے جو آواز اٹھ رہی تھی وہ بھی تقریباً خاموش ہو گئی، اور یہ مسئلہ صرف محافظ ختم نبوت کے مبلغین کا ہی وظیفہ بن کر رہ گیا، احقر ناکارہ حضرات علمائے کرام کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتا ہے کہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب کے اس فتوے کو عام مسلمانوں تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں اور مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیوں کی حقیقت سمجھانے پر توجہ فرمائیں جائے مدارس کے اساتذہ، مساجد کے خطباء اور حضرات علماء و مبلغین اپنے اپنے دائرے میں یہ فریضہ ادا کرنے کی سعی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے، احقر ناکارہ

محمد عبداللہ مہتمم مدرسہ دار الہدیٰ
و جامعہ قادریہ بھکر
۱۶ رمضان ۱۴۲۹ھ
۱۷ ستمبر ۲۰۰۸ء

مولانا سیف الدین صاحب لاہور (خطیب و مہتمم مدرسہ مخزن العلوم گلبرگ)

قادیانی، مرزائی جو خود کو احمدی کہتے ہیں، گستاخوں، زندیقوں اور منافقوں کا گروپ ہے۔ یہ جماعت ایک شخص جس کا نام "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے کو نعوذ باللہ نبی اور رسول مانتی ہے۔ قادیانی کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں۔ قادیانی نہ صرف کافر و مرتد بلکہ ملحد و زندیق ہیں اور یہ تمام گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام کے گستاخ ہیں۔ صحابہ اور تمام اہلبیت رضی اللہ عنہم کے گستاخ ہیں۔ اور تمام امت مسلمہ کے گستاخ ہیں۔ اسلامی عدل و انصاف کے مطابق قادیانیوں سے معاشرتی، معاشی، سیاسی اور اقتصادی یعنی مکمل بائیکاٹ فرض ہے۔ اور کسی بھی قسم کا معاملہ کرنا حرام ہے۔ جس کی غیرت دینیہ اور غیرت ایمانی باقی ہو وہ قادیانیوں سے کسی قسم کا سلام، کلام، لین دین، خرید و فروخت کا سوچ بھی نہیں سکتا ہاں اگر غیرت ایمانی مر جائے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جو خالصتاً مقاطعہ پر ہے نہایت جامع ہے۔ اللہ پاک مسلمانوں کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس فتنہ خبیثہ کو مٹا دے، آمین۔ اکابر علماء کی بھی یہی رائے ہے اور اسی پر علماء کا اجماع ہے۔

سیف اللہ (دستخط)

مولانا عبدالمالک شاہ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

بندہ ان اکابر علماء کو مقتدیٰ سمجھتے ہوئے ان پر اعتماد کرتے ہوئے تصدیق کرتا ہوں۔ اور جو انہوں نے لکھا ہے، یقیناً صحیح و درست ہے۔

والسلام

عبدالمالک شاہ

مدرس مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

۲۷-۲-۱۴۲۹

مفتی محمد عیسیٰ صاحب جامعہ مفتاح العلوم گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنہ قادیانیہ دورِ حاضر کا بہت بڑا فتنہ ہے جماعت قادیانی سیاسی، اقتصادی اور سماجی ہر میدان میں اسلام اور اہلِ اسلام کو شکست دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودہ ہے اس طرح وہ اسلام اور اہلِ اسلام کے مقابل [illegible] لڑ رہے ہیں مسلمانوں کو ان سے مقاطعہ کرنا ضروری ہے۔ قال اللہ تعالیٰ فلا تقعدوا معہم [illegible]۔ اس سلسلہ میں مقاطعہ کے بارے میں موقف ہے فرقہ مرزائیہ کے خلاف صحیح اور برحق ہے۔

محمد عیسیٰ عفی عنہ
جامعہ مفتاح العلوم
۲۷ صفر ۱۴۲۶ھ
نوشہرہ سانسی [illegible] گوجرانوالہ

جامعہ مفتاح العلوم
[illegible] سانسی گوجرانوالہ

مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب گوجرانوالہ

اسلام میں داخل ہونے کے لئے دو گیٹ ہیں ایک جہاد دوم عقیدہ ختم نبوت۔ قادیانی دونوں گیٹ بند کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ جہاد کے بھی منکر ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں لہذا یہ لوگ کافر ہیں ان سے لین دین بھی حرام اور ان سے تعلقات رکھنے بھی حرام ہیں امت مسلمہ ان سے دور رہیں واللہ

خویدم حمید اللہ عفی عنہ [illegible]

جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ "عقیدۂ ختم نبوت" بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دل وجان سے اس بات کا یقین رکھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو شخص اس عقیدے کو مانتا ہے وہ مسلمان ہے اور جو اس کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس عقیدہ سے بغاوت کرکے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیا ہے بلکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور دیگر انبیاء کرام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی [illegible] توہین کی ہے۔ اسی پر بس نہیں اس نے آقائے نامدار تاجدار ختم نبوت امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ کی بھی توہین کی ہے جیسا کہ اس پر مرزا کی کتابیں شاہد ہیں۔ ایسی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کسی تاویل سے بھی مسلمان نہیں رہتا بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر بلکہ اکفر قرار پاتا ہے۔ اور شریعت کا ضابطہ ہے کہ جو کافر کے کفر پر راضی ہو اور اسے کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ اس ضابطے کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح یا مہدی یا مجدد ماننے والے بلکہ اسے مسلمان ماننے والے بھی مسلمان نہیں رہتے اور دائرہ اسلام سے نکل جاتے ہیں۔ پھر جبکہ یہ لوگ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت پر کمربستہ اور اسلام واہل اسلام کو زک پہنچانے میں ہر وقت مستعد وکوشاں ہیں تو ایسی صورت میں اہل اسلام پر واجب و لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم الآیۃ" کے مطابق ان سے کلی طور پر بائیکاٹ کریں۔ ان سے کسی قسم کا میل جول اور کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں فتنۂ قادیانیت سے اپنی پناہ میں رکھے اور امت مسلمہ کو ان کے شرور و فتن سے بچائے۔ وما علینا الا البلاغ المبین

محمد قاسم

محمد سعید اللہ

محمد رمضان

الراقم
نعیم امین
خادم الحدیث جامعہ مدنیہ
کریم پارک راوی روڈ لاہور

۲۱ جمادی الاول
۱۴۲۹ھ

محمد زکریا افضال

مولانا علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ
اور دشمنان ختم نبوت خصوصاً قادیانیت
کی سرکوبی کے لئے پوری طرح جدوجہد
ہر مسلم کا فرض ہے اور اس میں کوتاہی
حرام ہے۔ اکابر علماء نے جو مجلس فیصلہ
تحریر فرمایا بندہ اس کی دل وجان سے
تصدیق اپنا ایمانی تقاضا سمجھتا ہے

[illegible]
علی شیر حیدری
[illegible] ۱۴۰۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ' ونصلی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ابتدائے اسلام سے اسلام دشمن طاقتوں نے دین اسلام کونقصان پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی، اسلام کا چراغ گل کرنے یا مدہم کرنے کا کوئی موقع اسلام دشمنوں نے ہاتھ سے جانے نہ دیا، خصوصاً مسلمانوں کے اندر فتنہ ڈالنے کیلئے بعض لوگوں کو فتنہ بازی کی خصوصی تربیت دیکر مختلف قسم کے فتنوں کو اسلام کے رنگ میں اسلام میں گھسیڑنے کی مذموم کوشش کی گئی۔ معتزلہ، خوارج، روافض، قدریہ وغیرہ اسی سازش کی پیداوار تھے اور جدید فتنوں میں انکارِ حدیث، انکارِ ختم نبوت وغیرہ فتنے بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مگران سب فتنوں سے مرزائیت کا فتنہ تمام فتنوں سے زیادہ خطرناک اور اسلام کیلئے انتہائی نقصان دِہ ثابت ہوا، ابلیس لعین نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خصوصی تربیت کر کے اپنا مثیل اور خصوصی شریک کار بنالیا تھا، بلکہ یہ قادیانی ملعون اپنے استاد ابلیس سے بھی سبقت لے گیا۔

غور کیا جائے تو اس فتنے کے پروان چڑھنے اور ترقی کے بنیادی طور پر تین سبب ہیں۔

(1) ابتداء میں انگریز حکومت کی سرپرستی اور اسکے بعد اسلامی حکومتوں کا ان کو بے جا رعایت دینا اور ان کو کلیدی اسامیاں مہیا کرنا۔

(2) تمام مسلمانوں کا اس فتنے سے غفلت برتنا یعنی اہمیت نہ دینا جس کی وجہ سے ان کو مسلمانوں کے ساتھ تعلقات استوار رکھنے کا موقع ملا جسکی آڑ میں یہ لوگ اپنے باطل عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔

(3) انکی اقتصادی قوت: ان لوگوں نے بڑی بڑی فیکٹریاں، کارخانے، کاروبار چلائے ہوئے ہیں مثلاً شیزان کمپنی، شاہ تاج شوگر مل وغیرہ جو کروڑوں روپے مرزائیت کی تبلیغ کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیئے بلکہ انکا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں اور انکی کمپنیوں، کارخانوں دوکانوں سے کوئی چیز نہ خریدیں۔

غیرت کا مقام ہے کہ یہ ملحد اور زندیق ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے تاج کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر مرزا قادیانی کے سر پر رکھیں اور ہم انکے ساتھ دوستی لگائیں، انکی خوشی غمی میں شریک ہوں، انکی فیکٹریوں، دکانوں سے مال خرید کر انکو مالی طور پر مضبوط کریں، جبکہ وہ اس سرمایۂ سے اپنے غلط عقائد کی تبلیغ اور ترویج کرتے ہیں، ایک مسلمان کی غیرت اس بات کو کیسے گوارہ کرسکتی ہے؟ لہذا ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکیؒ کے فتویٰ بائیکاٹ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں، دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مذہبی غیرت وحمیت نصیب فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔ آمین

(مولانا) قاری خبیب احمد عمر

مہتمم جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام

مدنی محلہ جہلم

مولانا عالم طارق صاحب

باسمہ تعالیٰ

بندہ کے دامن میں سوائے نسبت کے اور کچھ بھی نہیں ہے حضرت مفتی ولی حسن عبد رحمہ اللہ مولانا محمد اعظم طارق شہید کا اعتماد بخاری شریف ہی اتنا فتویٰ ہے پر من وعن واجب الاطاعت ہے مولانا شہید سے عقیدت رکھنے والے دل وجان سے اس پر عمل کریں اور اسکی اشاعت کریں اور قادیانیوں سے ہر قسم کا مکمل بائیکاٹ کریں

عالم طارق ۱۳ ربیع الثانی 1429ھ

ڈاکٹر سعید عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — اما بعد

دنیا میں بہت فتنے پیدا ہوئے مگر مطالعہ اور جاننے کیلئے جب گہرائی میں گئے تو معلوم ہوا کہ فتنہ قادیانیت سب سے بڑا فتنہ ہے یہ ناسور پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ قادیانی چونکہ کافر اور زندیق ہیں اور ہر وقت مسلمانوں کے درپے آزار ہیں مختلف ہتھکنڈوں سے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے ہیں اپنی آمدنی سے مسلمانوں کو نیچا دکھاتے ہیں اور مالی معاونت سے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔

کافر اور زندیق ہونے کیوجہ سے ان سے کسی قسم کا لین دین رشتہ ناطہ۔ معاشی معاشرتی غمی خوشی میں ہر قسم کا بائیکاٹ فرض اور جائز اور ضروری ہے۔

فضیلۃ الشیخ الاستاذ
ڈاکٹر سعید عنایت اللہ۔ مدرس مدرسہ
صولتیہ۔ مکۃ المکرمۃ۔

27/5/98

مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد ذکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

بلا شبہ قرآن کریم (جو روحی قطعی ہے) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ قطعیہ اور امت محمدیہ کے اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا اسلئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر اور مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہی حکم اس کے ماننے والوں کا ہے۔

اور یہ فتنہ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک ہیں جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات میں ملک کے نامور مفتیان اور علماء کرام کے فتاوی جات ہیں وہ امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ہیں جو قادیانی امت کیلئے اور اس ملک کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں اسلئے ان کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

السید محبوب شاہ ہاشمی

سید محبوب شاہ ہاشمی مہتمم
دار العلوم جامعہ عثمانیہ
نادر آباد لاہور کینٹ

مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب

خلیفہ مجاز شیخ الحدیث قطب الاقطاب مولانا محمد ذکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ۔ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد کہ مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مولانا ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کے مفصل ومدلل فتوی سے یہ سیاہ کار سو فیصد متفق ہے اسے ہر شخص کو بغور پڑھنا چاہیئے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔

نیز اس کے علاوہ اصولی اور عقلی طور پر بھی دیکھیں اگر کوئی شخص ہمارا ذاتی یا خاندانی دشمن ہو تو ہم میں سے ہر ایک اس شخص کا کاروباری سماجی اور ہر نوع کا بائیکاٹ کرتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کی محبت تو اپنے نفس اور ماں باپ آل واولاد اور سارے خاندان سے زیادہ ہونی چاہیئے یہی مقتضائے ایمان ہے اسلئے ان کے دشمنوں اور ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے تو بائیکاٹ تو غیرت ومحبت کا بدیہی تقاضا ہے۔ اللہ تعالی ہمیں قادیانیوں کی دوستی ان سے تعلقات قائم کرنے لین دین کرنے اور ہر طرح مودت کے انداز سے دور رکھ کر ہر طرح کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی توفیق عطا فرما کر اپنی اور اپنے سچے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہمارے دلوں کو منور ومعطر فرمائے آمین۔

بروز اتوار ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۲۹ھ
بمطابق ۴ مئی ۲۰۰۸ء

کتبہ الفقیر الی رحمۃ ربہ الکریم

عبدالحفیظ المکی

(خادم وتلمیذ قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مدنی قدس سرہ العزیز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکابر علماء کرام اور مفتیان عظام نے اس استفتاء کے جواب
میں واضح متفقہ طور پر فتویٰ دیا ہے میں
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ورلڈ سیکرٹری جنرل
کی حیثیت سے تصدیق کرتا ہوں کہ قادیانیوں سے
سوشل بائیکاٹ اور ہر قسم کے تعلقات خوشی و غمی میں شرکت
اور اقتصادی مالی بائیکاٹ کے ساتھ ان سے نفرت
کرنا واجب ہے کیونکہ قادیانی نہ صرف کافر ہیں بلکہ مرتد و زندیق ہیں

ڈاکٹر احمد علی سراج
ورلڈ سیکرٹری جنرل
انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ
چیئرمین سراج اسلامک اکیڈمی پاکستان خطیب جامع مسجد النعمان کویت
مرشد دینی للحج مکہ مکرمہ
27/5/2008

مولانا ثناء اللہ صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ کھٹمنڈو، نیپال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

علماء حق نے اول روز سے ہی اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس فتنہ کی بیخ کنی کرنے کا کام کیا، لہٰذا قادیانیت کے بارے میں حضرت مفتی اعظم ولی حسن ؒ نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں اس لیے ختم نبوت کے داعی کو کہ سارے مسلم مکمل بائیکاٹ کریں غیرت وحمیت کا یہ بھی تقاضا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو امت مسلمہ کے لیے نافع بنائیں آمین ثم آمین

ثناء اللہ القاسمی ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء

مدرس الجامعۃ الاسلامیۃ [illegible] کٹھمنڈو نیپال

قاری شبیر احمد عثمانی صاحب جامعہ عثمانیہ چناب نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت اقدس مولانا مفتی ولی حسن صاحب مرحوم کے فتویٰ کا مطالعہ کیا ہوں جس میں تمام قسم کے تعلقات کے بارے میں تحریر کردہ فتویٰ سے ہم سب متفق ہیں چونکہ قادیانی نے ختم نبوت کا انکار کیا ہے اس لیے ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرتے ہیں اور ان سے سوشل بائیکاٹ ہونا چاہیے قادیانی ہمارے ملک میں سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اکابرین کو اپنی شایان شان اجر عطا فرمائے جنہوں نے زندگی بھر فتنہ قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا۔

قاری شبیر احمد عثمانی

مدیر جامعہ عثمانیہ ختم نبوت

خادم العلم [illegible] جامعہ عثمانیہ ختم نبوت [illegible] چناب نگر

۵ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ و 9/7/08

سید عطاالمہیمن شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ نے جو فتویٰ صادر فرمایا تھا۔

اس پر امۃ کا اجماع ہے۔ ان شاء اب بھی پوری امۃ کو اس علیہ اجماع کا نصیب عرصا ہو آمین۔ فقط خادم احرار فقیر عطاء المہیمن بخاری

۵ رجب ۱۴۲۹ھ بروز چہارشنبہ

سید عطاء المہیمن بخاری

نگران مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار **چناب نگر**

سید محمد کفیل شاہ بخاری صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ امت کے اجماعی عقیدے کا اظہار ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ہم اس پر عمل کر کے فتنۂ قادیانیت کا قلع قمع کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، مجھے اور تمام مسلمانوں کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

سید محمد کفیل بخاری

مدیر ماہنامہ نقیب ختم نبوت (ملتان)

عبداللطیف خالد چیمہ صاحب مجلس احرار اسلام پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

میں حضرت مفتی صاحب کے اس فتویٰ سے حرف بحرف متفق ہوں اور اس پر عمل کو اپنا دینی فریضہ سمجھتا ہوں۔ مسلمانوں کے تمام طبقات کو اس پر پوری طرح عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایمان، غیرت، حمیت کا مسئلہ بھی ہے

عبداللطیف خالد چیمہ

عبداللطیف خالد چیمہ

مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان

0300-6939453

۱۸ رشوال ۱۴۲۹ھ

۱۸ راکتوبر ۲۰۰۸ء

بروز ہفتہ دفتر احرار لاہور

مولانا محمد مغیرہ صاحب جامع مسجد احرار چناب نگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم =

مرزا غلام احمد قادیانی اور انکے متبعین کے عقائد و نظریات اتنے واضح ہیں کہ کوئی بات اب پوشیدہ نہیں رہی خصوصاً دعوای نبوت و مسیحیت اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کردار کشی اور انکے معجزات کا انکار دیگر انبیاء کی توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کے علاوہ اسلام کے اہم عقائد و نظریات کے خلاف نظریہ پیش کرنا پھر اسکو اسلام ہی کے نام سے منوانے کی کوشش ایسے جرم ہیں کہ جن سے کسی اعتبار سے بھی صرف نظر نا غیرت اسلامی کے خلاف ہے

اس بارے حضرت مفتی ولی حسن صاحب مرحوم کا قادیانیوں کے بارے جو فتوای جاری ہوا ہم اسکے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو اسکا اجر اپنی شان کے مطابق عطا فرمائے

محمد مغیرہ خطیب جامع مسجد احرار چناب نگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی، اما بعد: ان الدین عند اللہ الاسلام۔ ومن یبتغ غیر الاسلام
فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔

دین اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کے یہاں نہ کبھی قبول ہوا ہے اور نہ ہی کبھی قبول ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے جس دین کی بنیاد رکھی ہے اول تو وہ دین ہے ہی نہیں ایک مراقی، نفسیاتی
مریض اور ذہنی پس ماندگی کے شکار پاگل کے پیچیدہ اور الجھے ہوئے خیالات کا [illegible] مربہ
ہے جو اسکے متضاد نظریات اور خیالات سے ظاہر ہے۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مرزا غلام نے اس تحریک کا آغاز انگریز کے حکم سے کیا ہے جس کا اقرار
خود مرزا اپنی کتابوں میں زور و شور سے کرتا رہا ہے اور آج بھی اس ملعون تحریک کا ملجا و ماویٰ اور
محافظ وہی انگریز بنا ہوا ہے۔ کما لا یخفی۔

کوئی بھی انسان اگر عقل و خرد سے محروم نہیں ہو گیا ہے تو وہ انگریز کی تحریک سے شروع ہونے والے اس
فتنے کو دین کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

قادیانی اگر اسی کو دین کہنے پر اصرار کرتا ہے تو اسکو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول
ومنظور نہیں ہے بلکہ مطرود و مردود دین ہے۔

ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام میں قطعی، یقینی اور لازوال عقیدہ ہے۔ قرآن کریم کی سینکڑوں
آیات اور خاتم الانبیاء وسید المرسل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہزاروں احادیث اور
اجماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے جبکہ ملعون غلام مرزا اور اسکی
ذریت ناپاک امت نے اسلام کے طاہر و مطہر اور نورانی جسم میں نبوت کا دعویٰ کر کے نقب
لگانے کی ناپاک و نامبارک اور ناکام کوشش کی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

خوش قسمت ہیں وہ حضرات جنہوں نے قادیانیت کی تردید اور بیخ کنی کے لئے اپنی توانائیاں
اور صلاحیتیں وقف کی ہیں اور کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ پاکستان میں ان قدسی ہستیوں کی تاریخ چمکتی دمکتی اپنے مبارک آثار و

نتائج سے کے لیے نامے محفوظ و مطبوع شکل میں موجود ہے جس سے پوری دنیا میں ہر ہر موقعہ پر قادیانیت کا تعاقب کرکے ان کو ذلیل، رسوا اور ناکام کیا گیا اور خاتم الانبیا سید الرسل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا ہے فللہ الحمد والمنۃ۔ اللہ تعالیٰ ان کی مبارک کوششوں کو ضرور قبول فرمائیں گے اور اجر عظیم وثواب جزیل سے ان کو سرفراز فرمائیں گے۔
چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کا ہر شیدائی متحد ہو کر ختم نبوت کے عقیدے کی حفاظت کرنے کمر بستہ رہے اور ارتداد یا نیت سے نفرت شدیدہ اسکے ایمان کا جزو لاینفک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ پر عمل پیرا رہے۔

مسلم اللہ خان
جامعہ فاروقیہ کراچی

احقر کو حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے سے مکمل اتفاق ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ ۲۱ فروری ۲۰۰۹ء آمین ثم آمین۔ یوم السبت

نقوذ و العفا احمد النقشبندی
کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء

حافظ محمد انوار الحق حقانی صاحب

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبعد الحمد للہ جل جلالہ والصلوۃ علی اشرف الانبیا وخاتم الانبیاء

قرآن وسنت کے نصوص قطعیہ اور امت کے اجماعی موقف سے یہ بات ثابت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں۔ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔

تفسیر خازن میں خاتم النبیین کی تفسیر یہ کی گئی ہے۔ خاتم النبیین ختم اللہ بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ ولا معہ

تفسیر خازن صفحہ ۳۰ ج ۳

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷ باب فتنۃ الدجال

وقال علیہ السلام: انی عبد اللہ مکتوب خاتم النبیین وانا خاتم لمنجدل فی طینتہ

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولا فخر

مشکوۃ صفحہ ۱۲ ج ۲

وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتب وصدعت بہ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر

روح المعانی صفحہ ۲۵ ج ۷

ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں - ودعوۃ النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع
شرح فقہ الاکبر صفحہ ۲۰۲

اسلئے جو شخص نبوت کا دعوی کرے اور جو لوگ اسکو نبی مانیں وہ دائرہ اسلام سے خارج اور
بدترین کافر اور کافر بلکہ زندیق ہے۔ اس قسم کے جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی پیش گوئی
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ارشادات میں واضح کر چکے ہیں چنانچہ حضور کا ارشاد ہے
لاتقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (جامع الترمذی)
مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی نبوت بھی ان دجاجلہ کی ایک کڑی ہے اور جھوٹی نبوت کا فتنہ
چودھویں صدی کا عظیم فتنہ ہے۔ جسے انگریز نے اپنے مذموم اور مشئوم اغراض ومقاصد کے لیے

جنم دیا ہے اور پھر اسکی بھرپور پشت پناہی کرتے رہے مگر علمائے حق نے اس فتنے کا ہر قسم کا تعاقب کیا
اگرچہ سب سے پہلے علماء لدھیانہ نے اس فتنہ کی تکفیر کی مگر جب غلام احمد قادیانی کے مرنے کے بعد اس
فتنے نے جماعتی شکل وصورت اختیار کر لی تو محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب نے اس فتنے
کا نہ صرف علمی محاسبہ فرمایا بلکہ جماعتی سطح پر مجلس احرار کے سرخیل خطیب العصر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے
ہاتھ پر بیعت کر کے انہیں امیر شریعت مقرر کیا اور ایک پوری جماعت ان کے مقابلے کیلئے لا کھڑا کیا
حضرت شاہ صاحب اور جماعت مجلس احرار نے اس فتنے کی سرکوبی کیلئے بے پناہ کوشش کی
بحمد اللہ اس مردود فرقہ کا تعاقب مجلس تحفظ ختم نبوت اور علمائے حقہ کی طرف سے بھرپور جاری ہیں
اور انشاء اللہ اس مقدس اقدام بلکہ ایمان کا جزو ہونے والے عقیدہ کے لئے تاقیامت جاری
رہیں گے
چونکہ یہ جماعت دوسرے کفار کے مقابلے میں بدترین لوگ ہیں جو شیطان رجیم کی طرح مسلمانوں کے
عقیدہ وایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں

اسلئے اہل اسلام کی دینی، ایمانی ذمہ داری ہے اور ان کی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے
کہ وہ ان مفسدین کے ساتھ ہر قسم کا تعلق قطع کریں، نہ ان کے کوئی کام کریں، نہ ان کو کام پر رکھیں
نہ ان کی مصنوعات خریدیں، اور نہ اپنی مصنوعات ان پر فروخت کریں۔
مختصر یہ کہ اس جماعت کے ساتھ اقتصادی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی
تعلقات قائم رکھنا حرام اور ناجائز ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان مفسدین کے ساتھ
مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں۔

انوار الحق
خادم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۱۱/۵/۹

جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے بعد قیامت کی صبح تک کیلئے نبوت کا مبارک سلسلہ بند کر دیا گیا اور اللہ رب العزت نے محمد عربی ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دیکر انسانیت پر یہ بات واضح کر دی کہ حضور ﷺ کے بعد جو آدمی نبوت کا مدعی ہوگا وہ کذاب اور دجال ہوگا اس بات کو تسلیم کر لینے کا نام عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر سینکڑوں آیات واحادیث دلالت کرتی ہیں اسی وجہ سے امت کا سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا لہذا مسلمانوں کیلئے یہ عقیدہ اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اس لیے ختم نبوت کے بارے میں کسی آدمی کا متزلزل اور متردد ایمان غیر معتبر اور باعث نجات نہ ہوگا

آج کے پرفتن دور میں انگریز کے تیار کردہ ایجنٹ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار سادہ لوح مسلمانوں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے ان کو تیزی سے مرتد اور زندیق بنانے کی تگ ودو میں ہیں اب تک ہزاروں مسلمان ان کی ناپاک سازش میں جہنم کے مستحق بن چکے ہیں یہ تمام ان سے میل جول اور تعلقات رکھنے کا نتیجہ ہے لہذا علماء کی ذمہ داری ہے کہ اس فتنے کی سرکوبی کریں اور عوام کو مطلع کریں کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ان سے تعلقات رکھنا، خوشی وغمی میں شریک ہونا، ان کے ساتھ مجلس لگانا، سلام وکلام کرنا، تجارتی لین دین کرنا، ان کے جنازہ میں شریک ہونا، ان کی دعوت قبول کرنا، یا دعوت دینا، ہر قسم کا تعلق ناجائز اور حرام ہے، جیسا کہ مفتی ولی حسن صاحب نے اپنے مفصل ومدلل فتوی میں ثابت کیا ہے یہ فتوی شریعت کے عین اصولوں کے مطابق ہے لہذا اس فتوی کی اشاعت وقت کا اہم تقاضا اور عوام الناس کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے

مولانا قاضی عبدالرشید صاحب ڈپٹی سیکرٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم،

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچ کر نبوت اپنے کمال اور انتہا اور

اپنے معراج پر پہنچ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں اسلئے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا کوئی اور درجہ ہے نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی وہ آخری اینٹ ہیں جس سے قصر نبوت کی تکمیل ہو گئی۔ اسلئے قیامت تک کسی ظلی یا بروزی نبی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اور نبوت کا دعوی کرنے والا شخص کافر، مرتد اور قطعی طور پر دین اسلام سے خارج ہے۔

انگریز نے دین اسلام کی عمارت میں رخنہ ڈالنے کیلئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا۔ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ جسے فرنگی نے ناپاک غذا سے پروان چڑھایا الحمد للہ ہمارے اکابر نے اس پودے کو جڑوں سے اکھاڑا اور حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تک تمام اکابر نے تمام تر توانائیاں خرچ کرکے امت مسلمہ کو اس فتنے سے آگاہ کیا۔

آج بھی اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت شبانہ روز کوششوں سے دنیا بھر میں اس فتنے کا تعاقب کر رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ قادیانیت کی سرکوبی کیلئے اپنی طاقت کی رمق اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھے اور قادیانیت کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرکے اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیں

وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضی

قاضی عبدالرشید
ڈپٹی سیکرٹری جنرل
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

قاضی عبدالرشید
ڈپٹی سیکرٹری جنرل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان
مسئول وفاق المدارس العربیہ راولپنڈی ڈویژن

جامعہ دار العلوم مدنیہ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسنؒ خان صاحب ٹونکی کا فتویٰ بالکل صحیح وصواب ہے آج بھی اس فتویٰ کی اہمیت وضرورت اسی طرح باقی ہے جیساکہ جاری ہونے کے وقت تھی۔ پھر فتنہ قادیانیت دوسرے کفار ومرتدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک اور سخت ہے اس لئے قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین میل جول اور تعلقات رکھنا ناجائز وحرام ہے بلاشبہ مسلمانوں سے برسرپیکار کفار ومرتدین وزندیقوں کے علاوہ ایسے کفار جو شعائر اسلام کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں یا انبیاء کرام کی توہین وتنقیص کرتے ہیں اُن سے تو کسی قسم کا تعلق رکھنا یا ان کی مصنوعات خریدنا ان کو نفع پہنچانا ہے اور یہ ملی غیرت کے خلاف ہے تمام مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ ہم اس فتویٰ پر عمل کرتے ہوئے ان سے قطع تعلق رکھیں۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

معین الحق (؟) دار العلوم مدنیہ بہاولپور
۱۹ ربیع الاول / جمادی الاول ۱۴۲۸ھ (؟)
۵ مئی ۲۰۰۷ء (؟)

قاری عبد الرحمٰن صاحب رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد ۔

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا ایک بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے لیکن اسی عقیدے پر باطل کی طرف سے حملے بھی بے شمار اور خطرناک ہوئے ہیں لیکن الحمد للہ رب العزت بھی مسیلمہ کذاب سے مرزا قادیانی کذاب تک کے تمام

خودرو سرکنڈوں کو اہل حق کے ذریعہ ایسی مار و شکست کھلاتی رہے ہیں کہ اب الحمد للہ طویل زمانے تک عقیدۂ ختم نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ڈاکہ ڈالنے والے ڈاکو جھوٹے دعویٰ کی جرأت بہت کم کر سکیں گے۔

مرزا قادیانی کا عقیدہ انگریز کی آشیر باد سے قادیان میں جنم لیا لاہور میں پلا بڑھا لیکن اہل حق نے طویل جدوجہد میں اور عظیم قربانیوں کے بعد اس کی شاخیں کاٹ دیئے مگر اس وقت اس خودرو درخت اور شجرۂ خبیثہ کی یہود و نصاریٰ آبیاری کر رہے ہیں اس لئے اہل حق کا کام اب تک ختم نہیں ہوا بلکہ موجودہ دور میں جب پورا کفر اسلام اور اہل حق کیخلاف یکجا ہو چکا ہے اور قادیانیوں جیسے کفار آستین کا سانپ بن کر مسلمانوں کو ڈسنے کی ناپاک جسارتیں کر کے دشمن کا کام آسان کر رہے ہیں چنانچہ اب تو مزید ہمت و جرأت کیساتھ دشمن کا قلع قمع کرنے کی کوشش کرنیکی ضرورت ہے اس لیئے پوری امت مسلمہ کا دینی فریضہ بنتا ہے کہ قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق (بائیکاٹ) کر کے ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی تجارت، لین دین، اور نشست و برخاست نہ کریں اور انکا مکمل طور پر بائیکاٹ کر کے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت اور عشق کا ثبوت دیں

قاری عبدالرحمن
رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان

مولانا نعیم احمد عباسی صاحب جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرورِ کائنات سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی وابی و امی کی ختم نبوت پر ایمان کسی شخص کے مومن ہونے کے لئے شرط لازم ہے جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ توہین رسالت کا مرتکب اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اسلئے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قطعی یقینی اور لازوال عقیدہ ہے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات ہزاروں احادیث اور اجماع امت سے یہ عقیدہ قطعی طور پر ثابت ہے اور تواتر سے چلا آرہا ہے

جو شخص عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرے اور نبوت کا دعویٰ کرے تو بلا شبہ وہ دائرہ اسلام سے خارج کافر مرتد اور زندیق ہے اور جو شخص اسکی اتباع کرے اس کا بھی یہی حکم ہے

بلاشبہ اس وقت دنیا میں تمام فتنوں سے بڑا فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے
قادیانی نہ صرف کافر بلکہ ملحد اور زندیق ہیں دین اسلام کو سب سے بڑا نقصان
قادیانیوں نے ہی پہنچایا اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کو مختلف حربوں
سے ارتداد کے جال میں پھنسایا
اسلئے ہر مسلمان کا فرض اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت
سے آگاہ ہو اور انکے بارے میں شرعی احکام معلوم ہوں قادیانیوں سے میل جول، معاشی
معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی تعلقات کو حرام سمجھے اور انکو کسی بھی طرح
کا معاشی فائدہ نہ ہونے دے
اس سلسلے میں حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رح کا فتویٰ جو سنہری
حروف سے لکھنے کے قابل ہے اسکی اہمیت اور افادیت جو اس وقت تھی آج بھی اس سے بڑھکر ہے
ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی تمام جزئیات کو بار بار دیکھیں اور اس پر
عمل کریں تاکہ قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شرمندگی نہ ہو
اور یقیناً وہ حضرات جنہوں نے اپنی زندگیاں اور اپنی صلاحیتیں ختم نبوت
کے لئے وقف کررکھی ہیں اپنی صلاحیتوں کو اسی مشن کے لئے استعمال کرتے رہے،
کررہے ہیں کرتے رہیں گے ان کے نام تاریخ میں ہمیشہ روشن رہیں گے
اور قیامت کے دن حوض کوثر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے انہیں
پانی نصیب ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حق دار ہونگے
اللہ تعالیٰ ہم سے بھی اپنے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی ختم نبوت کا کام لے (آمین یارب العالمین) نعیم احمد عباسی ناظم اعلیٰ

جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن
رحیم یار خان

قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور

باسمہ سبحانہٗ

بخدمت اقدس حضرت خواجہ خواجگان خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ تعالیٰ

السلام علیکم!

بندہ حضرت مفتی ولی حسن صاحبؒ کے قادیانیت
اور قادیانیوں کے ہر لحاظ سے مکمل بائیکاٹ کے فتویٰ جس
کی تائید اکابرین امت مسلمہ حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ،
حضرت مولانا قاری رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت اقدس
سید نفیس شاہ صاحب الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سمیت امت کے تمام علماء کرام
نے فرمائی ہے بندہ اس فتویٰ کے ساتھ دل و جان سے متفق ہے۔
فقط والسلام علیکم!

قاری مشتاق احمد رحیمی
30/4/2009
مسئول وفاق المدارس العربیہ قصور م

قاضی محمود الحسن اشرف صاحب جامعہ دارالعلوم اسلامیہ مظفر آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، ختم نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام قادیانی
کو نبی ماننے کی وجہ سے باجماع امت دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور قادیانیوں کا کفر
وارتداد یقینی ہے، کافر اور مرتد ہونے کے باوجود قادیانی اپنے کو مسلمان اور جملہ اہل اسلام کو کافر
کہتے ہیں، نیز کافر اور مرتد ہونے کے قادیانی شعائر اسلام کو استعمال کرنے پر ان شعائر اسلام کی
توہین کے بھی مرتکب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے حضرت مفتی اعظم پاکستان، استاذ العلماء
والمحدثین حضرت مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہ رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی اور پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان سمیت بلاد اسلامیہ کے مفتیان کرام اکابر علماء و مشائخ کے متفقہ فتوی کی روشنی میں پوری امت کے ذمے یہ فرض ہے کہ وہ قادیانیوں، مرزائیوں اور لاھوریوں کی ارتدادی سرگرمیوں کا سدباب کرنے کیلئے ان کا معاشی، سیاسی اور معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ اور شیخ المشائخ حضرت خواجہ خواجگان، دامت برکاتہم، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کی زیر امارت علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کی روشنی میں بائیکاٹ کی مہم کا حصہ بنا پوری امت کے ذمے فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ قادیانی دجل و تلبیس سے امت کے تمام طبقات کی حفاظت فرمائے آمین)

قاضی محمود الحسن اشرف
خادم العلماء والطلباء جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ چھتر دومیل
۲ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مظفرآباد آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحمٰن صاحب جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نے مرزائیوں کے بارے میں جو فتوی جاری کیا ہے ہم انکی حرف بحرف تائید کرتے ہیں اور مرزائیوں کے ساتھ کسی قسم کی شراکت جائز نہیں ہے یہ زنادقہ ہیں اور زندیق کا وجود قابل برداشت نہیں - 1973 کے آئین میں اتفاقاً ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے

ابھی مرزائی کوئی ہو ~~مرزائی ہو یا~~ قادیانی ہو یا لاہوری ہو - ابھی مرزائیوں نے یہ جال بچھایا ہوا ہے کہ غریب آدمی کو اپنے فارم پر دستخط کراتے ہیں اگر وہ دستخط سے انکار کرے تو ان کو اپنی ملازمت سے فارغ کردیتا ہے تو غریب آدمی یہ سوچتا ہے کہ میرا مستقبل مخدوش ہو جاتا ہے تو مجبوراً بدل ناخواستہ مرزائی کے فارم پر دستخط کردیتا ہے تمام مسلمانوں سے مؤدبانہ گذارش یہ ہے کوئی بھی کوئی مرزائی کے پاس ملازمت نہ کرے نہ کسی کیلئے مرزائیوں کے پاس ملازمت جائز ہے بلکہ مرزائیوں کے کارخانوں میں ملازمت قطعیت کے ساتھ حرام ہے کوئی بھی مسلمان ملازمت نہیں کرسکتا ہے - والسلام

دستخط
(مولانا عبدالرحمٰن صاحب مدرس جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور)
عبدالرحمٰن
۲۷/رمضان/۱۴۲۹ھ

مولانا ظہور احمد علوی صاحب جامعہ محمدیہ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

پوری امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرنے والا کافر اور دوزخی ہے۔ ہندوستان میں جب ظالم برطانیہ نے اپنا ناپاک قدم رکھا اور اپنا ظالمانہ تسلط جمانے کی کوشش کی تو ہندوستان کے مسلمانوں اور اہل حق حضرات علماء کرام نے اس کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور عملاً جہاد میں شریک ہوئے، ظالم برطانوی سامراج نے جہاد کے اس جذبے کو دیکھ کر جب اپنے قدم اکھڑتے محسوس کئے تو اس نے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کیلئے کئی حربے اختیار کئے جن میں سے ایک خطرناک حربہ یہ تھا کہ مسلمانان ہند کی قوت کو ختم کرنے اور ان کی اجتماعیت ووحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے ایک مکار و کذاب کو نبوت کے جھوٹے دعویٰ پر آمادہ کیا جائے، چنانچہ ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا گیا جو کہ اپنی ذاتی زندگی کے لحاظ سے نبی ہونا تو دور کی بات ہے ایک شریف انسان بھی متصور نہیں ہوسکتا، جس کا پورا خاندان انگریز کا وفادار تھا انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے جہاد کو حرام قرار دیا اور انگریز کی تعریف میں کتابوں کی کتابیں لکھ ڈالیں بقول اس کے ان کتابوں سے کئی الماریاں بھر سکتی ہیں، اور نبوت کا دعویٰ کر کے مسیح موعود ہونے کا باطل دعویٰ کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے سچے اور معصوم پیغمبروں (علی جمیعھم الصلوات والتسلیمات) اور اہل بیت کی توہین اپنا شیوہ بنا لیا اور انسانیت کے درجہ سے گر کر بدخلقی اور بدزبانی کا وافر ثبوت فراہم کیا اور بقول اس کے:

کرم خاکی ہوں میں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

الغرض انگریز خبیث نے اس کو کھڑا ہی اس لئے کیا تھا کہ جس دین قیم پر مسلمان عمل پیرا ہیں اور جس جہاد کے جذبے سے ان کے دل معمور ہیں وہ ان میں نہ رہے، بقول مولانا ظفر علی خانؒ:

کاٹنا مقصود ہے جس سے شجر اسلام کا
قادیاں کے لندنی ہاتھوں میں آری بھی دیکھ

اور یہ متنبی و کذاب قادیان (پنجاب) کا مرزا غلام احمد قادیانی ہے جو ۴۰-۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس دنیا سے کوچ کر گیا، تقریباً ۶۷ سالہ زندگی میں اس نے اتنے متضاد اور متناقض دعوے کئے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے کہ ایک شخص ہوش وحواس کے قائم ہوتے ہوئے اتنی متناقض باتیں کیسے کہہ سکتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ان متناقض دعوؤں کے ذریعے

بے شمار لوگوں کو راہ راست سے برگشتہ کیا بالآخر خود تو اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کیلئے دارالجزاء میں پہنچ گیا لیکن اس کے ماننے والے اس کی پیروی میں اب تک اپنی عاقبت برباد کر رہے ہیں۔و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون.

سب جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا بتایا ہے ان کو خوش کرنے کیلئے جہاد کے منسوخ کرنے کا اعلان کیا، ہندوستانی حکومت نے ان کو دہلی میں کافی زمین دے رکھی ہے برطانیہ میں ایک مکمل شہر اسلام آباد کے نام سے بسا رکھا ہے۔اسرائیل و امریکہ میں ان کے دفاتر ہیں، کفر کے بڑے بڑے علمبرداروں سے ان کے قریبی تعلقات ہیں، قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر امریکہ و برطانیہ اکثر حکومت پاکستان سے احتجاج کرتے رہتے ہیں ایمنسٹی انٹرنیشنل ان کی سرپرست ہے۔آخر کیا وجہ ہے کہ اغیار (دشمنان اسلام، منکرین اسلام اور مکذبین قرآن) ہی سے قادیانیوں کا جوڑ ہے اور دنیا بھر کا کفر ان کی پشت پناہی کر رہا ہے؟؟؟

ہر قادیانی کو دعوت فکر ہے!!!

☆......ہر قادیانی کو غور و فکر کرنی چاہیے کہ وہ مسلمانوں ہی میں اپنی دعوت کا کام کیوں کرتے ہیں۔یہود و ہنود، بدھسٹ اور نصاریٰ میں اپنا کام کیوں نہیں کرتے؟؟؟

☆......کیا یہ بات نہیں کہ انہوں نے اہل ایمان کے دلوں سے ایمان کھرچنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے؟؟؟

علماء اسلام متفقہ طور پر اس فرقہ خبیثہ کو مرتد، زندیق مانتے ہیں۔البتہ کفار کی طرح اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے ان کیلئے بھی کھل سکتے ہیں اگر وہ اپنے کفر و ارتداد سے سچی توبہ کرلیں،

اہل ایمان کی دینی، ملی، اخلاقی غیرت، اور حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت اور عقیدہ ختم نبوت پر ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اس دجال و کذاب متنبی کے متبعین سے معاشرتی تعلقات، لین دین، میل جول، غمی خوشی میں شرکت، سلام و کلام، اقتصادی و سیاسی ہر اعتبار سے مکمل بائیکاٹ، مقاطعہ کریں۔

اور روز محشر حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شفاعت پانے کیلئے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے دامن نبوت سے وابستہ اور حضور پاک ﷺ کے غلاموں، عقیدۂ ختم نبوت کے علمبرداروں اور متوالوں میں شامل رکھیں۔

آمین

ظہور احمد علوی

رئیس: جامعہ محمدیہ اسلام آباد

سیکرٹری جنرل جمعیت اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

مولانا عبدالکریم ندیم صاحب صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم امت کے اجماعی عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کافر مرتد و زندیق ہیں ان سے ہر قسم کا سیاسی سماجی معاشی سوشل بائیکاٹ ضروری ہے اور یہی علمائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے والسلام

ابو محمد عبدالکریم ندیم صدر العلمین مجلس علمائے اہلسنت پاکستان۔ ۱۳- جمادی الاول

مولانا محمد انعام الحق صاحب سرپرست ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

بلا شبہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اسکو ماننے والے بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور انکو مسلمین شمار کرنیوالے بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ واضح رہے کہ قادیانی صرف کافر بغاوت کرنیوالا اور مرتد ہی نہیں بلکہ اسلام کے گروہ ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کرنیوالے دین و ملت کے غدار ہیں انکا ہر طرح کا مقابلہ کرنا اور انکا ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ کرنا عین اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو (آمین)

(مولانا) محمد انعام الحق
سرپرست
ورلڈ پاسبان ختم نبوت

(مولانا) محمد انعام الحق سرپرست ورلڈ پاسبان ختم نبوت (پاکستان)

صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق صاحب ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی ہے قرآن مجید کی ایک سو آیات اور آنحضرت ﷺ کی دو سو احادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے بارے موجود ہیں اُمت مسلمہ کا سب سے پہلے اجماع اسی مسلہ پر ہوا کہ خاتم النبیین حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت کرے وہ کافر اور مرتد ہے اور اسکو ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔ حضرت امام اعظم ؒ نے تو جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنے کو بھی کفر قرار دیا ہے۔ یہود یت کے چیلے اور انگریز کے خود کاشتہ پودے فتنۂ قادیانیت اسلام دشمن موومنٹ ہے انکے ساتھ ہر قسم کا مکمل بائیکاٹ کرنا اسلام سے وفاداری کرنا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو قادیانی فتنہ کے خلاف جدوجہد کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر: صاحبزادہ محمد عمار طارق
مرکزی نائب صدر
ورلڈ پاسبان ختم نبوت
(پاکستان)

صاحبزادہ مولانا محمد عمار طارق
مرکزی نائب صدر
ورلڈ پاسبان ختم نبوت (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی کائنات کا بدترین کافر ہے
قادیانی دُنیا کا وہ واحد بدترین کافر ہے جو خود کو
مسلمان اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے قادیانی کافر
اسلام کو اسلام کے نام پر (نعوذ باللہ) مٹانا چاہتا ہے
قادیانی اسلام اور مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے
قادیانی فتنہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو ملیامیٹ کرنا
تمام مسلمانوں پر انتہائی ضروری ہے اور اگر مسلمانوں نے
قادیانی فتنہ سوشل بائیکاٹ نہ کیا اور قادیانی فتنہ
کے خلاف جدو جہد نہ کی تو کل قیامت کو حشر کے
میدان میں شافع محشر حضرت محمد کریم (صلی اللہ علیہ وسلم)
کی شفاعت ہرگز ہرگز نصیب نہ ہوگی۔
اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت کا نگہبان بنائے (آمین)

(علامہ) محمد ممتاز اعوان
ناظم اعلیٰ ورلڈ پاسبان ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

اما بعد ۔ جو میرے سامنے حضرت مفتی ولی حسن صاحب کا فتویٰ
لایا گیا ان کی تائید میں جب سے حضرت سے
فتویٰ تحریر کرا دے چکے ۔

مرزائیوں سے بائیکاٹ کے بارے میں جو فتویٰ دیا گیا ہے ۔
یہ بالکل صحیح ہے ۔ مرزائی مرتد اسلام سے خارج ہے
انگریز کی بنائی جعلی نبوت ہے ۔
اور ہر وقت اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف سازش کرتے رہتے ہیں
لہٰذا ان سے ہر قسم کی بائیکاٹ اور قطع تعلق ہونا چاہئے ۔
جیسے حضرت مفتی ولی حسن صاحب نے دیا ہے
ان سے ایمان بچانے کی یہی صورت ہے ۔
ولن ترضیٰ عنک الیہود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم
یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے ۔
میں ہر قسم کی بائیکاٹ کی حمایت کرتا ہوں ۔

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
خلیفہ مجاز حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب

مدرس
عبدالرحمٰن عفا اللہ عنہ
استاذ الحدیث
۲۵ اپریل ۲۰۰۸ء
جامعہ دار العلوم الاسلامیہ
کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مولانا نذیر احمد صاحب دار العلوم اسلامیہ کامران بلاک لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مرزائیوں کے متعلق جو مفتی اعظم پاکستان نے فتویٰ دیا ہے۔
بندہ اس سے اتفاق کرتا ہے

علیٰ وفقا ہے کہ خداوند قدوس اس پر محنت کرنے والوں کی محنت کو
قبول فرمائے آمین ثم آمین

بندہ نذیر احمد

استاذ الحدیث جامعہ دار العلوم اسلامیہ کامران بلاک
حال امام مسجد علامہ اقبال ٹاؤن

قاری علیم الدین شاکر صاحب
خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندہ ناچیز مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ
فتویٰ سے مکمل اتفاق رکھتا ہے۔ اور قادیانیوں کے ساتھ
لین دین، مذہبی، معاشرتی اور سیاسی تعلقات قائم رکھنا سب

حرام ہے۔ اور مرزائیوں کے خلاف جو بھی علمائے کرام کا فتویٰ آئندہ بھی ہوگا۔ اس کی بھی بندہ ان شاء اللہ تعالیٰ تائید کرتا رہے گا۔

والسلام

قاری علیم الدین شاکر
خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب
خطیب جامع مسجد مولانا احمد علی لاہوری رحمہ
نور محلہ الحقیرہ لاہور

قاری علیم الدین شاکر

۶-۹-۲۰۰۴

قاری فضیل الرحمٰن عثمانی صاحب مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی و مکرمی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب ٹونکی نور اللہ مرقدہ مفتی اعظم پاکستان کا مرزائیوں سے بائیکاٹ کا فتویٰ حرف بہ حرف درست، صحیح، اور صواب ہے۔ ہر مسلمان جس میں ایمان کی دولت بفضلہ تعالیٰ موجود ہو وہ ضرور بالضرور اس کی اتفاق کرے گا۔ اللہ پاک اس فتوے کو عام فرمائے اور اس کو پھیلانے والوں کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس فتوے کے ذریعے اس باطل گروہ اور خارج از اسلام جماعت کا قلع قمع فرمائے آمین

احقر اس فتوے کی حرف بحرف تصدیق و توثیق کرتا ہے۔ بجاہ نبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ناکارہ احقر قاری فضیل الرحمٰن عثمانی
خادم مدرسہ امداد العلوم وحدت کالونی لاہور

قاری فضیل الرحمٰن عثمانی
خطیب جامع مسجد ڈی بلاک
وحدت کالونی لاہور
موبائل نمبر 0333-4409217

دارالعلوم انوریہ ڈھینڈہ ہری پور ہزارہ

بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اما بعد

دورِ حاضر کے گمراہ ترین فتنوں میں سرِ فہرست فتنہ قادیانیت ہے
اس فتنہ مجذوف جو جماعتیں امت مسلمہ کی رہنمائی کر رہی ہیں
ان میں سرِ فہرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے -

قادیانیوں کے بائیکاٹ کے حوالہ سے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نور اللہ مرقدہ کی واضح تحریروں اور امت مسلمہ کے جید مفتیان کرام اور
علماء عظام کے فتاویٰ جات کی موجودگی میں کسی اور تحریر کی قطعاً حاجت نہیں ہے -
قادیانیوں کے اداروں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے
احقر اکابر کے فتاویٰ کی تائید اپنے لیے فرض میں سمجھتا ہے - اور ان فتاویٰ جات
کا اتباع اپنے لیے اور تمام امت مسلمہ کیلئے از حد ضروری خیال کرتا ہے -
اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کی صحیح سمجھ دے اور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
کی کامل اتباع اور محبت نصیب فرمائیں آمین

احقر قاضی عبدالباقی
خادم دارالعلوم ہذا

مولانا شمس الرحمٰن عباسی العباسی صاحب

بندہ اپنے استاد و شیخ حدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
تمام باتوں میں تصدیق کرتا ہے

شمس الرحمٰن العباسی خطیب مسجد غفوری
سولجر بازار کراچی

شمس الرحمٰن العباسی
خطیب مسجد غفوری
سولجر بازار نمبر ۲، گارڈن ایسٹ، مانک جی اسٹریٹ
کراچی ۳ (پاکستان)

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب امیر شبان ضلع ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

علماء کرام ومفتیان عظام کے فتاوی پر مکمل اعتماد ہے مرزائیوں کے عقائد اور نظریات کے بارے میں عمومی طور پر مسلمانوں کو علم نہیں ہے۔ مرزائی اپنے آپ کو مسلمان اور امت مسلمہ کو کافر کہتے ہیں۔

چونکہ دوسرے کافر کھلے ہوئے کافر ہیں۔ ہندو اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں سکھ اپنے آپ کو سکھ اور عیسائی اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں جبکہ مرزائی اپنے آپ کو کافر نہیں بلکہ مسلمان کہتے ہیں اسلئے تمام امت مسلمہ پر فرض بنتا ہے کہ وہ مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کرے ان سے لین دین دعا سلام نہ کرے انکی تمام مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرے اور مرزائیوں کے خلاف کلمہ حق کہنا جہاد ہے۔ تمام مسلمان مل کر ختم نبوت کی تحریک میں حصہ لیں۔ اس کے لئے جان مال کی قربانی دیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے عظیم کام کیلئے ہمیں قبول فرمائے آمین والسلام

خادم ختم نبوت

حفیظ الرحمٰن

امیر شبان تحفظ ختم نبوت ضلع ہری پور

حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی سید رسل وخاتم الانبیاء وعلٰی آلہ واصحابہ الاتقیا حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نے قادیانی جماعت کے متعلق جو فتویٰ دیا ہے۔ اس کی پوری تائید کرتے ہیں۔ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا ضروری مسئلہ ہے۔ ضروریات دین کا انکار کرنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا قادیانی جماعت دائرہ اسلام سے خارج ہے تمام اہل اسلام ان سے ہر قسم کی بائیکاٹ کرے

محمد عبدالستار تونسوی عفا اللہ عنہ [illegible]

مولانا حافظ عبدالاول بنوری صاحب مسئول وفاق المدارس صوابی

قادیانیوں کے رہنما مرزا بشیر اپنی کتاب کلمۃ الفصل صفحہ 169 پر مسلمانوں سے بائیکاٹ کا اعلان کرکے لکھتا ہے۔[1] غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے سے روکا گیا۔ غرض یہ کہ دینی اور دنیوی تعلقات دونوں حرام قرار دیے گئے۔

درج بالا اقتباس کے حوالے سے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے فقط اتنا التماس کروں گا۔ کہ اگر ایک غیر مسلم اور اقلیت میں رہنے والی جماعت ہم سے بائیکاٹ کا اعلان کر سکتی ہے۔ تو مسلمان جن کی دینی غیرت وحمیت سب سے بڑھ کر ہے۔ اور جن کے ایمانی رشتے کی وجہ سے ان کے جذبات کی قوت اور طاقت لاثانی ہے۔ وہ کیوں یک زبان ہو کر علی الاعلان احمدیوں سے بائیکاٹ کا عندیہ نہیں دے سکتے۔

میں تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ قادیانیوں کے ساتھ دینی و دنیاوی تعلقات ختم کرنا ہمارے لیے جزوِ ایمان ہے۔ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کی طرف سے قادیانیوں سے متعلق جاری کردہ فتوے کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور اپنے جامعہ کے تمام علماء کرام کی طرف سے ان کی پرزور تائید کرتا ہوں۔ اور ان شاء اللہ کرتا رہوں گا۔

فقط

آپ کا بھائی

عبدالاول بنوری مسئول وفاق المدارس [illegible]

1. بحوالہ - تاریخی قومی دستاویز 1974 قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کاروائی - ص 37

مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اُمت مسلمہ پر واضح ہے کہ قادیانیوں کا زہریلی طریقہ کار عیسائیوں ہندوؤں، یہود یوں وغیرہ سے خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ لہذا قادیانیوں کو باقی غیر مسلموں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانی زندیق مرتد ہیں۔ ہر قسم لین دین خرید و فروخت پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں یہ حقیقت میں ایمان کو سلب کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ایک خطرناک تحریک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نجات نصیب فرمائیں
واللہ اعلم بالصواب

(تصدیق مولانا حبیب اللہ صاحب) [دستخط] مدرس

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ
۲۸ ستمبر ۲۰۰۸ء
مدرسہ فرقانیہ نیواڈہ لورالائی بلوچستان

مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان
مولانا عبدالرحمٰن شاہ صاحب مدرسہ فیض العلوم لورالائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم علماء کرام کے فتوؤں کی تائید کرتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲۷ رمضان ۱۴۲۹ھ)

(۱) ذالک کذالک ونحن علی ذالک
بندہ نیض محمد مدرس
مدرسہ مخزن العلوم
شاہ کلا رن لورالائی
۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۹

(۲) ذالک کذالک ونحن علی ذالک
سیف الرحمٰن مدرس مدرسہ مخزن العلوم لورالائی بلوچستان

(۳) عبدالمنان عفی عنہ لورالائی بلوچستان

(۴) بندہ عبدالرحمٰن شاہ مہتمم مدرسہ فیض العلوم لورالائی بلوچستان

مولانا محمد حسین صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ
مولانا عبدالستار مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم امّا بعد

قال اللہ تعالیٰ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ورفعنا لک ذکرک

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس ان ربکم واحد وابا کم واحد ودینکم واحد وقبلتکم واحد وان نبیکم واحد لا نبی بعدی او کما قال

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ خصائص کبریٰ جلد ۱ صفحہ ۹۲

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ تجارت کیلئے شام تشریف لے گئے ایک خواب دیکھا ایک راہب سے اس کی تعبیر پوچھی راہب نے کہا من انت فرمایا ابوبکر پھر پوچھا من ای بلد فرمایا مکہ شریف کہا مشغلہ کیا ہے فرمایا تجارت راہب نے کہا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے شہر مکہ میں اللہ تعالیٰ ایک نبی مبعوث فرمارہے ہیں اسکا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا

وانت تکون وزیرہ فی حیاتہ وخلیفتہ بعد وفاتہ

اس خواب اور تعبیر کو حضرت صدیق اکبرؓ نے اڑتیس کی عمر کو پہنچ گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کا اعلان فرمایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ عرض کیا ما الدلیل علیٰ ما تقول

تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھو رؤیا التی رأیتھا بالشام

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اس کی خبر دے دی روایت میں ہے

تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ سے معانقہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی مبارک کو بوسہ دیا فعانقہ وقبل بین عینیہ

چنانچہ صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے قتل پر ہوا

تو خلیفہ اول نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر روانہ فرمایا

تو مسیلمہ کذاب کی لشکر کی تعداد ۱۰۰۰۰۰ لاکھ ہزار جن میں سے ۲۸۰۰۰ فی النار ہوئے خود مسیلمہ کذاب بھی جہنم رسید ہوا

صحابہ وتابعین کرام جو شہید ہوئے ان کی تعداد ۱۲۰۰ ہے

تو بلا شبہ و شک قادیانی کافر و مرتد ہیں ان کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے

جو تحقیق حضرت مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بندہ ناچیز کا مکمل اتفاق ہے

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

محمد حسین امام و خطیب جامع مسجد موتی لیہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ

عبدالستار حیدری
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
لیہ تھل

مولانا سیف الرحمٰن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ کا متفقہ مسئلہ ہے۔ مرزائی اپنی تحریک کا طریقۂ کار ہر زمانے میں ادل بدل اپناتے ہیں ہر دور کے علماء کرام اور تحفظ ختم نبوت کے کارکنان اس کے روک تھام میں کمر توڑ محنت کر کے میدان آجاتے ہیں اور جیت جاتے ہیں لہذا اس دور کے مرزائیوں کی کارروائی اور طریقۂ کار انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے میرا فتویٰ بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ خرید وفروخت لین دین اور پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں۔ مرزائیوں کا قیاس دوسرے کافروں پر قیاس مع الفارق ہے

واللہ اعلم بالصواب

سیف الرحمٰن عفی عنہ

(دستخط مولانا سیف الرحمٰن صاحب زیدمجدہ
مہتمم جامعہ تعلیم القرآن و سرپرست ضلعی
جمعیت اسلام ژوب بلوچستان)

مولانا منیب الرحمٰن صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتیان کرام کے فتوؤں بالخصوص مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتوے کی مکمل تائید کرتا ہوں۔ مزید یہ کہ قادیانیوں کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت کو پسند کرنا کفر کو پسند کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا مرزائیوں کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس فتنہ سے نجات نصیب فرمائیں آمین آمین

منیب الرحمٰن بابر
۱۶ شوال ۱۴۲۹ھ
نائب مہتمم جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

مولانا عبداللہ شاہ صاحب جامعہ تعلیم القرآن ژوب بلوچستان

علماء کرام کی رائے پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ عبد اللہ شاہ
۱۶ شوال ۱۴۲۹ھ الخمیس
(دستخط مولانا عبداللہ شاہ صاحب)
ناظم تعلیمات جامعہ تعلیم القرآن جیل روڈ ژوب
خطیب جامع مسجد نزد سی ایم ایچ ضلع ژوب (بلوچستان)

قاری کمال الدین صاحب مرکزی مسجد لورالائی بلوچستان

الحمد للہ علماء الکرام نے قادیانیوں کے خلاف جو فتویٰ دیا ہے وہ حق و صداقت پر مبنی ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں کہ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات ختم کیا جائے بالخصوص انکی اداروں میں ملازمت وغیرہ کرنا حرام ہے ہر مسلمان کا یہ فرض بنتا ہے کہ دشمن رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مکمل طور پر تعلق ختم کریں اور دوسروں کو بھی بچائیں

قاری کمال الدین فاضل جامعہ عبیدیہ فیصل آباد
نائب خطیب مرکزی جامع مسجد لورالائی
بلوچستان پاکستان

مولانا فخر الدین صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بندہ علماء کرام کی رٹ منسوخی کا مکمل حمایت کرتے ہیں

فخر الدین ناظم
مدرسہ ناصر العلوم
لورالائی بلوچستان

شیخ الحدیث مولانا فضل الدین کبزی صاحب مدرسہ ناصر العلوم لورالائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد قادیانیوں کا دجل وفریب دنیا پر واضح ہے۔ قادیانیوں کے اندر اسلام کی بو تک نہیں بلکہ باقی غیر مسلم سے کتنے گنا بڑھکر ہے مثال کے طور دوسرے غیر مسلم کے ساتھ تعلق اور خرید وفروخت وغیرہ حرام نہیں اور قادیانیوں کے ساتھ حرام ہیں اسکی وجہ یہ کہ قادیانی ہر لین دین، تعلقات، خرید فروخت، علاج معالجہ میں کہیں نہ کہیں اپنے مذہب کا پرچار مدنظر رکھتے ہیں مسلمانوں کو راہ راست سے بھٹکنا مطلوب ہے لہذا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا الی آخرہ کہ زناہ کے قریب مت جاؤ اسیطرح شرعی طور فتویٰ صادر کرتا ہوں کہ قادیانیوں کے ساتھ کوئی قریبی تعلق، لین دین، ان کے پرائیویٹ اداروں میں ملازمت سب حرام ہیں بلکہ ان کے ہسپتالوں میں علاج معالجہ سے اجتناب کیا جائے۔

بندہ فضل الدین کبزی

(شیخ الحدیث مدرسہ ناصر العلوم و ممبر صوبائی
مجلس عمومی جمعیت علماء اسلام لورالائی بلوچستان)

سنی حنفی دارالعلوم عباس پور پونچھ، آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "الیوم اکملت لکم دینکم..." آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا
اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین کی حیثیت سے اسلام کو پسند کیا۔ (سورۃ مائدہ) یہ
۹ ذوالحجہ ۱۰ھ کو نازل ہوئی اس آیت میں یہ اشارہ تھا کہ دین کی عمارت میں کسی نئی اینٹ کی
ضرورت نہ تھی جو حضور کے وجود سے کامل و مکمل ہو گئی۔ ایسی کہ اب اس میں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔
قرآن پاک نے اعلان فرمایا۔ "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (احزاب) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول
اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم کے معنی خود متعدد احادیث میں بیان
فرما دیئے: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"، میں انبیاء کا خاتم ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تکمیل دین
اور ختم نبوت کو بطور تمثیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے
کسی نے کوئی عمارت محل بنوایا ہو جسے دیکھ کر لوگ اس کی عمدگی کی خوبصورتی کی تعریف کریں
لیکن اس محل کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو جسے دیکھ کر لوگ یہ کہیں اگر
اس جگہ کو بھی پورا کر دیا جاتا تو خوب ہوتا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا: "فانا تلک اللبنۃ وانا خاتم
النبیین ختمت (الانبیاء)"، تو میں وہی آخری اینٹ ہوں میں پیغمبروں کا خاتم ہوں تو پیغمبروں
کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

حضور نے دیگر انبیاء کے مقابلہ میں اپنے مخصوص فضائل میں ختم نبوت کا ذکر نمایاں طور پر فرمایا
ہے: "نبوت مجھ پر ختم کر دی گئی" (مسلم) میں پیغمبروں کا اس وقت بھی خاتم تھا جبکہ آدم پانی
اور مٹی میں پڑے ہوئے تھے" (کنز العمال ص ۱۱۲ ج ۶) لفظ خاتم کے معنی آپ نے خود فرما دیئے
آخری نبی اور حضور کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کے امکان کو خود حضور نے ختم فرما دیا ہے۔
فرمایا: رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی ہوگا
اس لئے جو شخص بھی حضور کے بعد کسی طرح اور کسی بھی تاویل سے نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر
و مرتد و دائرہ اسلام سے خارج ہے جیسے مرزا قادیانی اور اس کو نبی ماننے والے جیسے
احمدی اور اس کو مسلمان، بزرگ، مجدد ماننے والے جیسے لاہوری مرزائی یہ سب کافر
و مرتد و دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان سے میل جول، سلام و کلام، محبت، نکاح وغیرہ
حرام سخت حرام ہے ان کا ذبح کیا ہوا جانور مردار ہے معاذ اللہ کسی مسلمان لڑکی کا
مرزائی سے نکاح خالص زنا ہے اسی طرح مرزائی لڑکی سے مسلمان کا نکاح بھی باطل و باطل
ہے مرزائی احمدی ہوں یا لاہوری ان کے ہوٹلوں میں تیار گوشت حرام دیگر اشیاء ناپاک
و مکروہ ہیں لہٰذا قادیانیوں مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کا معاشی، معاشرتی، سماجی اور
اخلاقی بائیکاٹ کرنا مسلمانوں کے لئے از بس ضروری ہے، پوری امت مسلمہ سے ہماری اپیل
ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں

مولانا محمد حق نواز صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اور قادیانیت اس عقیدے پر وار کرنے والے کلہاڑے کا انگریزی نام ہے قادیانیت سے نفرت ایمان کا حصہ ہے اس طرح قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی ایمانی فریضہ ہے اس میں کمی کوتاہی ایمانی کمزوری اور بے غیرتی کا ثبوت ہے اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کا فتویٰ وقت کی صدا اور عشق رسول کی پکار ہے ہم اسکی مکمل اور بھرپور تائید کرتے ہیں

محمد حق نواز مدرس جامعہ عربیہ سراج المدارس
وخطیب وامام مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ ٹیکسلا

مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البرکۃ مع اکابرکم او کما قال۔

عقیدۂ ختم نبوت کی توضیح وتشریح جس طرح علماء اسلام فرمائیں حق اور واجب الاتباع ہے۔ اکابر علماء اسلام کے ساتھ ہونا باعث نجاۃ آخرۃ ہے اس کیلئے عقیدۂ ختم نبوت پر یقین کامل رکھنا اس کے اضداد بچنا بھی ضروری ہے۔ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ اور مقاطعہ بھی اکابر علماء کے فتویٰ کی روشنی میں تحفظ ایمان اور حصول شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔ اللہ پاک اکابر کے ساتھ رہنے کی سبب مسلمانوں کو توفیق عطاء فرمائیں۔ احقر محمد حبیب الرحمٰن خادم الطلبہ جامعہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا

۲۳ جمادی الثانیہ ۱۴۲۹ھ
۲۸ جون ۲۰۰۸ء بروز اتوار

مولانا محمد عزت نور صدیقی صاحب
خلیفہ حکیم محمد اختر شاہ صاحب مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ کی مکمل تائید کرتا ہوں۔

محمد عزت نور صدیقی
خلیفہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ

مولانا محمد عبد الجبار صاحب دار العلوم النبویہ جامعہ قاسمیہ مظفر گڑھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الانبیاء محمد خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعہم باحسان الی یوم الدین

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے آخری نبی ہیں آپ کی ذات اقدس سے قصر نبوۃ مکمل ہو گیا آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہوگا نہ مبعوث تمام اہل اسلام کا یہ اجماعی عقیدہ ہے اور یہ متواترات دین سے ہے جس کا منکر کافر ہے۔ آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے دجال و کذاب ہوں گے کما فی الحدیث الصحیح۔ قرآن مجید کی سو سے زیادہ آیات کریمہ دین اسلام کے مکمل ہونے اور اسکے بعد کوئی نیا دین نہ ہونے پر دال ہیں۔ اسی طرح سینکڑوں احادیث مبارکہ بھی اسی بات پر شاہد عدل ہیں۔

انگریز کم بخت جب برصغیر پاک و ہند پر قابض ہوا تو علماء حق نے اسکے خلاف جہاد کا اعلان کیا اور عام کر کے خصوصاً مسلمانوں کو اسکے خلاف جہاد کی ترغیب دی تو انگریز نے مسلمانوں سے جذبہ جہاد چھیننے کیلئے کئی جتن کئے مرزا غلام احمد قادیانی ملعون جو اس وقت مسلمانوں کیطرف سے عیسائیوں آریوں وغیرہ کے خلاف مناظرے وغیرہ کرتا تھا کو اپنی آغوش شفقت میں لیکر اُس پر اپنی نوازشوں کی بارش کر دی اس سے اپنے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرایا پھر مسیح موعود پھر ظلی بروزی نبی اور آخر میں خود محمد رسول ہونے کا دعویٰ کرایا بلکہ اُن سے بھی شان میں بڑا ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ میں اسکے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے روحانی خزائن صفحہ 61 ج 19 مرزا البشیر الدین خلیفہ لکھتا ہے پس مسیح خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کیلئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اسلئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی کلمۃ الفصل صفحہ 158

مرزا قادیانی کا مرید مرزا کے سامنے کہتا ہے محمد اور داد وصول کرتا ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں۔ محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے انگریز کو دوام بخشنے کیلئے احکام شریعت میں تغیر کیا۔ جہاد کو منسوخ کیا (العیاذ باللہ) چنانچہ مرزا لکھتا ہے آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے بند کیا گیا اب اسکے بعد جو شخص

کا فر ہیں تلوار اٹھانا اور دنیا نام غازی رکھنا ہے وہ ہرس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر رہے ہیں
دیگر احکام شریعت میں تغییر کی ۔ وہ نہیں ہے مذہبی اور کچھ پوشیدہ تحریروں سے شجرہ اسلام کی بیخ کنی کی
رہیے نہ ماننے والوں کو غلیظ گالیاں دی اور کہا ہے نہ ماننے والے جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں نجم الہدیٰ ص ۱۰
علمائے امت نے اس خبیث فتنہ کی بیخ کنی کیلئے ابتداء سے کوشش جاری رکھی امیر شریعت سید عطاء اللہ
شاہ بخاری اور ان کے رفقاء کرام نے اپنی زندگیاں ان کے تعاقب میں وقف کیں ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت
میں دس ہزار جانوں نے جام شہادت نوش کیا فشکر اللہ سعیہم الاستاذ الکبیر محدث العظیم علامہ مولانا
محمد یوسف بنوری شعلہ مرقدہ کی قیادت میں ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر تحریک چلی اسمبلی کے اندر مفکر اسلام مفتی محمود نے ختم نبوت
کی جنگ لڑی ان علماء حق کی مساعی کو اللہ کریم نے شرف قبولیت سے نوازا اور پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے مرزائیوں
کے جملہ فرق کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لیکن مرزائی اپنے ولی نعمت انگریز آقاؤں کی شہ پر آئین پاکستان کو سبوتاژ کرانے کی
ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں ان شاء اللہ وہ ناکام ہونگے حضرت الشیخ ولی کامل جناب مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی

نے حضرت الاستاذ الکبیر بنوری کے ایماء پر جو فتوی تحریر فرمایا وہ انتہائی محققانہ اور مسلک اہل السنۃ
کا صحیح ترجمان ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ اس کی اشاعت اہل ایمان کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے
ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں ۔

عبد المجید

خادم العلوم النبویۃ جامعہ قاسمیہ چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ ۔

۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ ۱۹ مئی ۲۰۰۹ء

مولانا ڈاکٹر سیف الدین صاحب ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بلاشبہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ناپاک ذریاتی اولاد قادیانی جماعت قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور اجماع امت کی روشنی میں کافر و زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے علاوہ ایک ایسا سیاسی ٹولہ ہے جو آج تک عالمی سامراجی و استعماری طاقتوں کی ایجنسی کا کردار ادا کرتے ہوئے ملت اسلامیہ کے خلاف سازشوں میں مصروف رہا ہے بالخصوص وطن عزیز پاکستان کی وحدت و سالمیت کو اب تک پہنچنے والے نقصانات کے پیچھے قادیانی ریشہ دوانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا وزیر اعظم لیاقت علی خان کے قتل کی سازش ہو یا سقوط ڈھاکہ کا سانحہ ان جیسے واقعات کو اگر قادیانی اسرائیلی گہرے تعلقات کے تناظر میں دیکھا جائے تو

قادیانی گروہ کے سیاسی ناپاک عزائم کو سمجھنا مشکل بات نہیں
رہی وجوہ کی بناء پر الحمد للہ اکابر علماء حق نے ابتداء ہی سے
امت مسلمہ کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا اور اس فتنہ کی
تردید وبیخ کنی کے لیے ہمہ جہتی کوششیں کیں جس کے نتیجہ میں
ملکی پارلیمنٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا
لیکن اس کے باوجود اب بھی عوامی سطح پر مسلمانوں میں قادیانیوں
کے خلاف نفرت شدیدہ کا جو ماحول پیدا ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے
اس کے لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں سے اقتصادی، معاشرتی
اور سیاسی بائیکاٹ کے شرعی حکم کی خوب تشہیر کی جائے
لہذا حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نور اللہ مرقدہ اور دیگر اکابر مفتیان
کرام کے فتاوی اور تائیدات کی اشاعت وتشہیر سے عوام الناس
کو فتنہ قادیانیت سے آگاہی بھی ملے گی اور قادیانیوں سے سوشل بائیکاٹ
کا جذبہ بڑھے گا جس سے قادیانیوں میں اپنی ذلت ورسوائی کا
احساس پیدا ہوگا اور یقیناً وہ اپنے آپ کو غیر مسلموں کی
صف میں کھڑا پائیں گے لہذا ہم قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ
کے فتاوی کی من وعن تائید کرتے ہوئے ان کی تشہیر واشاعت کو
ایمان کے تقاضے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت احقاق حق
اور ابطال باطل کے لیے علماء حق کی کاوشوں کو قبول
فرمائے اور مسئلہ ختم نبوت کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے
کی توفیق عطا فرمائے

احقر [illegible] غفرلہ ولوالدیہ
جامعہ عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد

مولانا اصلاح الدین حقانی صاحب مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ ونسلّم علیہ

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس کے جانشین (خلفاء) کی ہرزہ سرائی کا سلسلہ مخلوقات سے تجاوز کر کے ربّ کائنات کے وجود و صفات تک پھیلا ہوا ہے۔ مرزا ملعون نے ربّ العالمین جل جلالہ' خاتم الانبیاء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دیگر انبیاء بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تنقیص و توہین میں جس جسارت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ شاید ابلیس بھی نہ کر سکا۔ اُس کی ہذیان سے انبیاء کرام محفوظ ہیں نہ صحابہ کرام۔ اسلام محفوظ ہے نہ قرآن و سنت ـــ علماء امّتِ مسلمہ، اولیاء اللہ، عام اہل اسلام اور حرمین شریفین کے متعلق اس کی مجرمانہ دشنام طرازی نے اسے دیگر متنبیوں سے ممتاز کر دیا ہے۔ اس کے اور اس کے خلفاء کے اخلاقی اور مذہبی اقدار کسی طور سے بھی سماوی نہیں سمجھے جا سکتے۔ البتہ

وکذالک جعلنا لکل نبیٍّ عدوًّا شیاطین الإنس والجن یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورًا

کا مصداق ہو سکتے ہیں۔

اس گروہ کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ان کا دین الگ، ملت الگ اور پیغام و اہداف الگ ہیں۔

مرزا ملعون کی تکذیب کیلئے خود اس کی پیش گوئیاں اور دعوے ہی کافی ہیں۔ اس کی درجنوں پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔ اور یہ دجّال نامراد اپنے تحریری اعترافات کے مطابق لعنت، مردودیت اور ذلّت ابدی کا مستحق ٹھہر چکا ہے۔ مگر زیادہ تعجب ان "عقلمندوں" پر ہے۔ جو ہسٹیریا اور مراق کے مریض کو پیغمبر یا ولی سمجھ کر اس کی تقلید کے درپے ہیں۔

عالمی تحفظ ختم نبوت کے اکابر بالخصوص حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ اور بقیۃ السلف حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ ان زنادقہ کا تعاقب کر کے امّت مسلمہ کیلئے منہاج حق واضح کر دیا ہے۔ اور انگریزی استعمار کے پروردہ دجّال کی بھونڈی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ بندہ ان تمام اکابر کے تحریری و تقریری فتاویٰ سے حرف بحرف متفق ہے۔

میرا عقیدہ ہے کہ امّت محمدیہ پر قادیانیوں کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ فرض ہے۔ ان سے برادرانہ مراسم ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت اور استعمال حرام ہے۔ نیز ان کی سرپرستی میں تعلیمی اداروں کا مقاطعہ فرض ہے۔ اور ان زنادقہ کیلئے کوئی بھی تعزیر کم تر اور سخت ترین سزا کا نفاذ از بس ضروری ہے۔

راجی شفاعت خاتم النبیین

اصلاح الدین حقانی

خادم الحدیث دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت صوبہ سرحد

۲۸ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۳۰ھ 24/5/09

مولانا مولا بخش صاحب مدرسہ عربیہ صدیقیہ مستونگ بلوچستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلِ ایمان سے گذارش

پاکستان کے علماء کرام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو کہ انہوں نے قادیانی فرقہ کو قومی اسمبلی کے ذریعہ بین الاقوامی کافر کے طور پر متعارف کرایا۔

دوسرے مرحلے پر میرے شیخ و مربی حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے محققانہ فتویٰ سے مکمل اتفاق کر کے حجت پوری کردی کہ قادیانیوں کا مقاطعہ اور ان سے مکمل سوشل بائیکاٹ حکم شرعی ہے اور دین و ایمان کا عین تقاضا ہے۔

تاہم چونکہ یہ فرقہ زندیقہ اب بھی نہ صرف یہ کہ اپنے کفر و زندقہ پر قائم ہے بلکہ پوری دنیا میں اسلام و اہلِ اسلام کے خلاف برسرپیکار ہے۔

تو یہ لوگ گویا نہ صرف کافر و زندیق و مرتد ہیں۔ بلکہ یہ کافر محارب بھی ہیں۔

اس لیئے پوری دنیا کے اہلِ ایمان سے **گذارش** ہے کہ ان سے نہ صرف سوشل بائیکاٹ کیا جائے بلکہ جس جس انداز سے وہ محاربہ کررہے ہیں اس سے بڑھکر ہر محاذ میں ان کا مقابلہ کریں۔

یہ عین ایمان و عین دین و عین شریعت ہے۔

اور ان شاء اللہ تعالیٰ روز قیامت استحقاق شفاعت بھی ہے۔

۱۴۳۰ھ
تاریخ: ۲۱ جمادی الاولیٰ
مطابق ۱۷ مئی ۲۰۰۹م

مولا بخش غفرلہ
مدرس مدرسہ عربیہ صدیقیہ، مستونگ، بلوچستان

مولانا مجاہدین صاحب مسئول وفاق المدارس کوہاٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اور مرکزی عقائد میں سے ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ نص قرآنی ہے۔ (ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) لہذا جو شخص اس نص قرآنی کے بعد نبوت کا دعویدار ہے۔ یا کسی کو نبی مانتا ہے۔ اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔

اس مقصد کیلئے استعمال ہونے والا بدبخت گروہ قادیانی احمدی اور لاہوری ہمیشہ سرگرم عمل ہیں۔ اور سادہ لوح مخلص مسلمانوں کو

مختلف حربوں سے فرقہ بنانے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔
یاد رہے یہ گروہ (فرقہ) تمام کفار سے بالکل مختلف ہے یہ زندیق کا
ٹولہ ہے جس کے احکام شریعت اسلامی میں مختلف ہیں۔ زندیق
کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق شرعاً حرام ہے بلکہ ان سے ہر طرح کا
قطع تعلق ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس میں کوتاہی کرنے والوں کو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک شفاعت سے ہاتھ دھو بیٹھنے کا
خطرہ ہے۔ فقط دعا کا طالب مولوی مجاہد
مسئول وفاق المدارس ضلع کوہاٹ و کرک مسجد یوسف بنا تبلیغی مرکز کوہاٹ

دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا
فتوی جو مبرہن منصوص شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے حرف بحرف درست
اور عصر حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل،
لہٰذا مرزائیوں کے ساتھ نشست و برخاست کھانا پینا آمد ورفت میل جول
ناجائز اور حرام ہے
الحاصل، مرزائیوں کی تقریبات میں شمولیت اور ان کا
ہم پیالہ وہم نوالہ بن کر رہنا جائز نہیں، کیونکہ اس کا انجام خود مرزائی
بن جانا ہوتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ اس لئے احتراز لازم ہے

حررہ بخت منیر عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کوثر القرآن
وکیل اڈہ بٹگرام (ہزارہ)
المرقوم ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ
الموافق ۲۴-۵-۲۰۰۹

[مہر: مفتی محمد بخت منیر، دارالعلوم کوثر القرآن بٹگرام، 311876]

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]

جامعہ المرکز الاسلامی بنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنا کامل اور مکمل دین حضور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نہ صرف نازل کر دیا۔ بلکہ اس کے تحفظ کی یقین دہانی بھی کرا دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ نہ رسول اور نہ کوئی شخص یہ دعویٰ کرنے کا مجاز ہے کہ اس پر وحی کا نزول ہوا ہے کیونکہ ایسا دعویٰ عقیدۂ ختم نبوت اور دین اسلام پر ایک کاری ضرب ہوگا۔

بقول علامہ اقبال لاشبہ عقیدۂ ختم نبوت ہی اسلام کی بنیاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ سے لیکر آج تک متعدد گمراہ اور بدبخت افراد نے دعویٰ نبوت کیا۔ مگر امت مسلمہ نے انہیں تسلیم نہ کیا۔ قادیانیت عصر حاضر کا انتہائی خطرناک فتنہ ہے۔ یہ لوگ صرف کافر نہیں بلکہ ملحد اور زندیق ہیں ان کا حکم عام کافروں سے مختلف ہے اور زیادہ سخت ہے جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے انکی دجل وتلبیس کو فاحش کر دیا ہے واقعی ان لوگوں سے کسی قسم کے تعلقات، میل جول رکھنا ناجائز اور حرام ہیں۔

مسلمان کا من حیث مسلم فریضہ بنتا ہے۔ کہ ان کیساتھ مکمل بائیکاٹ کریں اور ان کی تیار کردہ مصنوعات سے عام سادہ لوح مسلمانوں کو بچانے کی فکر کریں۔

قادیانیت امت مسلمہ کے لیے جتنا خطرناک اور زہریلا فتنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے کے لیے اس امت کے ایسے ہی اہل علم پیدا فرمائے۔ جنہوں نے علم وتنقید سے لیکر مجادلہ و مناظرہ اور فتویٰ تک ہر سطح پر اس فتنے کا تعاقب کیا۔ چنانچہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اس فتنۂ عظیمہ کی تمام ترمکاریوں کا نقاب چاک کیا۔ ہمیں انکے فتویٰ سے مکمل حرف بحرف اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی اشاعت میں ہمارے عزیزم صاحبزادہ رشید احمد صاحب نے انتہائی دلچسپی کا اظہار کیا یہ اشاعت امت مسلمہ کے لیے کس قدر نافع مفید ثابت ہوگا۔ اس کا بہتر علم اللہ ہی کے پاس ہے مگر یہ سمجھنا بےجا نہ ہوگا کہ یہ نسخہ (کتابچہ) اپنے پاس رکھنا بھی باعث نجات ہوگا۔ اللہ جل جلالہٗ اسے نافع بنائے اور اس فتنہ کی سرکوبی کا ذریعہ بنائے۔ اور حضرت مفتی مدظلہ ومعاونین کے لیے درجات عالیہ کا سبب بنائے۔

والعاصم من الشرور والفتن
عظمت اللہ بنوی
جامعہ المرکز الاسلامی بنوں
[illegible]
جامعہ ھذا ۱۴۳۰ھ جمادی الثانی

(مولانا) عبد الصمد شاہ
ناظم جامعۃ المرکز الاسلامی بنوں
مسؤل الامتحانات الوفاق بنوں وشمالی وزیرستان
[illegible]

۲۷ جمادی الثانی

دارالافتاء دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ

باسمہ تعالیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا فتویٰ جو قادیانیوں اور غیر مسلموں کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے متعلق پہلے جاری ہوا تھا اس کی اہمیت آج بھی اتنی ہی ہے کہ جتنی پہلے تھی۔
بلکہ آج اس کی اہمیت اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اسلئے کہ آج قادیانی اور غیر مسلم جس انداز سے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے میں مشغول ہیں پہلے اتنے نہیں تھے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس انداز سے اب گستاخی کر رہے ہیں اور آپ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں اس کا اندازہ موجودہ دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنا کر انہوں نے کیا ہے۔
لہذا مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ ان کی ہر قسم کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عقیدت کا ثبوت دیں

معاون مفتی
[دستخط]
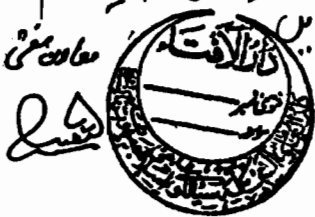
۶ جمادی اولیٰ
۱۲ مئی ۲۰۰۸ء

عارف حسین
استاذ دارالعلوم الشہابیہ سیالکوٹ

قاضی محمد الیاس صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت اپنے گمراہ کن عقائد بالخصوص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے انکار اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرنے کی وجہ سے تمام امت مسلمہ کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہٰذا غیرت ایمانی کا تقاضا یہ ہے انکی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے انکی غمی خوشی میں شرکت نہ کیجائے۔ اور نہ ہی انکے ساتھ میل جول رکھا جائے۔ اور انکے ساتھ ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

قاضی محمد الیاس
خطیب مرکزی جامع مسجد
ٹی اینڈ ٹی کالونی ہری پور
27-6-2008
محمد الیاس

قاضی محمد الیاس
مہتمم

حافظ محمد ایوب صدیقی صاحب مرکزی جامع مسجد ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء محمد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ الاتقیاء۔

اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے بعثت انبیاء کا جو سلسلہ حضرت آدم صفی اللہ سے شروع کیا تھا اس کو مقصود کائنات امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ختم فرما کر ختم الرسل اور خاتم النبیین کا تاج آپ کے سر پر سجا کر قرآن مجید اور اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیاری زبان سے اس کا واضح اعلان کر دیا لہذا عقیدۂ ختم نبوت امت مسلمہ کے بنیادی عقائد میں سے ہے قادیانی اور مرزائی ٹولہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر اور اسلام کے باغی و مرتد جھوٹی نبوت کے مدعی گستاخ انبیاء و گستاخ امام الانبیاء گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم و اہل بیت عظام اسلام کے باغی انگریز کے وفادار اور انگریزی چالوں اور خلاف اسلام سازشوں کے مہرے اور مرکزی کردار ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار ہیں اور اپنے خلاف اسلام طرح طرح کی سازشوں میں مصروف رہتے ہیں جنکی آمدنی کا مخصوص حصہ خلاف اسلام سازشوں کیلئے وقف ہے بالخصوص۔ ان حالات میں محبت رسول اور عقیدۂ ختم نبوت کا تقاضہ ہے کہ مرزائیوں کیساتھ سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور امت مسلمہ پر انکی مصنوعات کا بائیکاٹ فرض ہے لہذا ہم علماء کبار و مفتیان اسلام کے درج شدہ فتاویٰ کیساتھ حرف بحرف اتفاق کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ایمانی غیرت کیساتھ امت کو اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

حافظ محمد ایوب صدیقی خطیب مرکزی جامع مسجد پانڈک ہری پور ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

و صدر تنظیم دفاع حقوق اساتذہ ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد یکم مئی ۲۰۰۸ء

صدر تنظیم دفاع حقوق اساتذہ ہزارہ ڈویژن صوبہ سرحد

مولانا محمد الیاس گھمن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ
کے فتویٰ کی بندہ مکمل تائید کرتا ہے۔ اور شرح صدر
کے ساتھ یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ
کسی بھی قسم کا تعلق مطلقاً حرام ہے

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

تاریخ ۹ رمضان ۱۴۲۹ھ
۱۰ ستمبر ۲۰۰۸ء

مولانا ابو احمد نور محمد قادری تونسوی جامعہ عثمانیہ رحیم یار خان

باسمہ تعالیٰ۔ بندہ عاجز کو اکابر علماء اہلسنت دیوبند کے
فتاویٰ سے حرف بحرف اتفاق ہے
فقط۔ الاحقر نور محمد قادری تونسوی خادم جامعہ
عثمانیہ نزد محمد پناہ ضلع رحیم یار خان

مولانا عبدالغفور صاحب مرکزی جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد اللہ تعالیٰ :- حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ

کی مایۂ ناز کاوش ہے امتِ مسلمہ کو قادیانیت

سے مکمل آگاہی ہو مزید انکی گمراہی کے جال میں

مبتلا ہونے سے تحفظ دینے کیلئے ۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو روش رحمت

عطا فرمائیں۔ اور امتِ مسلمہ کے ہر فرد کو

ہر طرح کی گمراہی سے بطورِ خاص قادیانیت

کی یلغار سے حفاظت عطا فرمائیں ، واضح رہے

کہ قادیانی سے معاشی و معاشرتی بائیکاٹ ہی ہمارے ایمانی

اخلاقی حفاظت کیلئے لازم ہے ۔ آمین ۔

علامہ مختار احمد صاحب وہاڑی ۔ بندہ عبد الرشید عفی عنہ ۔

مولانا احمد فاروق صاحب ۔ مدرسہ

مولانا سید طارق صاحب مدرسہ

مولانا شکیل احمد صاحب مدرس

درالافتاء دارالعلوم ربانیہ پھلور ٹوبہ ٹیک سنگھ

من بندہ شیر محمد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن کے مذکورہ فتوی سے من و عن متفق ہوں اور انکی پوری پوری توثیق و تائید کرتا ہوں۔

احقر الانام شیر محمد ۱۴۲۹/۵/۱۳ھ

مفتی

دارالافتاء

شیر محمد

مولانا شمس تبریز ثاقب صاحب مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ الذین قاموا بنصرۃ الدین واذوا حقہ امالہ - وقد اتفق المسلمون شرقاً وغرباً شمالاً وجنوباً علی کفر محمد قادیانی الملعون - الموسوم بغلام احمد قادیانی وعلی کفر من تبعہ وکفرہ وکفر من تبعہ اظہر من الشمس فمن شک فیہ فلا حظ لہ فی الاسلام لان عقیدۃ ختم النبوۃ من عقائد الفرضیۃ الثابتۃ بالنص القرآنی ای بالنصوص القطعیۃ من القرآن والسنۃ فنفرض علی المسلمین ان یقاطعوھم ویترکوھم فی المعاملات کلھا

بندہ شمس تبریز ثاقب

مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

امابعد۔ قادیانی ایسا مکروہ ترین و غلیظ ترین غیر مسلم گروہ ہے جس کا معاملہ دیگر غیر مسلموں سے مختلف ہے، دیگر غیر مسلمین اگر کسی وقت کسی معاملہ میں رواداری و حسن سلوک کے مستحق ہیں بھی تو وہ استحقاق قادیانیوں کو قطعی طور پر حاصل نہیں ہے۔

قادیانیت دراصل یہود و ہنود کے ایجنٹ اور فرعونیت کا تخم پلید ہے۔

جس طرح علمی و تحقیقی طور پر ان کا تعاقب ضروری اور اہم ہے اسی طرح ان سے معاشی و معاشرتی مقاطعہ کیلئے بھی امت مسلمہ میں ان کیخلاف شعور بیدار کرنا ضروری ہے۔

دینی حمیت، ایمانی غیرت اور عشق رسول ﷺ کا تقاضا ہے کہ اس خبیث و بدباطن گروہ کے متعلق دل میں کسی طرح بھی نرم گوشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ورنہ شفاعت رسول ﷺ سے محرومی بلکہ سلب ایمان کا اندیشہ ہے (اعاذنا اللہ منہ)۔

ان کی مصنوعات کا خرید و فروخت کرنا بالواسطہ ان کے کفریہ عقائد کی اشاعت و ترویج میں معاون بنتا ہے۔

احقر: مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرۃ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نوراللہ مرقدہٗ کے اس فتویٰ سے کلی طور پر متفق ہے اور قادیانیوں سے کسی بھی قسم کے تعلقات و معاملات کو ایمان کی بربادی اور اخروی خسارہ کا باعث سمجھتا ہے۔

فقط۔ محمد اسماعیل ضیغم عفی عنہ

استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات

دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور [دستخط]

اساتذہ کرام دارالعلوم مدنیہ

۱۰ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء

[مہر: ناظم تعلیمات — محمد اسماعیل ضیغم — دارالعلوم مدنیہ]

قاری محمد غازی صاحب مدظلہ، جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی لاہور — [دستخط]

مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا احسان اللہ صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا محمد کاشف نزیر صاحب مدظلہ — مولوی محمد کاشف نزیر

مولانا محمد عمران صاحب مدظلہ — محمد عمران

مولانا عبدالشکور صاحب مدظلہ — عبدالشکور

مولانا اشتیاق احمد صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا عبدالوحید صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا مفتی خالد رحمان صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا حمید حسین صاحب مدظلہ — [دستخط]

مولانا عنایت اللہ صاحب مدظلہ — عنایت اللہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلا شبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم اور ضروریات دین میں سے ہے۔ کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ ختم نبوت پر ہوا اب جو شخص بھی کسی کیفیت وصورت میں نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ومرتد اور واجب القتل ہے۔
چنانچہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے "دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر"
ہندوستان کے شہر قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حکومت برطانیہ کے اشارے پر جہاد کی منسوخی کیلئے دعویٰ نبوت کیا۔
علماء حق نے ہر طرح سے اس عظیم فتنہ کا تعاقب کیا حتیٰ کہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ایک قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کے کافر اور غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو ہر لحاظ سے کافی اور شافی ہے۔
اسی سلسلہ میں استاذ العلماء، محدث کبیر، فقیہ امت حضرت مفتی ولی حسن رح کا یہ فتویٰ "کہ قادیانی چونکہ غیر مسلم اور کافر ہیں ان سے کسی طرح سے بھی لین دین مسلمان کیلئے درست نہیں۔" قرآن وسنت کے عین مطابق ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

اساتذہ ومفتیان جامعہ ملیہ اسلامیہ چنیوٹ جھنگ

۱ مولانا خلیل احمد مدیر جامعہ ملیہ اسلامیہ [signature]
۲ مولانا فیض اللہ [signature]
۳ مولانا مفتی لعل جوہر [signature]
۴ مولانا محمد شاھد سرفراز [signature]
۵ مولانا سیف اللہ [signature]
۶ مولانا عبد الرزاق [signature]
۷ مولانا محمد احمد [signature]
محمد عرفان صدیقی [signature]

[stamp]

مدرسہ عربیہ دار الھدیٰ چوکیرہ سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان سے علیحدگی ضروری ہے۔ تمام اکابرین کا اس پر اتفاق ہے۔

محمد ابوبکر چوکیروی
مہتمم مدرسہ دار الھدیٰ چوکیرہ

عمر فاروق
مدرس مدرسہ دار الھدیٰ چوکیرہ

محمد مجید عفا اللہ عنہ
مدرسہ دار الھدیٰ چوکیرہ سرگودھا

مولانا شاہ عبدالعزیز مجاہد کرک

تمام اہل اسلام حضرت مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا فتویٰ کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی آخرت سنوارنے کیلئے فتویٰ ھذا پر مکمل عملدرآمد کو اپنا فرض سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سے قبول فرمائیں۔ آمین

اپنے اکابر علماء کرام کی اتباع کرتے ہوئے ان لوگوں سے ہر قسم کے لین دین تعلقات عامہ حرام سمجھتے ہیں۔

طالب دعا۔

عبدالعزیز عفی عنہ
۱۹-مئی-۲۰۰۸
شاہ عبدالعزیز مجاہد سابق ایم۔ این۔ اے کرک۔

مولانا عبدالقادر صاحب جامعہ نعمانیہ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی فتنہ کے مکر و فریب مسلم دنیا پر واضح ہے۔ ہر دور میں اپنا رُخ بدلتے رہتے ہیں اِس وقت جو طرزِ عمل ہے (کہ اپنے پرائیویٹ اداروں میں مسلمانوں کو ملازم رکھتے ہیں پھر سات یا چھ مہینوں کے بعد کہتے ہیں کہ ہم احمدی یعنی مرزائی آپ کے مددگار معاون ہونگے بشرطیکہ آپ نے مرزائیت کے فارم پر دستخط کرنا ہے لہذا. بے چارہ ضعیف الایمان مسلمان ان ظالموں کے پنجوں میں پھنس کر اسلام اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے العیاذ باللہ) وہ شرع متین کے رو سے حرام اور ناجائز ہے۔ اپنے آپ کو بچانا ہے اور دوسروں کے ایمانوں کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

قادیانیوں کے اداروں میں ملازمت کرنا زہر قاتل ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مرزائیوں کے ہسپتالوں اور مرزائی ڈاکٹروں سے علاج معالجہ کرانے سے اجتناب کریں۔ (اور عوام کو معلوم) ہونا چاہیئے کہ شرع شریف کی رو سے قادیانی اور دوسرے کافروں کے درمیان واضح فرق یہ ہے کہ قادیانی کو زندیق کہتے ہیں اور زندیق کا حکم تمام کافروں سے مختلف ہے ایک کا دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تفصیل بہت لمبی ہے

[دستخط]

(مولوی عبدالقادر مدرس مہتمم جامعہ نعمانیہ جائنٹ روڈ کوئٹہ۔

مرکزی جنرل سیکریٹری جمعیۃ علماء اسلام خطہ کوئٹہ بلوچستان

سید عطاء المہیمن شاہ صاحب بخاری مدظلہ

(ابن امیر شریعت، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری
امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و خاتم النبیین

فتنۂ قادیانیت، اسلام کے خلاف یہود و نصاریٰ کی سب سے

بڑی اور منظم سازش ہے۔

قرآن و حدیث کے مطابق پوری امت کا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کا عقیدہ "ارتداد" ہے۔ اور اسلامی حکومت میں مرتد کی سزا قتل ہے۔

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور اطاعت ایمان کی بنیاد ہے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے منکر، اسلام کے دشمن، مسلمانوں کے غدار اور ملک و ملت سے دغا کرنے والے ہیں۔ اس گروہ خبیث کا مکمل سماجی بائیکاٹ ایمان کا تقاضا ہے، وقت کی ضرورت ہے اور حصول شفاعت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ ہے۔

خادم العلماء الشریعت خادم العوام
فقیر عطاء الکریم بخاری

جامعہ محی الاسلام عثمانی اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محسن کائنات امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے بعد آپ کی ختم نبوت پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی مانے وہ مرتد ہے۔ حضرت مولانا ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کا قادیانیوں کے بارے میں جو فتویٰ جاری ہوا ہے۔ وہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ ہر مسلمان قادیانیوں کے عقائد و سازشوں سے باخبر رہے۔ ملی غیرت کا ثبوت دینے کیلئے شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل کرنے کیلئے ختم نبوت کیلئے ہر وقت کوشش کرتے رہیں۔ — عبدالمجید عثمانی مہتمم جامعہ محی الاسلام عثمانی اوکاڑہ

مولانا بشیر احمد حصاروی صاحب جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حضرت مفتئ اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کی نصوص اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے جو گیارہ نتائج اخذ کئے ہیں وہ صحیح اور درست ہیں خصوصاً منکرین ختم نبوت دجالی فتنوں کے اس دور میں جس میں اسلام کو خود مسلمان ملکوں میں قوتِ نافذہ کی حیثیت حاصل نہیں ہے یہ اپنے آپ کو برملا مسلمان کہتے ہیں حالانکہ یہ لوگ یہودیوں سے بھی بدتر کافر ہیں لیکن وہ مسلمان ہونے کا دعوے کر کے ناواقف مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ ان کا یہ دعوے کرنا آئین پاکستان کی رو سے سنگین ترین جرم ہے اس کے باوجود وہ پوری ڈھٹائی سے مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور ناواقف مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ ہم میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ تم حنفی مسلمان ہو اور ہم احمدی مسلمان ہیں ویسے دونوں ہی مسلمان ہیں ہم بھی تم بھی لہذا اس دھوکے سے مسلمانوں کے بچنے کی واحد صورت یہ ہے کہ منکرین ختم نبوت کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے لین دین بول چال ہر قسم کے روابط ختم کر دیئے جائیں اگر اسلامی حکومت ہوتی تو یہ لوگ واجب القتل تھے لیکن یہ کام حکومت کا ہے پبلک سطح پر یہ اقدام ممکن نہیں لہذا اس کے بدل کے طور پر یہ ہر مسلمان پر

فرض ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کرے ہمیں اپنے وطن میں منکرین ختم نبوت کے دو گروہوں سے واسطہ ہے بہائی گروہ جس کی گنتی نسبتاً محدود ہیں دوسرا مرزائی گروہ جو قادیانی اور لاہوری گروپ میں تقسیم ہے مرزائی صرف اسلام اور مسلمانوں ہی کے دشمن نہیں ہیں بلکہ یہ پاکستان کے بھی دشمن ہیں اور پاکستان کی ترقی کی راہ میں سب بڑی رکاوٹ ہیں اور پاکستان کے دشمن وہ اس لئے ہیں کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے اس سے ان کی مسلم دشمنی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے اندریں حالات کسی مسلمان کے لئے یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ایسے دشمنوں سے رابطے قائم رکھے جو دنیا کے تمام کافروں سے بڑھ کر دشمن ہوں خصوصاً جب کہ مسلمانوں کا ان کافروں سے بائیکاٹ کرنا ہی ان کے کافر ہونے کی شناخت ہے ورنہ وہ تو اپنے مسلمان ہونے کا دعوے کرتے ہیں جو آئین پاکستان سے گویا بغاوت ہے لیکن یہود و نصاریٰ کی سرپرستی جس سرپرستی کی بدولت یہ زندہ ہیں وہ ان کی اس باغیانہ روش پر گرفت نہیں ہونے دیتی لہذا یہ لوگ اتنا بڑا جرم کر کے بھی پاکستان میں سرخرو ہیں ـــــ لہذا میں حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ کے فتویٰ کی تائید کرتا ہوں

بشیر احمد حامد حصاروی خادم الحدیث والتفسیر
جامعہ معارف اسلامیہ رحیم یار خان
و جامعہ عثمان بن عفان رحیم یار خان

۲۹/۴/۱۴۲۹ھ
۱۴ جمادی الاولیٰ
11.5.08

(مولانا) بشیر احمد حامد حصاروی
72/NP رحیم یار خان فون 73423

مولانا حافظ طاہر محمود صاحب مدرسہ جامعہ اسلامیہ قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دور حاضر کا عظیم فتنہ قادیانیت کا فتنہ ہے یہ فتنہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے ایمان سے محروم کر رہا ہے اور ہمارے مسلمانوں کی ان کے ساتھ تجارت لین دین کی وجہ سے وہ معاشی طور پر وہ طاقتور ہو رہے ہیں لہذا مفتی ولی حسن ٹونکی کے تحریر کردہ فتویٰ کی روشنی میں ان سے ہر طرح کا بائیکاٹ ہر مسلمان پر فرض ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس فتویٰ کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کی جائے اور عوام الناس کو اس فتنہ کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا جائے بندہ بھی اس فتویٰ کی من وعن تائید کرتا ہے اور اسی میں اپنی دارین کی فلاح جانتا ہے

جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

نبوت و رسالت کا بابرکت سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفی ؐ پر ختم ہوا، حضرت آدم ؑ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھا، اور حضور ؐ کے بعد بھی کوئی نبی نہیں، شریعت کی اصطلاح میں اِس کو عقیدہ ختم نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے

قرآن پاک کی ایک سو آیات اور آپ ؐ کے دو سو دس فرامین اس عقیدے کی حقانیت پر شاھد و ناطق ہیں،

آپ ؐ کے بعد صحابہ کرام ؓ کا سب سے پہلا اجماع بھی اسی عقیدے پر منعقد ہوا۔ کہ آپ ؐ آخری نبی ہیں آپ کے بعد نبوت کا دعویدار مرتد اور واجب القتل ہے۔

اِسی بنیاد پر ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ ؐ کے بعد نبوت کا دعویدار خواہ ظلی طور پر دعوٰی کرے یا بروزی طور پر، مستقل یا غیر مستقل، تشریعی یا غیر تشریعی، خواہ مسیلمہ یمامہ ہو یا مسیلمہ پنجاب "مرزا غلام احمد قادیانی" یا انا کے پیروکار ہوں، سب کافر، مرتد اور زندیق ہیں، اسلیئے محبت اور حمیت رسول ؐ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم انکا اور انکی تمام مصنوعات بشمول شیزان کا بائیکاٹ کریں

اور تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ کیلیئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اِس پاک سرزمین سے قادیانیوں کی بیخ کنی کریں،

تاکہ یہ ناسور پھر سر نہ اٹھا سکے

تاکہ ہمیں اپنے محبوب آقا کے ہاتھوں جام کوثر نصیب ہو

لکھتا ہوں خون دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسول ہاشمی ؐ نبی کوئی نہیں

حافظ رحمت اللہ مدرس مدرسہ عبداللہ بن مسعود۔
Rahma
19.5.008

[illegible]
۱۲-۵-۱۴۲۹ھ

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے ۔ اس عقیدے کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا ۔ لہذا قادیانی چاہیے جس فرقے سے بھی تعلق رکھتا ہو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے ۔

مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر ہمارا مکمل اعتماد ہے اور اس کے ہر ہر جز کے کیساتھ مکمل اتفاق ہے ۔

نیز مسلمانوں کو چاہیے کہ بائیکاٹ کے سلسلے میں مفتی صاحب کے نذا بھر کو اپنا سمجھے اور اس کو کبھی بھی ہر دار چھوڑنے نہ دیں۔

فضل المولیٰ مہتمم جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
نزد شیخ بکری ۔ مری روڈ ایبٹ آباد

مولوی محمد قاسم عادل عفی عنہ

الاحقر ...
۷ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ
جامعہ اسلامیہ مری روڈ ایبٹ آباد

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
نزد شیخ بکری مری روڈ ایبٹ آباد
Ph : 0992-390058

6/4/2009

شوکت اسلام غوری

محمد سلیم حقانی
۷ / ۴ / ۱۴۳۰ھ

حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر مکمل اعتماد کرتا ہوں ہر مسلمان کو ان قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ رکھنا چاہیئے یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اخلاص سے کوشش جاری رکھے

جامعہ اسلامیہ ایبٹ آباد
نزد شیخ بکری مری روڈ ایبٹ آباد
Ph : 0992-390053

فضل اللہ نعمانی بہاری الاکی
۷ / ۴ / ۱۴۳۰ھ
خادم التدریس جامعہ اسلامیہ مری روڈ ایبٹ آباد

مولانا تاج محمود صاحب جامعہ انوار القرآن مانسہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امابعد۔ لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلنے والا۔ بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والا انگریز کا خود کاشتہ ملعون پودا غلام احمد قادیانی اور اسکی امت شریعت مطہرہ کی روشنی میں قطعی کافر۔ مرتد۔ منافق۔ ملحد و زندیق ہے۔ امام الانبیاء۔ کی ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی روح اور جان ہے۔

جو شخص سید دوعالم امام الاولین والآخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ مانے اور آپ کی ختم نبوت پر بلا چون و چرا ایمان نہ لائے وہ خواہ اپنے آپ کو کچھ بھی کہلوائے قطعاً مسلمان نہیں۔ حضرت مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ اور دیگر اکابر نے اس فرقہ کاذبہ کے بارہ میں جو کچھ لکھا بالکل حق لکھا۔

آقائے دوعالم سرکار مدینہ کی ردائے ختم نبوت پر ہاتھ ڈالنے والے ملعون کذاب دجال مسیلمۂ پنجاب غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے (خواہ اسکو نبی مانیں، مصلح مانیں یا مسلمان ہی مانیں) سبھی امت مسلمہ سے خارج علیحدہ ایک گروہ ہے جسکو انگریز نے اپنے خبث باطن کی بنیاد پر امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کیلئے کھڑا کیا اور ماضی کی طرح آج بھی اس فتنہ کو سنبھالا دیئے ہوئے ہے۔

لہذا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اس فرقہ کاذبہ کا رد کرنا بھی اپنا ایمان سمجھیں اور سوشل بائیکاٹ اور مقاطعہ کر کے ان کی کمر توڑ دیں۔ اپنے پیارے آقا سے وفا کا تقاضا یہی ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

کتبہ: بندہ ابو عمر تاج محمود مدیر جامعہ انوار القرآن
ہزارہ یونیورسٹی ڈھوڈیال
مانسہرہ ۲۳/۳/۱۴۳۰ھ
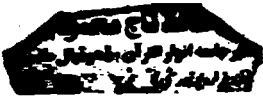
مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدرسہ نصرۃ الحق حنفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ
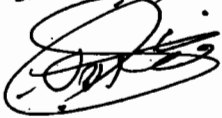
اسلام کی پوری عمارت کے اصل ستون توحید و رسالت اور عقیدہ ختم نبوت ہیں توحید خداوندی کا درست ادراک اور فہم بھی رسالت کے ذریعے ہی ممکن ہے اسی طرح توحید اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی آخر کی حیثیت سے غیر متزلزل ایمان لازم و ملزوم ہے اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام قرآن کریم کی صورت میں انسانیت تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہی پہنچا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مقدس زبان سے اس کی صحیح تشریح و توضیح سے صحابہ کرام کو آگاہ فرمایا اور اپنے اسوہ حسنہ کے ذریعے عملی زندگی میں اسے اپنا کر قیامت تک کیلئے ایک مثالی قائم فرمادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین محدثین مجددین ائمہ کرام بزرگان دین علمائے کرام اور پوری امت قیامت تک کیلئے اس پیغام کو انسانیت تک پھیلانے اور اپنے اپنے دور میں اسے عملی طور پر غالب کرنے کی جدوجہد جاری رکھنے کے مکلف ہیں۔ اسلام کے خلاف سازشوں کا سلسلہ ہر دور میں جاری رہا لیکن گذشتہ صدی سے کوئی قوتیں عقیدہ ختم نبوت کو کمزور کرنے کیلئے متفقہ کوشاں ہیں اس کیلئے انہوں نے کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی کا سہارا لیا اور اسے بناہ وسائل استعمال کر کے اسے مسلمانوں کے درمیان نفاق پیدا کرنے کیلئے کھڑا کیا اس کے ذریعے مادی مفادات جال پھیلایا اس ملعون زندیق نے کبھی اپنے آپ کو رسول کبھی نبی کبھی مجدد اور امام کے طور پر متعارف کرایا آج بھی کفر کی تمام ملتیں اس ارتدادی فتنے کی پشت پناہی کرتی ہیں اگر کوئی اسلام حق سے روگردانی کر کے نعوذ باللہ مرزائیت اختیار کرتا ہے ان کی حکومتیں اسے آنکھوں پر بٹھاتی ہیں اور ہر طرح تحفظ فراہم کرتی ہیں۔ مرزائیوں کا ارتدادی ٹولہ کبھی مسلمانوں اور ملت اسلامیہ سے مخلص نہیں خصوصاً ملک پاکستان کے یہ دائمی دشمن ہیں علمائے حق نے ان کے خلاف مسلسل باقاعدہ

کہ جو فتویٰ صادر فرمایا ہے قرآن و سنت کے عین مطابق ہے
بلکہ مملکت خداداد پاکستان میں ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے
اگرچہ اس ملک میں اور بھی غیر مسلم رہتے ہیں لیکن وہ اپنے کفر
کو چھپاتے نہیں اور نہ ہی اپنے آپ کو مسلمان قرار دیتے ہیں
مرزائی کافر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو کافر نہیں سمجھتے
اپنی آمدن کا کچھ حصہ ضرور مرزائیت کو پھیلانے کیلئے وقف
کرتے ہیں اس طرح ان سے لین دین اور میل جول
رکھنا ان کی مادی قوت کو بڑھانے میں مدد دینا ہے جو کسی بھی
صورت میں کسی بھی مسلمان کیلئے جائز نہیں لہذا ہر مسلمان
کو لازم ہے ان کے اداروں اور کاروباری مراکز سے آگاہ
ہو تاکہ ان سے کاروباری مقاطعہ کیا جائے نیز
ملک پاکستان کے آئین کے مطابق کسی بھی کلیدی آسامی
پر کسی قادیانی لاہوری کو مقرر نہ کیا جائے الحمدللہ علمائے امت
یہ ذمہ داری کسی درجہ میں نبھا رہے ہیں اب عوام الناس کو چاہیے
کہ حقیقت نظر میں کر لیں اور باطل کے فتنوں سے آگاہ ہوں
خصوصاً مرزائیت کے فتنوں سے آگاہی ضروری ہے۔
تاکہ دین و دنیا میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

مولانا فضل الرحمٰن مہتمم مدرسہ
نورۃ الحق حنفیہ
نسبت روڈ لاہور

[signature]

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

عقیدہ ختم نبوت عقیدۃ اسلام کی روح ہے ۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید
احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے ۔ اسلیے عقیدہ ختم نبوت
کا انکار کرنے والا ملحد زندیق اور کائنات کا ذلیل ترین اور بدترین
کافر ہے ۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی اہمیت نہیں اسی طرح عقیدۃ
ختم نبوت کے بغیر کسی عمل کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس لیے قادیانی
عام کافروں سے بدتر زندیق اور واجب القتل ہیں ۔ ان سے
سلام و کلام کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ۔ بلکہ جو
ان کے ساتھ قلبی موالات رکھتا ہے یا قادیانیوں کو دل سے اچھا
سمجھتا ہے وہ مرتد ہوجاتا ہے ۔ کفار کے مقابلے میں ان کا کفر اسلیے
سخت ہے کہ یہ مسلمانوں میں رہ کر مسلمانوں کا روپ دھار کر
مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں ۔ اور کفار کے مقابلے میں اسلام اور
مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں ۔ حضرت مولانا یوسف لدھیانوی
شہید رح فرماتے ہیں "قادیانیوں کی سو نسلیں بھی بدل جائیں تو ان
کا حکم زندیق اور مرتد کا رہے گا ۔ سادہ کافر کا حکم نہیں ہوگا ۔
اس لیے کہ ان کا جو جرم ہے یعنی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر
کہنا ان کی آئندہ نسلوں میں بھی پایا جاتا ہے"۔ اسلیے آج
دنیا کے ہر مسلمان پر فرض عین ہے کہ اگر وہ

شفیع الامم سرور عالم رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر محبت کا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اسکے ثبوت کا اوّل درجہ یہ ہے کہ وہ ملحد قادیانیوں کا ہر قسم معاشی، معاشرتی، سماجی، اور اخلاقی بائیکاٹ کرے۔

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رح نے منکرین ختم نبوت کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے ہم اسے مکمل اتفاق کرتے ہیں۔

تائید کنندہ

فقیر محمد عبداللہ عفی عنہ

فقیر محمد شہاب الدین

فقیر محمد شہاب الدین
مہتمم مدرسہ انوار السراج
خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ڈیرہ اسماعیل خان۔ سرحد پاکستان

مولانا فداء الرحمٰن کشمیری صاحب چکار آزاد کشمیر

قادیانیت اسلام سے خارج اور اسلام کے خلاف خطرناک برطانوی سازش سے پیدا ہونے والا ایک عالمی فتنہ اور غیر مسلم فتنہ ہے، جس نے اسلام کا چولا پہن کر اسلام کے قلعہ میں نقب لگانے کی زبردست کوشش کی، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج واقف حال، اور پڑھا لکھا ہی نہیں عام مسلمان بھی جانتا ہے لیکن ان سے تعلقات کی شرعی حیثیت خواہ وہ سماجی ہوں یا کاروباری مسلمانوں کی اکثریت ایسے نابلد ہے اور دوسرے غیر مسلم لوگوں کی طرح ان مرتدوں سے بھی کاروباری اور سماجی تعلقات کو اپنائے ہوئے ہیں اور قادیانی ٹولہ مسلمانوں سے کمایا ہوا منافع اپنی ارتدادی سرگرمیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اس لیے اشد ضرورت اس چیز کی ہے کہ مفتی ولی حسن نوراللہ مرقدہ کے اس فتویٰ کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا حافظ فداء الرحمٰن کشمیری
چکار آزاد کشمیر۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سید الاولین والاخرین حضرۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان و محبت اور شریعت اسلام کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر مسلمان منکرینِ ختم نبوت کے دجل و فریب اور انکے بارے میں شرعی احکام سے مکمل طور پر آگاہ رہے! ہر دور میں علماء حقہ نے دین اسلام کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا خوب رد کیا ہے، انکی شرعی حیثیت کو امت پر واضح کیا ہے.

اسی سلسلہ میں حضرت مفتیٔ اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کا مکمل و مدلل فتویٰ موجود ہے۔ جسمیں قرآن وسنت اور فقہاء کرام کی صریح عبارات کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ معاملات وتعلقات و علاج معالجہ کروانے کو شرعاً ناجائز قرار دیا ہے۔

فتنہ قادیانیت دوسرے کفار کی بنسبت زیادہ خطرناک ہے. اسلیئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے. امت کو اس دجالی فتنہ سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت مفتیٔ اعظم کے فتویٰ کو زیادہ سے عام کیا جائے، اور اس بات پر تیار کیا جائے کہ عوام و خواص خود بھی اس دجالی فتنہ کا عملاً بائیکاٹ کریں،

اور ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو بھی اس دجالی فتنہ کے شر سے محفوظ رکھنے کیلئے ہر طرح سے مکمل طور پر انکا بائیکاٹ کریں!

تاکہ کل بروز قیامت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش نصیب ہو سکے. الجواب حق فالحق احق ان یتبع فقط واللہ اعلم بالصواب.

زبیر احمد عفی عنہ

خادم دارالافتاء جامعہ مدنیہ چنی گوٹھ.

۸ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

قاضی گل رحمٰن صاحب جامع مسجد مدنی ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی خاتم النّبیین محمدٍ وعلٰی آلہٖ واصحابہ الطّیبین الطاہرین

امّا بعد:۔ قادیانی ٹولہ روزِ اول ہی سے خلافِ اسلام سازشوں میں شیطانی چال ڈھال کیساتھ ظاہرًا وباطنًا مصروف ناسورِ ہے لیکن امام الانبیاء خاتم النّبیین کے سپاہی دین حقّہ کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ان ختم نبوت کے منکروں کی چالوں کو ناکام کرنے کیلئے پوری طرح کوشاں ہیں ملعون ترین منکرِ ختمِ نبوت قادیانی گروہ بالاتفاق امت مسلمہ مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اپنی آمدنی کا خاص حصہ اپنی غلیظ چالوں میں خرچ کرتے ہیں ہم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رح اور دوسرے مفتیان کرام کے انتہائی مشکور ہیں اور ان کے فتوی کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ایمان کا تقاضہ ہے کہ قادیانیوں کیساتھ ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور انکی مصنوعات شیزان وغیرہ کو نہ خریدا جائے اور نہ فروخت کیا جائے اور اس بائیکاٹی فتوے کو عام کیا جائے۔

قاضی گل رحمٰن خطیب جامع مسجد مدنی ہری پور
[illegible]

[signature]
17/5/08

مولانا احمد سعید صاحب دار العلوم مجددیہ ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ختم نبوت تمام امت مسلمہ کا بنیادی متفقہ عقیدہ ہے اور بالاجماع امت مسلمہ مرزائی عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور کافر قرار دیئے گئے ہیں جو دینی آمدنی کا ایک حصہ خلاف دین سرگرمیوں میں خرچ کر رہے ہیں لہذا ہم تمام مفتیان اسلام کے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے مرزائیوں (قادیانیوں) کیساتھ ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ غیرت ایمانی کا حکم سمجھتے ہیں اور مسلمان ان کی مصنوعات (شیزان) وغیرہ کا بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانی کا ثبوت پیش کریں یہ ان کی غیرت ایمانی کا مقتضیٰ ہے۔

مولانا احمد سعید کوٹ نجیب اللہ۔
خطیب جامع مجد تکیہ والی
ہری پور
مہتمم دار العلوم مجددیہ حفظ القرآن کوٹ نجیب اللہ
18/5/05

مولانا محمد رمضان صاحب مسجد غلہ منڈی سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الانبیاء والمرسلین۔ اما بعد
قال اللہ تعالیٰ۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الآیۃ)
وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام: انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (الحدیث)
آنحضرت خاتم النبیین والمرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت قرآن کریم کی نصوص قطعیہ۔ احادیث متواترہ اور پوری امت مسلمہ کے اجماع سے ثابت ہے۔ جیسا کہ علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے آیت خاتم النبیین کے تحت لکھا ہے۔

وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ و اجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ و یقتل ان اصر۔ (روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۹)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے کھول کر سنا دیا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے وہ کافر ہو جائے گا اور اگر اصرار کرے تو قتل کیا جائے گا۔

تحفظ ختم نبوۃ کی تحریک سب سے پہلے خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے چلائی اور جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو اپنے عمل مبارک سے کام کرنے کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔ چنانچہ اسود عنسی (ملعون) کے استیصال کیلئے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طلیحہ اسدی ملعون کے مقابلہ میں جہاد کی غرض سے حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ اول بلا فصل یار غار والمزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ختم نبوت کی تحریک کو چلایا تو یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت عکرمہ پھر حضرت شرحبیل بن حسنہ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی سپہ سالاری میں ۱۲۰۰ سو صحابہ کی شہادت کی برکت اور حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خنجر کے ذریعے اس کا سر کاٹا گیا اور اس ملعون فی النار والسقر کیا بہر حال۔ کیا جب بھی کسی کذاب نے دعویٰ نبوت کا۔ تو جھٹ میدان میں ختم نبوت کے غلام آ نکلے اور ان جھوٹے مدعیان نبوت اور انکی پوری ذریت کو نیست و نابود کر دیا۔

لیکن افسوس کہ اس دور میں امت مسلمہ کی سستی کی وجہ سے ملعون مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اس کافر گر عام کر رہے ہیں۔ اگر آج تمام مسلمان مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی مہر ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے فتویٰ کا سہارا لیتے ہوئے قادیانیوں مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کر دیں تو یہ فتنہ بھی پہلے فتنوں کی طرح ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہو سکتا ہے۔ بندہ مفتی صاحب کے فتویٰ کی بھرپور تائید کرتے ہوئے امت مسلمہ سے درخواست کرتا ہے کہ ان قادیانیوں مرزائیوں سے خصوصی طور پر معاشی اور باقی ہر قسم کا بائیکاٹ کریں۔ اللہ تعالیٰ منکرین ختم نبوت کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود فرمائے۔ آمین

احقر الخلق محمد رمضان مسجد غلہ منڈی سرگودھا

بسم اللہ رب الشہداء والمجاہدین

مفتی اعظم پاکستان حنفی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ جو واضح ہونے کے ساتھ قرآن و سنت کی تعلیم پر مشتمل ہے اور قادیانیوں احمدیوں کے ساتھ میل جول شادی غمی اور دیگر معاملات کی شریعت مطہرہ میں اجازت نہیں اسی طرح انکی تمام مصنوعات کا قطعی بائیکاٹ مسلمانوں کا اخلاقی شرعی فریضہ اور غیرت ایمانی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سمیت تمام مسلمانوں کو پختگی کی توفیق عنایت فرمائے

فقط سعید الرحمن قریشی بن عبد الرشید قریشی

حضرت علماء کرام کی اس فتویٰ پر تائید کو تحسین بالقلم ہے

محمد ابوذر غفاری

پیر ابوذر غفاری
خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبر
عثمان ٹاؤن جھنگی سیداں اسلام آباد

۲۹-۷-۰۸

جامعہ عائشہ صدیقہ (للبنات) راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا عین ایمان ہے اور ان سے قطع تعلق کرنا ضروری ہے اور ایمانی تقاضا ہے - جزاک اللہ

محمد اسرار حیدر

خطیب جامع مسجد عائشہ صدیقہ موڑ بس سٹاپ جھنگی سیداں اسلام آباد (خادم سپاہ صحابہ پاکستان) (مہتمم مدرسہ علی المرتضیٰ)

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

قادیانی مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کافر اور مرتد ہیں . ان کے ساتھ ہر طرح مقاطعہ پر بھی مسلمانوں کا اتفاق ہے . جس طرح اکابر علماء و مشائخ نے ان کے متعلق فیصلہ صادر فرمایا . وہ بالکل درست ہے . الفقیر اس کی تائید کرتا ہے .

ملک المسرور عفا اللہ عنہ
مہتمم جامعہ عائشہ صدیقہ (للبنات)
BS/132 باغ سرداراں، راولپنڈی

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ
۳ مئی ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی من بعثہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
والحمد للہ الذی رضی لنا الاسلام دینا وارسل الینا نبیا
محمد خاتم النبین والصلوۃ علیہ وعلی آلہ اجمعین
اما بعد
عقیدۂ ختم نبوت کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد دروازۂ نبوت بند ہے
تمام امت کے علماء سلفاً وخلفاً اس پر متفق ہیں کہ محمد بن عبداللہ
عربی رسول کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا دجال کذاب کافر
ملحد زندیق ہی ہے
لہذا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس پر ایمان لانے والا کوئی بھی
ہو گروہ مرزائی قادیانی، احمدی، لاہوری وغیرہ جملہ لوگ
کافر محارب ملحد زندیق ھیں
مقاطعہ (بائیکاٹ) مرزائیوں سے قدر بہ زنادقہ کی طرح
لازم اور ضروری ہے۔
ابوحنیفہ عن الھیثم عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یجیٔ قوم یقولون لا قدر ثم یخرجون منہ الی الزندقۃ فاذا لقیتموھم
فلا تسلموا علیھم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشیعوھم
(وفی روایۃ فلا تشھدوا جنازتھم) فانھم شیعۃ الدجال الخ مسند الامام ص
بنا بریں مرزائیوں سے مذہبی، سیاسی، معاشرتی، ثقافتی

تجارتی تمام امور میں مقاطعہ یا بائیکاٹ احیاء دین اسلام
زجر مرتدین توبہ ملحدین و زنادقہ کے پیش نظر لازم ہے۔

نیز استاذ الشائخ حضرت مفتی اعظم ولی حسن ٹونکی
اور اسی طرح علماء دیوبند کے تحریر سے حرفاً حرفاً
اتفاق اپنے سعادت اور ناچیز تائید کرتا ہوں۔
فقط

منجانب: الجامعۃ الاسلامیہ الاثریہ
بشرام الاثی صوبہ سرحد۔

حررہ
بندہ غلام اللہ
۰۹/۰۳/۰۲

مولانا سراج الحق
امیر جمعیت علماء اسلام تحصیل
۰۹۔۰۳۔۳۰

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع الرحمان صاحب راشنگ لورالائی
ھذا التحقیق انیق
وحقیق بان یتبع
قالہ بلفظہ شفیع الرحمٰن
۳۰/۲/۲۴

تصدیق
حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دارالعلوم محمدیہ شیخ بگرام

جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

مرزا قادیانی نے اپنی تالیفات میں نبوت، مجددیت، مسیحیت مہدویت کا اتنی صراحت اور اتنی کثرت سے دعویٰ کیا ہے کہ اس کا انکار یا اس کی تاویل ناممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین، معجزات قرآنیہ کا انکار اور ناقابل اعتبار تاویلات سے ان کو رد کرنا یا استہزا کرنا یہ سب امور مرزا صاحب کی تالیفات میں "آفتاب نصف النہار" کی طرح روشن ہیں اس لیے جمہور علماء اسلام کے فتوے کے بموجب خود مرزا صاحب اور جو شخص ان

عقائد کفریہ کے مصدق اور معتقد ہو سب کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ان کے ساتھ اسلامی تعلقات مناکحت وغیرہ میل جول رکھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ سب حرام ہے۔

لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے مکمل بائیکاٹ کر کے غیرت ایمانیہ اور حمیت دینیہ کا ثبوت دیں۔ اس بارے میں حضرت مفتی صاحب کے فتوے سے ہمیں مکمل اتفاق ہے۔

تقبل اللہ مناھم وما توفیقی الا باللہ۔

"رسا تذہ حدیث اور مفتیان جامعہ مخزن العلوم لورالائی کی تائیدات" اشرف علی عفی اللہ عنہ۔ خادم جامعہ مخزن العلوم لورالائی۔

① لعنت عبداللہ جان ناظم تعاقات بلوچستان خادم مخزن العلوم لورالائی

② سیف الرحمن خادم علوم جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم لورالائی

③ عبداللطیف مدرس مدرسہ مخزن العلوم لورالائی

④ منیر احمد مدرس مدرسہ ھذا ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ

⑤ [illegible]

⑥ الجواب صحیح [illegible]

⑦ [illegible]

⑧ [illegible] ۲۸ جمادی الثانی

⑨ [illegible]

مولانا اشفاق احمد ربانی صاحب دار العلوم تعلیم الاسلام عباسپور آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

عقیدہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیادی اور متفقہ مسئلہ ہے۔ جیسے پارے کے شروع ہی میں اللہ پاک نے جو متقین اور مومنین کی صفات بیان فرمائی ہیں ان میں ایک اہم صفت یہ بیان فرمائی والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ظلی بروزی نبی کی آمد یا کسی پر وحی کے نزول کا امکان ہوتا تو اللہ پاک فرماتے من قبلک ومن بعدک۔ ایمان والے متقی وہ ہے جو آپ سے پہلے نازل ہونے والے کلام پر آپ سے پہلے اور بعد نازل ہونے والے کلام پر ایمان

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط صاحب جامعہ عثمانیہ ہری پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وخاتم النبیین

اما بعد: فتنہ قادیانیت اسلام خلاف انگریز کی گہری سازش ہے

قادیانی از ابتداء تاحال انگریز کی پشت پناہی میں دین حقہ کیخلاف سازشوں میں برسر پیکار ہیں

مرزائیوں کے کفر و ارتداد میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے

مرزائی اپنی آمدنی کا دوحصوں حقہ خلاف اسلام سازشوں میں خرچ کرتے ہیں مرزائیوں (قادیانیوں) کی سازشوں کو سمجھنا اور ان کا سدباب کرنا علماء اسلام کی سربراہی میں اہل اسلام پر عام ضروری ہے

اسلئے ہم علماء کرام بالخصوص مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی رح کے تفصیلی فتوی سے پورا پورا اتفاق کرتے ہوئے تمام مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں کیساتھ مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور انکی مصنوعات شیزان وغیرہ کا بائیکاٹ کیا جائے نہ خریدا جائے اور نہ فروخت کیا جائے

ڈاکٹر حکیم عبدالباسط ناظم
ناظم جامعہ عثمانیہ للبنین والبنات
کانگڑہ کالونی ضلع ہری پور
08-05-98

مولانا امان اللہ خان صاحب اتحاد اہل سنت والجماعت ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

قال اللہ تعالیٰ:۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین۔ (سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲)

اس آیت میں مذکور ختم نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری امت نے سمجھا ہے یہ تمام امت کا عقیدہ ہے۔

اسلام کو دنیا میں جھوٹے مدعی نبوتوں نے نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی ہے لیکن اللہ نے ان سب کو معہ منوا عقدہ مرزا احمد قادیانی کے ناکام و خاسر کیا ہے۔

اس مسئلہ میں جمیع مفتیان کرام نے جو فتاویٰ جات جاری فرمائے ہیں ان سے ہم متفق ہیں اور ان کے فتاویٰ ہمارے عقیدہ کا رسالت کا جزو لازم ہے لہذا بالخصوص مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی نے جو فتویٰ جاری فرمایا ہے ہم اس سے مکمل اتفاق کرتے ہیں

مفتی عبدالصبور خان۔ مراد آباد ہری پور
فراغت۔ جامعہ فاروقیہ
[illegible]

امان اللہ خان
امیر اتحاد اہلسنت والجماعت ضلع ہری پور
خطیب جامع مسجد بلال گھما وال

امان اللہ خان

دارالافتاء جامعہ حنفیہ بورے والا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً ــــ وبعد ۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔

ــ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔

ــ بندہ ضعیف عبدالرحمٰن بن فتح محمد التونسوی علماء مذکورین کی آراء سے من وعن متفق ہے بلکہ یہ تمام حضرات بندہ کے مقتدیٰ ہیں ان حضرات کی آراء کے بعد ہم جیسوں کی کیا حیثیت لیکن اپنا نام اس حزب اللہ وحزب الرحمٰن میں شامل کرنے کیلئے یہ چند سطور لکھ رہا ہوں ۔ شاید یہی باعث نجات بن جائے

فقط

العبد الضعیف عبدالرحمٰن عفا عنہ

خادم الافتاء جامعہ حنفیہ بورے والا۔

۹ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

[دستخط] خادم جامعہ حنفیہ بورے والا

دارالافتاء جامعہ خالد بن ولید وہاڑی

باسمہ تعالیٰ

بندہ بھی مذکورہ فتویٰ کی حرف بحرف تائید و تصدیق کرتا ہے اور اسکی اشاعت اور تشہیر کو وقت کی اہم ضرورت سمجھتا ہے لھذا تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ شفاعت نبوی ﷺ کے حقدار بن سکیں۔

کتبہ

بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

خادم الافتاء جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی

۹ شوال المکرم ۱۴۲۹ھ

[مہر] محمد عابد نوید

احقر عبدالرحمٰن

مدرس جامعہ خالد بن ولید وہاڑی

جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔

فخرِ موجودات حضرت محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ خود اللہ رب العزت نے
سلسلۂ نبوت و رسالت کو ختم فرمایا ہے۔ جس پہ خود کلام اللہ تعالیٰ
شاہد و ناطق ہے۔
زبانِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نصوص و وضاحتیں موجود ہیں۔
آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پہ پہلا ڈاکہ زنی کرنے والے مسیلمہ کذاب
و اسود عنسی کے خلاف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و اصحاب کبار کی
طرف سے باقاعدہ مسلح قتال اور اسوقت سے لیکر تاحال
اہلِ حق کی طرف سے آپکی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے بے مثال قربانیاں
ناقابلِ تردید برھان ہے، آپ علیہ الصلوٰۃ کے اعلانِ نبوت کے بعد
ملعون قادیانی ہو یا کسی بھی زمانے کا مدعی نبوت۔ سب کے سب
کذاب و دجال ہیں۔ انکی سرکوبی ہم اہلِ حق کا شیوہ ہے۔
اور انکے کذب و دجل سے عام اہلِ ایمان کو بچانا ہماری
ایمانی زندگی کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد عظیم ہے۔
اللہ تعالیٰ اس خدمت کیلئے قبول فرمائیں۔ آمین امین آمین۔

فقیر ... عبدالمجید ... خادم جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی

(مہر) مفتی عبدالعزیز

عبدالحمید مدرس جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی

شکیل احمد مدرس جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی وہاڑی

مدرس جامعہ مدنیہ جامع مسجد باغ والی وہاڑی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

قادیانی عام کفار سے بدتر زندیق ہیں جنکا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے لہذا انکی شادی وغمی میں شرکت کرنا یا انکو شریک کرنا۔ ان سے سلام وکلام کرنا الغرض ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا جائز نہیں ہے حتی کہ جو انکے ساتھ قلبی موالات رکھتا ہے یا انکو دل سے اچھا سمجھتا ہے تو وہ بھی مرتد ہوجاتا ہے۔ علماء کرام کا متفقہ اصول ہے کہ جلب منفعت سے دفع مفسدت اولی ہے لہذا اس اصول کی روشنی میں قادیانیوں کے ساتھ تعلقات سے کئی مفاسد ہوسکتے ہیں مثلاً نمبر۱ ان تعلقات میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے نمبر۲ ان تعلقات کی وجہ سے عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگیں گے نمبر۳ اسطرح قادیانیوں کو اپنے جال پھیلانے کے مواقع ملیں گے خصوصاً عوام کی غربت و بیروزگاری وغیرہ کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھائیں گے وغیرہ اسلئے لین دین وتجارت وغیرہ کے علاوہ ہر قسم کے معاملات میں قادیانیوں سے قطع تعلق ضروری ہے۔ ان سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگرچہ انکو برا سمجھتا ہو پھر بھی قابل ملامت ہے ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احقر محمد عبد المنان عفی عنہ

خادم جامعہ اسلامیہ محمودیہ گلشن رحمان سرگودھا

۲۰ مئی ۲۰۰۸ء

العبد الضعیف حمید اللہ شاہ عفی عنہ

محمد شیر عالم عفی عنہ

۱۴/۵/۱۴۲۹ھ

مولانا وقار الحق عثمان صاحب دار العلوم معارف القرآن حنفیہ مانسہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد مرزا غلام قادیانی ملعون انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جس کے ذریعے یہود و نصاریٰ اپنی سازشوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوششیں کرتے ہیں ان اہل علاج تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع سے فرمایا ہے اور اسی پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ اس قسم کے زندیقوں کا علاج قتل ہے اب چونکہ پاکستان میں اس پر عمل موجودہ حالات میں نہیں ہو سکتا اسلئے کم از کم درجے میں ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ [illegible] کریں تاکہ امت مسلمہ ان کے فتنوں سے محفوظ ہو سکے ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

وقار الحق عثمان مانسہروی
مہتمم: دار العلوم معارف القرآن حنفیہ
خطیب: مرکزی جامع مسجد مانسہرہ (ہزارہ)

29-4-2009

وقار الحق عثمان

محمد اشرف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بات ـــــ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام الرسل و الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلعم سلسلۃ الرسل و الانبیاء کی بلکل آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد روزِ محشر تک کوئی رسول اور نبی نہیں آئیگا۔

اگر کوئی ملعون اس بات کو ٹھکرا کر منصبِ نبوۃ کا مُدّعی ہو تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا۔ بلکہ جو اصطلاحات و الفاظِ شرعیہ کو تو نہ بدلے لکن متفق علیہ مفہوم کو بدل کر کفر کو اسلام ظاہر کرے وہ مرتد۔ زندیق۔ ملحد ہے۔ اور یہی حکم اس کے متبعین کا بھی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے عقیدۂ ختم نبوۃ کو ٹھکرا کر اصطلاحات و الفاظِ شرعیہ کی آڑ میں کفر کو اسلام ظاہر کرنے کی ناپاک جسارۃ کی ہے۔

لہذا غلام احمد قادیانی اور انکے متبعین (قادیانی۔ مرزائی) یہ سب مرتد۔ زندیق اور ملحد ہیں۔ ان کے ساتھ باہمی تعلقات و دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان و استاذِ مکرم حضرۃ مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے اپنے دستِ مبارک سے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے میں انکے تمام پہلوؤں سے متفق ہوں۔

تمام مسلمانوں کی فلاح و بہبود اس میں ہے کہ اس منسلکہ فتویٰ پر عمل پیرا ہوں۔

ضیاء الحق

حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب
بانی دار العلوم عثمانیہ
و مدنی مسجد تبلیغی مرکز مانسہرہ

۲۴ صفر ۱۴۳۰ھ ۲۰ فروری ۲۰۰۹ء

مولانا سید اورنگزیب شاہ صاحب جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد حسن ابدال

بسم اللہ سبحانہ

حضرت اقدس مخدوم و مکرم مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ

کا فتویٰ جو پیش اسیر میں مکمل اعتماد کرتا ہوں

اور قادیانیت کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کو

دینی ضرورت سمجھتا ہوں

سید اورنگزیب شاہ جامعہ عثمانیہ اتحاد آباد

حسن ابدال ضلع اٹک

مولانا عبدالاحد صاحب مدرسہ عربیہ جامعہ اشرفیہ اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے متعلق جو ہمارے مشائخ نے تحریر فرما دیا ہے

اس سے مکمل اتفاق ہے خصوصاً حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ

کا فتویٰ جو مرزائیوں کے بارے میں ہے یقیناً قرآن و حدیث

کی روشنی میں کافر اور زندیق ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں

ان سے بائیکاٹ کرنا ضروری ہے

عبدالاحد عفی عنہ

دارالعلوم جامعہ حسینیہ شنکیاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ یہ ہے کہ جو شخص بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ قطعاً کافر، بے ایمان اور مرتد ہے مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے متبعین (خواہ وہ کسی گروہ سے تعلق رکھے) کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انکے ساتھ کسی قسم کا لین دین تعلقات اور دیگر معاملات کے متعلق مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کا فتویٰ صحیح اور مبنی برحق ہے اور اس فتویٰ میں قرآن وسنت کی روشنی میں اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی جو تدبیریں اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کیلئے جن تجاویز کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اس پر عمل کرنا ازحد ضروری ہے۔

دارالعلوم جامعہ حسینیہ شنکیاری

اس فتویٰ کے تمام جزئیات سے متفق ہے۔

السید نواب حسین عفی عنہ

بانی ومہتمم جامعہ حسینیہ شنکیاری مانسہرہ

[signature]

۲۱ ربیع الاول ۱۴۳۰

۱۹ مارچ ۲۰۰۹

ناظم تعلیمات جامعہ حسینیہ شنکیاری مانسہرہ

[stamp: فون نمبر 530150 — دارالعلوم جامعہ حسینیہ (رجسٹرڈ) شنکیاری - مانسہرہ]

[signature]

جامعہ اشاعت القرآن مانسہرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ قادیانیہ (لاہوریہ وقادیانیہ) سے متعلق
مفتی اعظم پاکستان مولانا ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ کا فتویٰ
مبنی بر حق ہے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ختم نبوت کا تاج لیکر تشریف لائے ہیں۔
اور آپ علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے میں ذی شعور انسان شک
نہیں کر سکتا چہ جائیکہ ایک مسلمان سے اس کا توقع ہو سکے۔
چنانچہ غلام احمد قادیانی اور اسکی تمام ذریت دائرہ اسلام سے
خارج ہے۔

ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ امت مسلمہ کی مذہبی ذمہ داری ہے۔
جامعہ اشاعۃ الاسلام مانسہرہ حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کے فتوے کی تمام جزئیات سے
متفق ہے۔ واللہ اعلم۔

کتبہ العبد فضل الباری آلائی
خادم التدریس جامعہ اشاعۃ الاسلام مانسہرہ
۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

تصدیق حضرت ناظم تعلیمات زید مجدہم۔
حضرت استاد محترم مرحوم کی مفصل تصدیق حضرت مہتمم صاحب زید مجدہم۔
اور مندرجہ بالا مکتوب سے حرف حرف
متفق ہوں
[illegible]
عفا اللہ عنہ
۱۴۳۰/۳/۲۴

جامعہ اشاعت الاسلام

مولانا سمیع الحق صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باسمہ تعالیٰ

قادیانیت ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کو حکومتی سطح پر غیر مسلم قرار دینے کے لئے اکابر علماء کرام اور عامۃ الناس نے بہت قربانیاں دی ہیں اور ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت پاکستان کی سعی اور کوشش کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے ان کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔

اس تحریک کے دوران اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت نے اتمام حجت کے لئے مسلمانوں کا موقف قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز اور رفیق محترم علامہ محمد تقی عثمانی کو یہ سعادت عطاء فرمائی کہ اپنے اکابرین حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائد حزب اختلاف حضرت مولانا مفتی محمودؒ کے حکم پر" قادیانی فتنہ اور اس کے بارہ میں ملت اسلامیہ کا موقف" تیار کیا۔ ہر شام تمام اکابرین لکھے گئے مسودہ کو حرف بہ حرف دیکھتے اور اس کی تصویب فرماتے۔ جس کو پاکستان کے قومی اسمبلی میں مرزائیوں کے بارے میں امت مسلمہ کے بیان کے طور پر پیش کیا گیا۔ جس کے بعد قومی اسمبلی نے ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا' امت مسلمہ کا متفقہ موقف ہے کہ مرزائیوں کے دونوں گروہ چاہے قادیانی گروہ ہو یا لاہوری ہر دو دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کے ساتھ لین دین کرنے' تعلقات قائم کرنے اور دیگر معاملات کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا مدلل اور مفصل فتویٰ درست' صحیح اور مبنی برحق ہے۔ ہم اس فتویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں آج بھی اسی فتویٰ کی وہی اہمیت وافادیت قائم اور مسلم ہے جس طرح اس کی اہمیت اور افادیت فتویٰ کے اجراء کے وقت تھی۔

قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں ہر ہر سطح پر جاری ساری ہیں بالخصوص بیرونی ممالک میں یہ سادہ لوح مسلمانوں کو دام ھمرنگ میں پھنسا رہے ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے اس فتویٰ کی ہر لحاظ سے تشہیر کی جائے اور مسلمانوں تک اس فتویٰ کی آواز پہنچائی جائے تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے غلط عقائد اور نظریات سے بچ جائیں۔

اللہ تعالیٰ پیر طریقت سالار مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت العلامہ مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے سایہ رحمت کو ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے جن کی کوششوں سے اس وقت اس عظیم فتنے کا تعاقب کیا جارہا ہے۔

والسلام

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی فتنہ کا کفر پوری دُنیا پر عیاں ہو چکا ہے کیونکہ یہ فتنہ جھوٹے مدعی نبوت کاذب اکبر مرزا غلام احمد قادیانی کو (نعوذ باللہ) نبی مانتے ہیں اُنکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے اور یہ قادیانی فتنہ اسلام کا جعلی لیبل لگا کر (معاذ اللہ) مذہب اسلام کو اسلام کے نام پر مٹانے کی سرتوڑ سازشیں کر رہا ہے انکے کفر دجل، فریب اور دین دُشمن ناپاک کارروائیوں کو ناکام و نامراد بنانے کیلئے انکا ہر ہر طرح کا سوشل بائیکاٹ عظیم مذہب اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے عین مطابق ہے اور اس ضمن میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد ولی حسن کا فتویٰ تمام مسلمانوں کیلئے انتہائی مشعل راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(مولانا) حسین احمد
سربراہ
جمعیت علماء اہلسنت پاکستان
لاہور

صفحہ نمبر 23

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	ذتی نمبر رجسٹر نمبر

الجواب حامداً ومصلیاً

قادیانی عام کفار کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لئے زیادہ خطرناک ہیں۔ ایک تو اس لئے کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اسلام کا نام لیتے ہیں، اور اپنے کفریہ عقائد کو چھپاتے ہیں، جس کی وجہ سے سادہ لوح مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ زیادہ ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ لوگ مجموعی طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں اور موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کب موقع ملے کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں۔ لہٰذا عام کفار کے مقابلہ میں ان سے دور رہنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

عام کفار کے ساتھ خرید وفروخت، شرکت اور دیگر معاملات کے بارے میں اسلام کا اصول یہ ہے کہ بوقتِ حاجت ان سے تجارتی معاملہ کرسکتے ہیں، لیکن جب کوئی دوسری صورت ممکن ہو مثلاً مسلمان تاجر سے معاملہ ہوسکتا ہو تو پھر کفار سے معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ تو عام کفار کا حکم ہے۔ اور قادیانی چونکہ ان کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ان کے ساتھ معاملہ یا شرکت کرنے سے اور زیادہ بچنا چاہیے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو کوئی دنیوی نقصان بھی پہنچادیں۔ اس لئے مسلمانوں کی تجارتی فرم میں ان کو شامل کرنے سے بچنا چاہیے۔ نیز ان کے ساتھ شرکت کرنا خطرے کے ساتھ ساتھ غیرتِ اسلامیہ کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا ان مفاسد کی بنا پر مذکورہ فرم میں ان کو شریک نہیں کرنا چاہئے۔

جہاں تک قادیانی بھائی کے مسلمان بھائی کے ساتھ شرکت کا تعلق ہے، تو اگر وہ مسلمان بھائی اپنے قادیانی بھائی سے معاملات الگ کردے تو اس کو شریک کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ اپنے معاملات الگ نہیں کرتا اور مذکورہ قادیانی فرم کے شریک ہی کی حیثیت سے کاروبار میں شریک ہوتا ہے تو پھر اس کو شامل کرنے سے احتیاط ہی کی جائے۔ کیونکہ اس میں بھی قادیانیوں کی تقویت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سید حسین احمد عفا اللہ عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
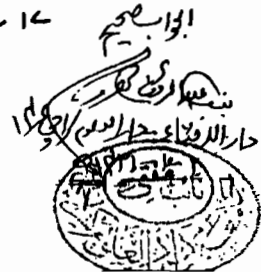
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی افراد باجماعِ امت کافر ہیں مگر اپنے عقائدِ کفریہ میں غلط تاویلات کر کے انہیں عقائدِ اسلام قرار دیتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں، لہٰذا وہ زندیق ہیں۔ اور زندیق چونکہ اپنے اسلام میں تلبیس کرتا ہے اس لئے وہ عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے انکے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو، یا انکے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو، یا انکی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو، نیز غیرت ایمانی کا یہ تقاضا ہے کہ انکے ساتھ حتی الامکان خرید و فروخت اور تجارتی معاملات سے بھی مکمل پرہیز کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

عام کافروں کا حکم یہ ہے کہ ان کے ساتھ دنیوی معاملات تجارت وغیرہ کرنا جائز ہے، تاہم اگر مسلمانوں سے تجارت ممکن ہو تو کفار کے ساتھ تجارت کرنا پسندیدہ نہیں۔

اور زندیق کا حکم وہی ہے جو ہمارے سابقہ فتوی میں ذکر کیا گیا ہے، کہ ''زندیقوں سے ایسے تعلقات رکھنا جائز نہیں ہے جن سے ان کے دعوائے اسلام کی تصدیق یا ہمت افزائی ہوتی ہو یا ان کے کفر میں اشتباہ پیدا ہوتا ہو یا ان کی خلاف اسلام سازشوں میں مدد ملتی ہو''

اس فتوی میں ناجائز سے مراد حرام ہے۔ کیونکہ ہر ایسا تعلق جس سے درج بالا مفاسد لازم آتے ہوں وہ حرام ہے۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنا قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ہے
اسی بنا پر یہ عقیدہ تمام مسلمانوں کا ازل سے ہی متفقہ عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ کی حفاظت
کیلئے خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاد بالسیف کر کے اس عقیدہ کی اہمیت
اور حفاظت کیلئے تمام مسلمانوں کیلئے ایک راستہ متعین فرما دیا۔

ایمان کی حفاظت اور بقا کیلئے قادیانیوں سے ہر طرح کا انفرادی اور معاشی بائیکاٹ ضروری ہے اور اس مقصد کیلئے دین کا فہم رکھنے والے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ
عام مسلمانوں کا دینی ذہن بنانے کے لئے انفرادی طور پر بھی محنت کریں اور اجتماعی کوشش
کرنے والی کسی نہ کسی جماعت یا تحریک میں حصہ دار بنیں۔ اور ایسی تمام جماعتیں اور تحریکیں
جو یہ کام کر رہی ہیں ان کے ساتھ دلی محبت رکھیں اور اپنی بساط کے مطابق ان کا مالی، اخلاقی بھی ساتھ
تعاون کریں۔

ہر مسلمان کے دین اور ایمان کی حفاظت اور بقا کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اکابرین حق
کے ساتھ ہر حال میں جڑا رہے یعنی ان کی اگر کوئی بات عقل میں نہ بھی آئے پھر بھی علماء حق
جان کر تسلیم کرے اور اس پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرے یہ بچاؤ دین، ایمان
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی غیرت کا تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے انتہائی محنت کر کے اکابرین
کے فتاویٰ کو یکجا کر کے کتابی شکل دی ہر مسلمان کا ان فتاویٰ اور آراء سے
سو فیصد متفق ہونا عین ایمان ہے۔

امجد محمود چشتی قادری نقشبندی خلیفہ مجاز

① حضرت علامہ دستگیر رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز ② حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب [illegible] نقشبندی خلیفہ مجاز [illegible]
③ حضرت خواجہ شاہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی [illegible] ④ خلیفہ مجاز حافظ [illegible] مولانا [illegible]

⑤ حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

مولانا محمد ناصر الدین صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - بعد الحمد و الصلوٰۃ بندہ حقیر
محمد ناصر الدین اپنے نہایت ہی محترم علماء کے قلم بر درج ذیل
چند سطور عرض کرنے کی جسارت کرتا ہے کہ فرقہ ضالہ مکفرہ
طائفہ کفر و ارتداد و ملت قادیانیہ منحرفہ نہ صرف یہ کہ کافر حربی ہے
بلکہ اس دور میں ہر اعتبار سے عون کفر و ارتداد ہے اور بالفعل
مسلمانوں کے استیصال و استحصال میں کفر کے اعوان
و انصار کے ساتھ شریک ہے - لہٰذا ان کے خلاف ملت
اسلامیہ کے علماء اور مشائخ جو بھی اقدام الحب للہ و البغض
للہ کے ماتحت وہ برحق، مبنی بر انصاف اور تقاضا
غیرت دینی ہے - ان کا معاشی، تہذیبی بائیکاٹ
بھی ان کی ایذا رسانیوں کا جواب ہے - "فمن اعتدیٰ علیکم
فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم"... الآیۃ نص صریح ہے - فقط واللہ اعلم بالصواب

العارض بندہ عاجز و مسکین
محمد ناصر الدین عفی عنہ نقشبندی مجددی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" لا شبہ عقیدہ ختم نبوت ہی اسلام کی بنیاد ہے "

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

دین و ایمان کی حفاظت فتویٰ پر عمل کرنے میں ہے - فتویٰ کی تائید کو راقم دارین میں کامیابی کا وسیلہ مانتا ہے -

والسلام
عاجز سید محمد عمر خان غفی عنہ
خادم خانقاہ دار السلام
شیخوپورہ

خلیفہ عبدالقیوم صاحب مدظلہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا مفتی ولی محمد لونگیؒ کے فرمان فتویٰ کو حرف بحرف سچ حق سمجھ کر اس پر عمل کرنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کو ایمان سمجھتا ہوں۔ اور پوری امت کو اس پر عمل کرنا لازمی کرنا چاہئے۔ ہر قسم کے لین دین کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اپنے اکابرین دیوبند کے تمام فیصلوں کو حق سچ اور دین سمجھ کر عمل کرنا فرض سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اہل حق سے منسلک اور دین حق پر عمل پیرا رکھے آمین

والسلام
خلیفہ عبدالقیوم
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔
ممبر صوبہ سرحد اسمبلی
سلسلہ عالیہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ
شنبہ 20.4.2008

مولانا محمد اکرم اعوان صاحب

مرزائی اور قادیانی زندیق اور واجب القتل ہیں مگر یہ کام
اسلامی حکومت کا ہے کہ مرتد کو شرعی سزا دے
عامۃ المسلمین کیلئے ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنا
درست نہیں مرتد اور کافر میں بھی تعلقات کی
اہمیت ملحوظ ہے کہ کسی حد تک رکھے جا سکتے ہیں
مگر زندیق کے ساتھ تعلقات کسی حد تک بھی
جائز نہیں جنکی اجازت کافر کے ساتھ ہے لہذا
علمائے کرام اور مشائخ عظام کی یہ رائے ہے کہ تمام
مسلمان ان سے ہر قسم کا مقاطعہ کریں ترک کر سکتے

فقیر محمد اکرم اعوان شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ
دار العرفان منارہ ضلع چکوال (پاکستان)

مفتی سعید حسن صاحب مدظلہ (خانقاہ جمیلیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت اقدس مفتی ولی حسن نور اللہ مرقدہٗ کے اس جامع فتویٰ کی تائید کو

راقم اپنے اور اپنی نسلوں کیلئے دارین میں کامیابی کا ذریعہ سمجھتا ہے

(سعید حسن)

خانقاہ جمیلیہ، سلامت پورہ

رائے ونڈ، ضلع لاہور

۹ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ / ۱۷-۴-۲۰۰۸

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی کے فتوے سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور ہر مسلمان کو قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ رکھنا چاہیے۔ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اخلاص سے کوشش جاری رکھے۔

از محمد سرور عفی عنہ

مدرس جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مسلمانوں کے دل
حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت سے بھرے
ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سچے عاشق
ہیں غازی علم الدین شہید اور عامر چیمہ شہید اس کی دلیل ہیں
بندہ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کے فتوی سے
مکمل اتفاق رکھتا ہے اور قادیانیوں سے مقاطعہ کو
قرآن و سنت کے مطابق سمجھتا ہے اور اس کو عشق
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی علامت سمجھتا ہے

خادم خانقاہ نقشبندیہ
و دار العلوم تعلیم و تربیت
ہائی سکول روڈ حاصل پور پرانا
ضلع بہاولپور

فقیر عبدالوھاب بخاری
خلیفہ مجاز حضرت ذوالفقار احمد
نقشبندی مجددی جھنگ

حضرت مولانا جاوید حسین شاہ صاحب مدظلہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ایک اجماعی عقیدہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا خودکاشتہ پودا تھا۔ بذات خود وہ ذہنی اعتبار سے مفلوج، نفسیاتی مریض، ہفوات وبکواس کا عادی متضاد خیالات کا حامل ایک بیہودہ شخص تھا۔ اُس نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم المرسلینی پر ڈاکہ ڈالنے کی ناپاک اور ناکام کوشش کی۔ حالانکہ۔۔

عقیدۂ ختم نبوت ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہے اور ضروریات دین کا منکر مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ فقہاء نے اسکی صراحت کی ہے۔

مسلم الناس کو چاہئے کہ وہ اس مرزائی ٹولہ سے مکمل بائیکاٹ کریں ان سے ہرگز ہرگز معاشرتی، تجارتی اور خاندانی تعلقات قائم نہ کریں۔ یاد رہے کہ انکے ساتھ سلام، کلام، نشست وبرخاست، لین دین بالکل حرام، ناجائز اور غیرت اسلامی وملی کے خلاف ہے اسلئے حضرت مولانا مفتی ولی حسن (رحمہ اللہ تعالیٰ) کے فتویٰ کی بندہ مکمل تائید وتوثیق کرتا ہے اور اپنے تمام احباب سے بھرپور امید رکھتا ہے کہ اس پر سو فیصد عمل کریں گے اللہ جل شانہٗ اس زندیق ومرتد ٹولے کی سازشوں اور دجل وفریب سے امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائیں اور پوری امت کو انکے مقابلہ میں اشداء علی الکفار اور بغض فی اللہ کا نمونہ کامل بننے کی توفیق عطا فرمادیں اور ہم سب کو خدامِ ختم نبوت میں شامل فرماکر روزِ محشر شفاعت نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی سعادت سے سرفراز فرمائیں۔ فقط

جاوید حسین عفا اللہ عنہ خادم جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

مولانا قاضی سید ارشد الحسینی صاحب خانقاہ مدنی، اٹک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکی کے مذکورہ فتوی کی

پوری پوری تائید کرتا ہوں

قاضی سید ارشد الحسینی
خادم خانقاہ مدنی، مدینہ مسجد -
اٹک شہر
۲۳ جمادی الاولی ۱۴۲۹ھ

مبندۃ الکابر کا فیصلہ کا مسعود
صحیح فاضل ہوں
قاضی محمد اسعد
۲۳/۵/۱۴۲۹ھ
خادم تدریس جامع مسجد اٹک

خادم ختم نبوت
(حافظ محمد قریشی)
مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام
جنگلہ

پیر محمد عزیز الرحمن ہزاروی صاحب راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کے مذکورہ فتوی کی مکمل اور بھرپور تائید کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اللہ تعالی اسے قبول فرمائے اور حضرت سلطان ملت سے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

زوار فقیر محمد عزیز الرحمن ہزاروی

خادم دار العلوم زکریا اسلام آباد

و مسجد صدیق اکبر۔ راولپنڈی

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

مولانا عبدالجلیل رائے پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
خانقاہ گلشن قادریہ ڈھڈیاں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر مرتد زندیق ہے
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ہندوستان سے نکلا ہوا ایک فتنہ
جسکے بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے اس فتنہ خبیثہ نے امت
مسلمہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی سے جدا کرنے
کوشش کی ہے امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے
علماء کرام کا فرض ہے وہ ان قادیانیوں کے غلط اور کفریہ
عقائد سے آگاہ کریں حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رح
کا فتویٰ قادیانیوں کا بائیکاٹ ایک عظیم مذہبی فریضہ ہے
جسکو حضرت صاحبؒ نے تحریر کرکے امت مسلمہ کی ایک بہت بڑی
دینی و مذہبی خدمت سرانجام دی ہے اس لیے ان قادیانیوں
سے ہر طرح کا لین دین خرید وفروخت حرام ہے کیونکہ
ان قادیانیوں کی آمدنی کا ایک حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے پر
خرچ ہوتا ہے لہٰذا مسلمانوں کو ان سے ہر طرح کا
مکمل مقاطعہ کرنا چاہیے امت مسلمہ کا متفق علیہ عقیدہ
ہے کہ یہ مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کی اولاد
کا بھی یہی حکم وہ بھی مرتد زندیق کے حکم میں ہے
انشاء اللہ ہم سب کو دشمنان رسول سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب فرمائے آمین

حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالجلیل صاحب رائپوری مدظلہ

عبدالجلیل [illegible]

خادم خانقاہ گلشن قادریہ

صاحبزادہ قاری [illegible]
مدرسہ عربیہ قادریہ ڈھڈیاں
ڈھڈیاں شریف ضلع سرگودھا

۲۳ شعبان ۱۴۳۰ھ

حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری مدظلہ
درگاہ عالیہ دین پور شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم :

امّا بعد ! وجہ تخلیقِ کائنات، رحمت للعالمین، سیّد الکونین صلّی اللہ علیہ وسلّم (فداہ نفسی، ابی واُمّی) کا آخری نبی ہونا، کہ آپ کے بعد کسی کو نبوّت نہیں مل سکتی، یہ عقیدہ قرآن مجید کی سینکڑوں آیات بیّنات، صدہا احادیث طیّبہ، اجماع صحابہ، تصدیقات فقہاءِ امّت اور پوری امّت مسلمہ کے تواتر سے قطعی طور پر ثابت و مبرھن ہے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ختم نبوّت پر بصدق یقین غیر متزلزل طور پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کے ایمان میں شرط لازم ہے۔ اس مسئلہ میں کسی قسم کی تاویل کرنے والا گستاخِ رسول اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس پر امّت کا اجماع ہے۔

برصغیر پاک وہند میں ایک گستاخ اور از حد خطرناک فتنہ مرزائیت نے انگریز کی گود سے شجرہ خبیثہ کی مثل جنم لیا۔ اس کے بانی مرزا قادیانی جہنم مکانی نے نہ صرف نبوّت بلکہ معاذ اللہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ من شرورہ۔

مرزا قادیانی اور اس کی ابلیس صفت ذرّیت نے اپنی زہریلی زبان و قلم سے دیگر حرکات شنیعہ سمیت، اللہ ربّ العزّت، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، انبیاء کرام ؑ، قرآن مجید، اہل بیت رضوان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیائے کرام رحمہم اللہ اور تمام اہل اسلام کو ڈسا اور ان کی توہین کی۔

اس غلیظ ترین کافر، زندیق فرقہ کو بیخ و بن سے اکھیڑنے اور ان کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے اساطین علماءِ دیوبند سمیت تمام مکاتب فکر کے علماء، صوفیا و مشائخ نے بحمد اللہ ہر ممکن کوشش کی ہے۔ ان کا ذِکر و شمول میں مقدمہ بہاولپور خاص فیصلہ کن کڑی ثابت ہوئی جس میں دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ خاص طور پر خانقاہ دین پور شریف کے بانی قدوۃ السالکین آفتاب معرفت بحر شریعت و طریقت حضرت خلیفہ غلام محمّد دین پوری نوّر اللہ مرقدہٗ نے بھی اپنا دینی منصب سمجھتے ہوئے اس مقدمہ میں حضور ختم المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ناموس و حرمت کیلئے شرکت فرمائی، نیز تمام علماء و امّت مسلمہ کو بھی اس مفسدہ سے خبردار کیا، خدام و متوسّلین کو بھی ہر طرح تعاون کا حکم فرمایا۔ اور تادم فیصلہ "ثبوت کفر مرزائیت" بہاولپور میں میر سراج الدّین مرحوم کی کوٹھی پر قیام فرما کر ہر پیشی پر صبح سے عدالت کے برخاست ہونے تک (باوجود پیرانہ سالی و عوارض جسمانی کے) کمرہ عدالت میں تشریف رکھتے اور اپنی تمام تر توجہات مسلمان شاہدین کی طرف رکھتے۔

ان کے بعد حضرت ثانی سیّدین میاں عبد الھادی رحمۃ اللہ نے بھی اپنے والد گرامی قدس سرّہٗ کے نقش قدم پر

چلتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے پوری دلچسپی اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے جملہ اہالیان دین پور شریف سمیت ہر تحریک ختم نبوت میں شرکت فرمائی اور اس فریضہ دینی کو بخوبی سرانجام دیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں شیخ عطاء اللہ مرحوم (چھوٹے داماد حضرت ثانی سئیں رحمۃ اللہ) سمیت مختلف حضرات نے گرفتاریاں بھی پیش کیں۔

چونکہ مرزائی ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو دام فریب (پیسہ، عہدہ، عورت) میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں ان کا رشتہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے توڑ کر انگریز کے درباری اور خود کاشتہ نبی سے جوڑ رہے ہیں۔

لھذا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو غیرت اسلامی وحمیت دینی کا ثبوت دیتے ہوئے تم مرزائیوں سے ہمہ قسم تعلقات دینی و دنیاوی، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سلام کلام، میل جول، شادی غمی وغیرہ کا شرعاً وعقلاً بائیکاٹ کرنا ضروری ہے، یہ گروہ کسی قسم کے اخلاق کے لائق نہیں ہے۔

مرزائیوں کے بارے میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ نے جو تفصیلی فتویٰ ترتیب دیا ہے وہ عین حق ہے۔ اس کی تشہیر اور اس کے مطابق عمل امت مسلمہ کے ایمان کے تحفظ، حضور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور نجات اخروی وفلاح دنیوی کیلئے ضروری ہے۔ فقط

واللہ ھو الھادی لجمیع الفرق الضال والمضل

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

خاکپائے غلام، غلامان محمد

دستخط

سراج السالکین مرجع خلائق پیر طریقت عارف باللہ حضرت مولانا میاں سراج احمد صاحب دین پوری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ دین پور شریف

۲۰۱۰/۱/۲۸ء بروز الخمیس

ننگ اسلاف
بندہ ناچیز
فقیر سراج احمد دین پوری

دستخط

سیدی مرشدی جامع کمالات ظاہری و باطنی رہنمائے عارفین شیخ کامل ومکمل حضرت مولانا صاحبزادہ میاں مسعود احمد دین پوری ادام اللہ فیوضھم

امیر جماعت: مسجد ومدرسہ دین پور شریف

۲۰۱۰/۱/۲۸ء بروز الخمیس

[seal: مدرسہ ... دین پور شریف ... خان پور]

نحمدہ و نصلی علی روسلہ کریم

بعد حمد وصلوۃ اور بسم اللہ کے گزارش ہے کہ بہت سے احباب نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ مرزائیوں/ قادیانیوں کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، انکی خوشی غم میں شریک ہونا، انکے ساتھ دوستی پیار کرنا، انکی دکانوں/ بیکریوں سے سودا خریدنا، انکے ہسپتالوں میں علاج معالجے کے لئے اپنے مریضوں کو داخل کرانا، انکی ویگنوں/ بسوں میں سفر کرنا اور کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہیۓ یا نہیں؟

جواباً عرض ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا آج تمام کافر اور جنہیں معاف کرنا چاہیں معاف کردیں مگر ایک کافر وہ ہے جسے آپ نے معاف نہیں کرنا بیشک وہ خانہ کعبہ کے اندر کیوں نہ داخل ہوجائے وہاں بھی اسے قتل کردیا جائے اس واسطے کہ میرے حبیب وہ آپکی ہجو کیا کرتا تھا آپکی توہین میں اشعار اور نظمیں کہا کرتا تھا اس واسطے اسے قتل کردیا جائے۔ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ پاک کا یہی فیصلہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسے ماننے والے تمام مرزائی/ قادیانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے گستاخ ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے اسے مرزائی/ قادیانی اس طرح ہی مانتے ہیں جس طرح ہم لوگ قرآن و حدیث شریفین کو مانتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں لکھتا ہے...... "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا، گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیونکر ناحق توڑا گیا اور تعداد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار (ترکھان) کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار (ترکھان) کے نکاح میں آوے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں ہیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض" (کشتی نوح صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائین جلد 19 صفحہ 18)

پھر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے...... "حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف (ترکھان) کے ساتھ قبل نکاح پھرنا اس اسرائیلی رسم پر پختہ شہادت ہے" (ایام صلح صفحہ 66 روحانی خزائین جلد 14 صفحہ 300)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے...... "جب چھ سات مہینہ کا حمل ظاہر ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام کے ایک نجار (ترکھان) سے نکاح کردیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ اور یسوع کے نام سے مشہور ہوا" (نعوذ باللہ من ذالک) (چشمہ مسیحی صفحہ 26 روحانی خزائین جلد 20 صفحہ 356-355)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے......

"ایک اور اعتراض ہے جو ہم نے کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ یسوع (عیسیٰ علیہ السلام) کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ موروثی اور کسبی گناہ سے پاک تھا حالانکہ یہ صریح غلط ہے...... یسوع نے اپنا گوشت و پوست تمام تر اپنی والدہ سے پایا تھا اور وہ گناہ سے پاک نہ تھی" (نعوذ باللہ من ذالک) (کتاب البدیہ 59 روحانی خزائین جلد 13 صفحہ 77)

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے...... " آپ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (نعوذ باللہ من ذالک) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 7 روحانی خزائین جلد 11 صفحہ 291)

سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ مذکورہ بالا عبارتیں بار بار پڑھیں کیا ان سے نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ من ذالک نقل کفر کفر نہ باشد یہ ثابت نہیں ہوتا کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حلال زادے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور مریم علیہا السلام اور یوسف نجار نکاح سے پہلے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ زنا کرتے کراتے رہے (نعوذ باللہ من ذالک)

فرمایئے اگر کوئی ہمیں کہے کہ تمھاری تین نانیاں دادیاں زنا کار کسبی عورتیں تھیں تمھاری ماں فلاں آدمی کے ساتھ نکاح سے پہلے پھرا کرتی تھی جب چھ سات ماہ کا حمل ظاہر ہوگیا تو اسی کے ساتھ حمل کی حالت میں نکاح کر لیا۔ اسکے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد تم پیدا ہو گئے۔ کون ایسا بے غیرت ہے جو ایسے شخص کے ساتھ کسی قسم کا تعلق جوڑیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ بے غیرت انسان سے بھی اتنی بے غیرتی کی امید نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ اللہ کے نبی کی ماں کو جنکی تعریف میں قرآن شریف کے ورقے بھرے پڑے ہیں اور اللہ کے نبی کو ایسے ناپاک کلموں سے یاد کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا جائے کہ ایسوں کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا انکی خوشی غم میں شریک ہونا وغیرہ وغیرہ کسی قسم کا تعلق رکھنا جوڑنا چاہیئے یا نہ۔ میری طرف سے ہی نہیں ہر غیرت مند اپنی غیرت سے یہ سوال کرے تو غیرت یہی کہے گی کہ ایسوں کے منہ پر پیشاب کرنا اپنے پیشاب کی توہین کرنا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک مسلمان کسی کے منہ سے ایسے کلمات اپنے ماں باپ کیلئے تو شاید برداشت کرلے حضرت مریم صدیقہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق برداشت کرے ایں خیا ل است بحال است و جنوں۔

عبدالرحمٰن

حافظ عبدالرحمٰن خان شاہ عالمی مظفر گڑھی

مدرسہ مخزن العلوم و مسجد توحید (قبرستان والی)

بی ون، 9 بلاک، ٹاؤن شپ لاہور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام مخالف جن خیالات ونظریات کو جنم دیا اسے مذہبی لبادہ میں تبدیل کرکے ''احمدیت'' کے نام سے تعبیر کیا اور دنیا والوں سے انگریزوں کی اس کالی سیاست کو دیگر آسمانی مذاہب کی طرح اُسے ایک ''مذہب'' منوانا چاہا۔ چونکہ مرزا کے اختراعی خیالات ونظریات، اسلام کے ٹھوس عقائد میں تخریب کاری اور مسلمانوں سے محاربت اور ایذا رسانی پر مشتمل تھے اس لئے اُن کو عام زبان میں قادیانی فتنہ اور مذہب اسلام کی زبان میں کفر وزندقہ کہا جاتا ہے اور ایسے خیالات ونظریات کے پیروکار، جو خود کو احمدی کہلوانا چاہتے ہیں اُن کو اسلامی دائرۂ کار میں رہنے والا دنیا کا ہر فرد بشر اپنی عام زبان میں مرزائی، قادیانی اور مذہبی زبان میں کافر وزندیق کے نام سے یاد کرتا ہے۔

تاریخی شہادتوں سے ثابت یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ قادیانیت اپنے اصل مادّہ وخمیر کے اعتبار سے انگریزوں کی ایک سیاسی تحریک ہے۔ اِس حقیقت سے انگریز بھی خوب خوب واقف تھے کہ اِس قسم کی تحریک کی زندگی مختصر ہوتی ہے، اس لئے اُسے لمبی زندگی دینے کی غرض سے بنام احمدیت مرزا قادیانی کے ذریعہ اُس تحریک میں مذہبی بکھیڑوں کے جراثیم پیدا کئے گئے انہی بکھیڑوں میں سے ایک پہلو یہ نکالا گیا کہ اپنے جدید خیالات کے ساتھ نوزائیدہ احمدیت وہی چیز ہے جو اسلام ہے یا اسلام کے علاوہ کسی جدید دائرے کا نام احمدیت ہے۔ یہ اور اِس جیسے دیگر شاخسانوں میں مسلمانوں کو غافل کرکے شاطر دماغوں نے جلد ایک قدم اور آگے بڑھا کر ''احمدی اسلام'' کا پرفریب عنوان تجویز کرلیا اور اِس مرحلہ میں خواہی نہ خواہی اسلام کو ''احمدیت'' کا جز واصلی بنا کر اُس کے تحت مذہبی عنوانات ومباحث کا ایک وسیع و عریض میدان مسلمانوں کے سامنے کھڑا کردیا۔ دجل وتلبیس کی اِس وادی میں اُنھیں اپنی سیاسی تحریک کے لئے مذہبی اصطلاحات ومذہبی زبان، مذہبی طرز وانداز بھی ہاتھ لگے اور خواہی نہ خواہی قرآن وحدیث کو تختۂ مشق بنانے کا موقع بھی ملا۔ اور پھر کیا تھا! بتدریج مذہبی دنیا میں مسلمانوں کو الجھائے رکھنے کا ایک ایسا منصوبہ بند ماحول تیار کیا گیا کہ ''احمدیت'' سے پہلے کی اُس کی اصل حقیقت وحیثیت ہی عموماً لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہوچکی ہے۔ لوگ یہ بات بھولتے جارہے ہیں کہ آج حقوق انسانیت کے سہارے زندگی کی بھیک مانگنے والا، کہیں رفاہی خدمات کی خوشنمائیوں میں ملبوس، کہیں جمہوریت کی آر میں مذہبی پاؤں پسارنے والا، انگریزوں کا یہ وہی سیاسی عفریت ہے جو کبھی غیر منقسم ہندوستان کو نگلنے کے

در پے تھا۔

جہاں تک قادیانیت کے کفر زندقہ ہونے کا سوال ہے تو یہ تو خود اُسی کے رگ وریشے سے ٹپکتی ایک روشن حقیقت ہے۔اور یہ بھی اُسی سے واضح ہے کہ قادیانیت جس جدید دائرے کا نام ہے اس میں نجات وفلاح دین ودنیا کی سیاست و ریاست وغیرہ سب کچھ مرزا قادیانی کی ذات سے شروع ہوکر اُسی پر ختم بھی ہوجاتا ہے۔چنانچہ جن اختراعی خیالات و نظریات کا نام قادیانیت ہے وہ اسلام کے دائرے میں کبھی داخل ہی نہیں رہے کہ اُن کے نکالنے اور نکلنے کی بات کی جائے ۔اسی لئے مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے پہلے ہی دن سے اپنی مزعومہ تحریک احمدیت کو مسلمانوں کے اسلام سے الگ اور ہمہ جہت الگ کرنے اور قادیانی معاشرے کو روزی روٹی سے لیکر مٹی،قبرستان تک زندگی کے ہر لمحے میں کلی طور پر الگ تھلگ رکھنے کا فیصلہ واضح سے واضح تر الفاظ،موٹے سے موٹا عنوان میں لکھا اور سنایا ہے۔اور اپنے جنم داتا،انگریز بہادر کی دورحکومت وحکومتی قوانین کی موجودگی میں ہی اپنے اُن فیصلوں پر خود بھی عمل کیا اور فریقین سے بھی اُس پر عمل کرایا ہے۔

چنانچہ قادیانیت کے اسلام وکفر کا مسئلہ ہو یا قادیانیوں سے ہمہ جہت بائیکاٹ ومقاطعہ کا معاملہ ہو دونوں میں مسلمانوں کا یہ ہمیشہ موقف رہا ہے کہ قادیانیت اور اسلام دونوں نہ کبھی ایک رہے اور نہ ایک ہو سکتے ہیں۔علماء امت نے قادیانیوں کو اسلام سے کبھی خارج کیا نہیں؛ بلکہ اسلام سے خارج مانا ہے،یعنی اسلامی دائرے میں کبھی اُن کے داخل نہ رہنے کی تائید کی ہے۔قادیانیوں کو کافر قرار دیا نہیں؛ بلکہ اُن کو اسلامی دائرے سے الگ نوزائیدہ قادیانی دائرے میں اُن کے دعوے کے مطابق مان کر اسلام سے اُن کے انکار وفرار کی توثیق کی ہے۔زندگی کے تمام شعبوں میں مقاطعہ اور بائیکاٹ کا اپنی جانب سے کوئی نیا حکم تجویز کر کے قادیانیوں کو مسلمانوں کے معاشرے سے الگ کیا نہیں، بلکہ خود اُنہی کے فیصلوں کو تسلیم کرتے ہوئے الگ مانا ہے۔سوسال سے زائد پرانے اِن مسلّمہ مسائل کے تعلق سے آج بھی اگر کوئی شخص مفتیان کرام سے پوچھے اور وہ دور حاضر کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے انداز میں جواب دیں تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مسئلہ کوئی نیا ہے یا پرانے مسئلے پر وہ کوئی نیا حکم صادر کر رہے ہیں بلکہ یہی کہا جائے گا کہ انھوں نے قادیانیوں کے کفر وزندقہ کی تائید اور مقاطعہ کی توثیق کی ہے۔

چونکہ اِن حقائق کو قادیانی تعلیمات وہدایات ہی کی روشنی میں جاننا مبنی بر انصاف ہوگا،اس لئے تفصیل کے لئے کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے تو کھلے لفظوں میں مذکورہ حقائق واضح ہوجاتے ہیں کہ:

ا.................اسلام اور قادیانیت آپس میں دو متضاد دائرے ہیں جن کے درمیان ماضی میں کبھی ایک رہنے کا یا مستقبل میں کبھی ایک ہونے کا تصور بھی گناہ ہے۔اگر احمدیت اور اسلام دونوں ایک ہی چیز مانی جائیں تو کسی جھوٹے مدعی نبوت کی مستقل بیعت پر قادیانیوں کی تحریک ودعوت کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے اور پھر کس مقصد کے لئے یہ تحریک منظم طور پر کی جاتی ہے؟ کیا حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان کافی نہیں کہ مرزا قادیانی کی بیعت بھی کرائی جائے؟۔

واضح رہے کہ عام بزرگوں کی بیعت پر مرزا قادیانی کی بیعت کو قیاس کر کے مرزائی کسی سادہ لوح کو دھوکہ نہ دیں، اس لئے کہ مرزا قادیانی، بیعت میں اپنی ذات کو مدار نجات منواتا اور بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔ جبکہ دنیا کوئی بڑے سے بڑا ولی نہ اپنی ذات کو نجات کا محور بناتا ہے اور نہ بیعت نہ کرنے والوں کو کافر قرار دیتا ہے۔

۲.................اسلامی دائرے سے خروج اور قادیانی دائرے میں دخول کا پہلا اور بنیادی اثر یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے نہیں بلکہ مسلمانوں سے الگ ''احمدیت'' نامی نوزائیدہ دائرے میں شمار کرنے کرانے لگتے ہیں۔ مرزا کی ذات سے منسلک ہونے پر ابتدائی دور میں ہی جو معاشرہ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان خود کو اب مسلمان نہیں بلکہ احمدی کہے تا کہ پہلے اور بعد کے معاشرے میں واضح فرق نظر آئے۔ کیا دو معاشروں میں بُعد وتفریق کا ماحول ومزاج؛ قادیانیت بنام احمدیت کے رگ وریشہ کی وضاحت کے لئے کافی نہیں جو خود اسی کی پیداوار ہے؟۔

۳.................مرزا قادیانی کی بیعت اور اس کی ذات سے انحراف ایک ایسا ناقابل معافی جرم ہے کہ باضابطہ مقاطعہ اور بائیکاٹ کا سخت سے سخت سزا کا یکطرفہ اقدامی فیصلہ انحراف کرنے والوں پر نافذ کیا جاتا ہے اپنے مخالف کے ساتھ حقوق انسانی کے تحت ایک عمومی رواداری کی بھی یہاں گنجائش نظر نہیں آتی بلکہ مرتد یعنی غیر مسلموں سے بھی بدتر قرار دیا جاتا ہے۔ کیا قادیانی یہ بتانے کی جرأت کریں گے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اور منشی عبدالحق اکاؤنٹنٹ دونوں مرزا کی ذات سے منحرف ہو کر بجائے اسلام کی طرف واپس ہونے کے نعوذ باللہ، عیسائی یا یہودی ہو گئے تھے کہ مرزا قادیانی نے اپنی ذات سے انحراف کو اسلام سے انحراف قرار دیا اور بائیکاٹ کا حکم صادر کر دیا!! دیدہ باید!! ان شخصیتوں کا اسلام سے قادیانیت میں دخول، اس کے بعد پھر اُس سے انحراف، یہ دونوں جس طرح دو مرحلے ہیں اور آپس میں ایک نہیں ہو سکتے ورنہ مرزا کا جھوٹی نبوت کے زعم میں پیغمبرانہ فیصلہ ہی بے سود و باطل قرار پائے گا۔ اسی طرح قادیانیت اور اسلام بھی ایک نہیں ہو سکتے ورنہ اس صورت میں مرزا کا فیصلہ خود اسی کے لئے رسوائی کا باعث ہوگا کہ حیثیت کچھ نہیں اور زبان پیغمبرانہ!!!

ساتھ ہی ساتھ اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی تحریک کے بالکل ابتدائی مرحلے میں ہی خود کو مسلمانوں سے دور رکھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ نیز اس کی اپنی مزعومہ احمدیت سے منحرف ہونے والوں کے ساتھ بائیکاٹ ومقاطعہ کا جو ماحول ومعاشرہ اُس نے تجویز کیا ہے وہی معاشرہ، اسلام سے منحرف ہو کر قادیانی ہونے والوں کے ساتھ تجویز کرنا حق وانصاف کا تقاضا ہے۔ کسی ملک میں اگر حکومتی قوانین ''مقاطعہ وبائیکاٹ'' کے خلاف ہیں تو پہلے اس کی زد میں مرزا کی مزعومہ احمدیت آئے گی نہ کہ اسلام۔ اور ایسی حکومت سے چارہ جوئی کا حق مسلمانوں کو حاصل ہے نہ کہ قادیانیوں کو جو کہ بائیکاٹ میں پہل کرنے والے اور من گھڑت احمدی معاشرے کو مسلم معاشرے سے الگ رکھنے کے دعویدار ہیں۔

قادیانیوں کی تاریخ میں یہ ایک نہیں بلکہ اس طرح کے اور اس سے بھی زیادہ واضح بے شمار فیصلے ملیں گے۔ ایک دفعہ مرزا قادیانی نے اپنی تمام مسلم قریبی رشتہ داروں کے متعلق یہ فیصلہ صادر کیا کہ چونکہ محمدی بیگم (مرزا کی مطلوبہ ایک لڑکی) سے نکاح کے مسئلے میں اُن رشتہ داروں نہ بلکہ پہلی بیوی اور دو نوجوان بیٹوں نے بھی مخالفت کی لہٰذا ''ان کے ساتھ اب ہماری قبریں بھی اکٹھی نہیں ہوسکتیں'' (سیرت المہدی ج ا صفحہ ۲۹ مطبوعہ ربوہ) مرزا قادیانی کی پہلی بیوی اور اس کے دونوں بیٹے بھی چونکہ مسلمان تھے یعنی مرزا کو باپ تو مانتے تھے اور مطیع وفرمانبردار بھی تھے لیکن اس کی ذات کو اخروی نجات کے لئے مدار نہیں مانتے تھے بلکہ سابقہ زندگی کے گہرے رازدار ہونے کی بنیاد پر، ابا حضور کو جھوٹا اور فریبی سمجھتے تھے چنانچہ جدی جائداد سے محروم کرنے کے لئے بیوی کو طلاق دیدی اور پوری زندگی تباہ کرکے آخرِ عمر میں طلاق دی، بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد کو بھی جائداد سے محروم کردیا اور صرف مسلمان ہی ہونے کے قصور میں اپنے نہایت مطیع وفرمانبردار چھوٹے بیٹے فضل احمد کی نماز جنازہ تک نہیں پڑھی۔ (اخبار الفضل قادیان ۷؍جولائی ۱۹۴۲ء) اور یہی فیصلہ مسٹر جناح کے نماز جنازہ کا بائیکاٹ کرتے ہوئے پورے ملک کے سامنے ظفر اللہ خاں قادیانی نے سنایا کہ ''مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر (احمدی) وزیر'' (اخبار، زمیندار لاہور ۱۹۵۰ء)

خلاصہ کلام یہ کہ قادیانیت کے کفر وزندقہ ہونے کے مسئلے میں دریں صورت نہ ہمیں اپنی جانب سے کوئی فتوی صادر کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کے درمیان قرآن وحدیث کو لانے کی یا مسئلے کے حل کے لئے اسلامی دلائل کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے بلکہ خود مرزا قادیانی اور دیگر قادیانی پنڈتوں نے اسلام سے ایک الگ تھلگ ہونے کی اپنی پوزیشن مقرر ومتعین پہلے سے کررکھی ہے بس تسلیم کرنے، کرانے کی ضرورت ہے۔ اگر تقاضا اور ضرورت ہے تو ناواقف اور مداہن مسلمانوں کے دل ودماغ میں اس مبنی برحقیقت فیصلے کو اتارنے کی تو ضرور کوشش کی جائے لیکن یہ خیال رکھ کر کہ مسئلہ کی قدامت متاثر نہ ہو۔

بائیکاٹ اور مقاطعہ کے مسئلہ میں ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے حق میں جو معاشرہ تجویز کیا ہے اسی کو مانا اور منوایا جائے کوئی بھی ایسا پہلو اختیار کرنا ہمارے لئے مفید نہیں جس میں بائیکاٹ کی نسبت مسلم علماء حق کی جانب مفہوم ہو۔ مرزا قادیانی کے فیصلے کے مقابلہ میں دور حاضر کے قادیانی پوپوں نے اپنی پوزیشن اگر تبدیل کی ہو یا کوئی جدید فیصلہ کیا ہو تو ظاہری سی بات ہے کہ وہ دفع الوقتی ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

قادیانیت بنام احمدیت کوئی مذہب نہیں بلکہ انگریزوں اور یہودیوں کی اس کالی سیاست کو لفظ مذہب سے تعبیر کرنا نہ صرف یہ لفظ ''مذہب'' کی توہین ہے بلکہ اس لفظ کے تحت جمہوری ممالک میں جو قوانین اور عزت واحترام کے جو حقوق محفوظ ہیں اُن کا حقدار ماننے کی فحش غلطی بھی کرنا ہے۔ یہ بحث الگ ہے کہ کوئی مذہب حق ہے یا باطل، لیکن مطلق لفظ مذہب کے ساتھ ایک طرح کی پاکیزگی اور تقدس ضرور وابستہ ہے اور اس لفظ کے تحت آنے والے ہر گروہ وفرد کو جمہوری و

غیر جمہوری ممالک نے کچھ نہ کچھ حقوق بھی دیئے ہیں۔ان حقائق کے پیش نظر تقاضا اس کا ہے کہ چونکہ قادیانیت کا فتنہ ہونا ہی اس کا اصل دائرہ وحقیقت ہے اس لئے قادیانی فتنہ سے خود اسی کے دائرے میں بنام ''قادیانی فتنہ'' ہی نمٹا جائے نہ کہ بنام ''قادیانی مذہب''۔کیوں کہ فتنہ اور فتنہ انگیزوں کا نہ حقوق انسانی کے تحت کوئی حق ہوتا ہے نہ ملکی قوانین کے تحت کوئی حق دیا جاتا ہے۔اگر کوئی حکومت فتنہ کے تیئں عزت واحترام کا کوئی حق محفوظ کرے تو دنیا میں کسی پر اس کی پابندی لازم نہیں ۔بلکہ خلاف ورزی لازم ہے۔

قادیانیت کے فتنہ ہونے اور اس کے کفر وزندقہ کے فیصلے پر سو سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا ہے ماضی میں پارلیمنٹری اور عدالتی سطحوں پر بھی بارہا اس کے اعلانات ہو چکے ہیں۔اب قادیانی فتنہ کے خلاف، تعلیمی، رفاہی، سماجی ،سیاسی، اقتصادی اور ترقیاتی تقاضوں کے دیگر میدانوں میں اپنے اندر عزم وحوصلہ پیدا کرنا چاہئے ،مسلمانوں کو اپنے اصل پلیٹ فارم پر رہتے ہوئے اپنے حقوق محفوظ کرنے کا مطالبہ کرنا چاہئے۔قادیانی اگر حیلہ سازی کے طور پر (جیسا کہ کوئی پٹتا پڑنے پر وہ کرتے ہیں)اپنی پوزیشن بدل کر مسلم معاشرے میں شامل ہونے یا کرنے ، یا خود کو مسلمان کہنے، روزی روٹی سے لیکر مٹی قبرستان تک کسی بھی معاملے میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہونے یا رہنے کی بات کرتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے کہ اپنے سابقہ فیصلوں کے مطابق مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ حملہ کرنے کے مرتکب ہیں۔اس صورت میں مظلوم مسلمانوں کو اپنے حقوق کی حفاظت کا اخلاقی اور ملکی دونوں سطح پر حق حاصل ہے۔حکومت وقت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کو خود اپنے فیصلے اور دائرے میں رہنے کا پابند بنائے۔

یہاں ایک بات ذہن نشین رکھنا ہوگا کہ صدیوں پرانا اور فیصل شدہ تکفیری مسئلہ اور مواد آج جدید نسل اور ناواقفوں کو واقف کرانے کے لئے اگر منظر عام پر لایا جاتا ہے تو قادیانی،عوام میں یہ مغالطہ پیدا کرتے ہیں کہ علماء نے پہلے فلاں کو کافر کہا، پھر فلاں کو کافر کہا اور اب قادیانیوں کو کافر قرار دینے میں لگے ہیں۔کبھی آپس میں اور کبھی اپنے مخالف کو کافر قرار دینا ان علماء کا مشغلہ بن چکا ہے لہذا قادیانیوں کو کافر کہا تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔

اس مغالطے کا جواب دینے کے لئے اِس تاریخی حقیقت پر نظر ڈالئے کہ مرزا قادیانی کے اسباب کفر اختیار کرنے سے پہلے،علماء دین نے خود پہل کر کے اس کو کافر قرار دیا ہو یا اپنی ذات کی بیعت لینے اور مسلمانوں سے علیحدہ جماعت بنانے سے پہلے،کسی عالم دین نے مسلم معاشرے سے اس کو علیحدہ قرار دینے میں پہل کی ہو،کوئی قادیانی اس کی مستند تاریخ پیش نہیں کرسکتا۔

اپنے جنم داتا انگریز بہادروں کی ''کالی سیاست'' کو الہامی زبان دینے کا آغاز مرزا نے ۱۸۸۰ء سے پہلے ہی کر رکھا تھا،اس پر احمدیت کا مکھوٹا اس نے تقریباً ایک دہائی بعد ۱۸۸۹ء میں تجویز کیا،اس کے بعد تیسرے مرحلے میں جا کر اُس مکھوٹے کے تحت اس نے مذہبی جراثیم بتدریج پیدا کرنے شروع کئے۔اس درمیان غور فرمایئے کہ مرزا قادیانی، الہام

سازی اورالہام بازی کا کھیل پوری خرمستی کے ساتھ تقریر وتحریر کے میدان میں فرنگی حکومت کے زیر سایہ تن تنہا بغیر کسی نام کے کھیلتا رہا۔ایک دہائی سے زائد عرصہ تک عام لوگ تو کیا، اس کے قریبی دوست بھی اُس کی حقیقت اور اُس کے رخ و مزاج کو سمجھ ہی نہ پائے تھے۔حالات سے گہرے واقف کار مقامی علماء نے بے لگام دیکھ کر اُس کی ناک میں شریعت کی نکیل ڈالنے ضرور چاہے لیکن بیشتر اکابر نے توقف کا ہی دامن تھامے رکھا تھا۔ بالآخر اپنی تقریر وتحریر میں اسباب کفر کھل کر اختیار کر کے جب مرزا نے اسلام سے نکل جانے کی پہل کی تو علماء اسلام نے بھی اسلام سے اُس کے نکل جانے کی تائید کی اور اُس کو اسلام کا منکر و کافر مان لیا۔ پھر جب مسلمانوں سے الگ جماعت بنا کر بیعت کرنے والوں کو مسلمانوں سے الگ رہنے اور کرنے کا اعلان مرزا نے کیا تو علماء اسلام نے اس کو بھی مان لیا گویا مرزا نے جب کسی کام میں پہل کی تو علماء اسلام نے اس کی تائید وتوثیق کردی۔علماء اسلام نے کسی بھی کام میں پہل کب کی جو قادیانی گماشتے علماء اسلام کے سر، کافر قرار دینے اور بائیکاٹ کرنے کا ٹھیکرا پھوڑتے پھرتے ہیں۔احمدیت کے کھوٹے پر اسلام کا لیبل لگا کر وہ تو خود اصل اسلام سے نکلے ہوئے ہیں پھر اس کو علماء کی جانب ''نکالنے'' کی نسبت کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول کب تک جھونکتے پھریں گے!

علاوہ ازیں اس پر بھی غور کیا جائے کہ اسلام میں داخل مکاتب فکر، دیوبندی بریلوی غیر مقلد وغیرہ اگر آپس میں تکفیر بازی کرتے ہیں اور غلط فہمی یا دلائل کی بنیاد پر کسی کو اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو ان کی یہ بنیاد تو مسلّم ہے کہ وہ اسلام میں داخل ہیں کسی کے نکالنے سے کوئی نکلا یا نہیں یہ تو بعد کا مسئلہ ہے۔جو دلائل کے قبول وعدم قبول، قوت وضعف وغیرہ پر موقوف ہے۔لیکن قادیانیوں کا مسئلہ تو بالکل اس سے جداگانہ ہے وہ اسلام میں داخل کب رہے جو عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے اسلامی فرقوں پر خود کو قیاس کرتے پھرتے ہیں۔

یہ تو ایسا ہے کہ ایک مکان کے چار واجبی حقدار ہوں، جو آپس میں حصہ داری پر جھگڑ رہے ہوں، اُن میں کوئی ایک، دوسرے کو حقدار وحصہ دار نہ مانے اور یہ کہے کہ فلاں دلیل کی بنیاد پر اب تم اس مکان سے خارج ہو جاؤ، کیوں کہ اب تمھارا اس میں حصہ نہیں رہا۔اسی درمیان کوئی راہزن اور ڈاکو، مکان میں جبراً داخل ہو کر اُن کے جھگڑے میں خود کو شریک کرلے اور اپنی حصہ داری کا بھی دعویٰ شروع کردے کہ صاحب آپس میں تم سب لڑ رہے ہو لہٰذا اب مکان کا مالک میں ہوں، اور دلیل یہ دینی شروع کردے کہ فلاں نے فلاں کو کہا کہ مکان کی حصہ داری سے خارج ہے۔ ہر ایک، ایک دوسرے کو اسی طرح کہتا ہے لہٰذا ہمارے متعلق بھی مکان کی حصہ داری سے خارج ہونے کا اُن سب کا فیصلہ غلط ٹھہرا اور اس طور پر میں مالک مکان ٹھہرا۔تو کیا اس راہزن کی دلیل مان لی جائے گی؟ یا سب سے پہلا سوال یہ ہوگا تمھاری پوزیشن تو چور ڈاکو کی ہے، حصہ داری اور ملکیت کی بات تو بہت دور کی ہے، حقدار ہونے کی تو تمھارے اندر اہلیت بھی نہیں، تمھارا تو اس مکان میں داخلہ بھی جرم ہے۔تم کدھر سے آئے ہو اور کیسی بات کرتے ہو۔۔

بالکل یہی معاملہ ایمان اور اسلام کے ڈاکو قادیانیوں کا ہے کہ اسلام کا ٹھیکہ دار یا حصہ دار ہونے کی بات تو بہت دور کی ہے وہ تو واجبی حقدار ہونے کی اپنے اندر اہلیت بھی نہیں رکھتے، تقسیم ہند سے قبل تک خود ہی مسلمانوں سے الگ پارسیوں، یہودیوں کی طرح مستقل اقلیت ہونے کا اپنے جنم داتاؤں (انگریزی حکومت) سے مطالبہ کرتے رہے ہیں بلکہ مردم شماری میں بھی اپنا اندراج الگ کراتے رہے ہیں۔ آج انگریزوں کی کالی سیاست پر احمدیت کا مکھوٹا چڑھا لینے اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا فائدہ اٹھا کر اس مکھوٹے کو مذہب میں شمار کرانے اور ''احمدی اسلام'' کا تلبیسی بینر لگا لینے سے سیاست کا بدبودار اور نجس مادہ پاک کب ہو جائے گا کہ وہ خود کو اسلام کے دائرے میں شامل جماعتوں پر قیاس کرتے ہیں۔ بلکہ حق وانصاف کی رو سے تو اُن کا یہ قیاس کرنا بھی جرم اور دجل وتلبیس ہے!

آج جب مرزائیوں پر خدا کی وسیع وعریض زمین تنگ ہوتی جا رہی ہے تو دفع الوقتی کے طور پر کہیں یہود ونصاریٰ کی طاقت کے سہارے کہیں جمہوریت کی آڑ لے کر اور کہیں انسانی حقوق کی دہائی دے کر تو کہیں عوام وخواص کو مغالطہ دے کر قوم یہود کی طرح ذلت ونکبت کی ہر مار سہنے کے لئے تو آمادہ ہیں لیکن ان حقائق پر غور کرنے اور ان کو تسلیم کر کے اپنی اصلاح کرنے اور آخرت کی فکر کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اسی کو کہتے ہیں کفر کی ضلالت میں قلب ودماغ کا مسخ ہو جانا اور یہی ہے مرزائیت، قادیانیت۔

ان حقائق کی روشنی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی کے استفسار پر حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی جو اسلامی دلائل کا پہلو لئے ہوئے قرآن واحادیث اور شرعی دلائل وبراہین پر مشتمل ہے، حرف بحرف درست اور دور حاضر میں رہنمائی کے قابل ہے اور مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل بھی۔ امید کی جاتی ہے کہ حسب سابق انشاء اللہ دور حاضر کے لئے بھی اس کی اشاعت عوام وخواص کے لئے مفید ہوگی۔

والسلام
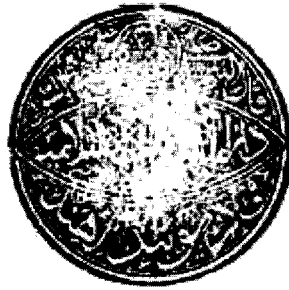
[illegible]

۷ شوال ۱۴۲۹ھ

مطابق ۸ اکتوبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا نبی نے اللہ تعالی سے لیکر سب شعائر اسلام کا توہین کیا ہے ان کے کتابوں میں موجود ہیں مثلا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں نبی ہوں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام ہوں قرآن پاک دنیا سے اٹھ گیا ہے دوبارہ مجھ پر نازل ہوا اپنی گھر والے ام المؤمنین ہے قادیان میں حاضر ہونا نفلی حج سے بہتر ہے یہاں تک کہ جو لوگ میرے نبوت پر ایمان نہیں لاتے ہیں وہ کافر رنڈیوں کے بچے ہیں وغیرہ وغیرہ

ہمارے فریضہ : ماں باپ کے توہین برداشت کرنا مشکل ہے اللہ تعالی سے لیکر سب شعائر اسلام کا توہین برداشت کرنا کس طرح ممکن ہو

علاج : قادیانی کافر اور مرتد کے علاوہ زندیق بھی ہیں اپنی کفریہ باتوں پر اسلام کا نام رکھتے ہیں اسی کو اسلام کہتے ہیں ان کے حکم عام کافر اور مرتد سے سخت ہے شرعی حکم حکومت پر یہ ہے کہ وہ واجب القتل ہے عوام پر یہ ہے کہ وہ واجب القطع ہے۔ ان سے تعلق یعنی دینی سلام کلام ان کو ملازمت میں لگانا یا ان کے ساتھ ملازمت کرنا ان سے نشست برخاست ان سے خرید فروخت سب حرام ہے۔

حکومت پر یہ کہ اسکو گرفتار کرے سزائے موت دی گرفتاری کے بعد اگر توبہ کیا پھر بھی سزائے موت جیسا شادی شدہ زانی توبہ سے سزائے موت ختم نہیں ہوتا۔ اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کیا تو قبول ہوگا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا یہی مذہب ہے۔

عام مسلمان پر آسان علاج ان کے کمر کو توڑنے والا علاج انکو نیست نابود کرانے والا علاج قادیانوں سے مکمل **بائیکاٹ** ہے ان کے نشست برخاست سے ان کے خرید فروخت ان کے دکانوں

کارخانوں ہسپتالوں انکے ملنے جلنے سے انکے کلام سلام ملازمت سے اور انکی مصنوعات سے۔
یہ انکو توبہ کرانے میں بہت بڑا علاج ہے۔ قادیانوں کے حمایت کا بہت بڑا واسطہ
کیونکہ جب انکے دوکانیں کارخانے کاروبار بند ہوگیا تو ضرور توبہ کرینگے
انشاء اللہ تعالی۔ قادیانوں سے مکمل بائیکاٹ ایمان کا گواہی ہے خدمت دینی ہے
اللہ تعالی کے رضامندی کا ذریعہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت کا واسطہ ہے اور
سرمایہ ہے۔ اللہ تعالی ہمیں خدمت دینی میں قبول کرے

بندہ ناچیز حبیب اللہ عفی عنہ خادم مدرسہ سراج سعدیہ لورالائی بلوچستان مدرسہ رضاء المبارک

حضرت مولانا گل حبیب صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حمد اور صلوۃ کے بعد عقیدہ ختم نبوت
قرآن اور احادیث نبویہ اور اجماع سے ثابت ہے اس کا انکار کرنا کفر بواح
ہے تو قادیانی اور انکی عقیدہ رکھنے والا بالکل کافر ہے واجب القتل
ہے اس سے جہاد فرض ہے (مگر یہ حکومت کا کام ہے)
مباشرۃ مالاًسلاناً ان سے تعلق رکھنا میل جول
قطعی حرام ہے تو خلاصہ یہ ہے کہ بندہ فقیر حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی
کی فتوی حرفاً حرفاً تائید کرتا ہوں فقط

والسلام فقیر گل حبیب عفی عنہ
خادم احادیث نبویہ ریاض العلوم
پشین بلوچستان

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین ط

مفتی اعظم حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نور اللہ مرقدہٗ کا یہ فتویٰ نہایت جامع اور مسئلہ کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ حضرت مرحوم نے یہ فتویٰ جاری فرما کر امت مسلمہ کے ایمان کے تحفظ کا بہترین سامان فراہم فرما دیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اب ہر خاص وعام مسلمان پر فرض ہے کہ اسی فتویٰ پر من وعن۔ پوری طرح عمل کرکے اپنی آخرت کی فکر اور اسکو حق تعالیٰ کی رضاء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ جو قادیانیوں کیساتھ ہر قسم کے بائیکاٹ ہی میں منحصر ہے۔ ورنہ عدم مقاطعہ یعنی عدم بائیکاٹ میں بغض فی اللہ میں کمی اور اس فتنہ خبیثہ مرزائیہ کی تقویت۔ اور شیوع میں معاونت کا ذریعہ بنیگا جسکا وبال عظیم ہونا ہر باشعور انسان پر مخفی نہیں۔ ایمانی غیرت کا تقاضا اور ایمان کی نشانی کفر اور کفار سے ہر قسم کی تبری۔ نفرت اور بائیکاٹ ہی میں ہے قادیانیوں۔ مرزائیوں کا کفر ایک الگ نوعیت کا کفر اور یہ فتنہ ایک عظیم تر فتنہ ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما کر اس سے بچنے کی ہمت اور توفیق عطا فرما دیں۔ تمام ایمان بچا کر دنیا سے رخصت ہوں۔ اور اس فرقہ ضالہ کو بھی مولائے پاک تائب ہونے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ عبد الغفور عفا عنہ
۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۹ھ خادم مدرسہ عربیہ سراج المدارس وخطیب مرکزی جامع مسجد شکید

حاجی محمد عبدالرشید صاحب مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علمائے حق کا مندرجہ بالا فتویٰ بالکل صحیح اور باصواب ہے۔ قادیانی / مرزائی فتنہ، جو حضور سرورِ کونین

شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی صریح بغاوت

ہے۔ اس فتنہ اور شر کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے ان قادیانیوں / مرزائیوں سے بائیکاٹ کرنا

انتہائی ضروری ہے۔ اور جملہ علمائے حق اور صالحین نے اس بارے میں جو فتویٰ دیا ہے میں اس

کی پوری تائید کرتا ہوں اور جملہ اہل اسلام سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس فتویٰ کے مطابق بے دین

قادیانیوں / مرزائیوں کا مکمل اقتصادی و سماجی بائیکاٹ کریں۔

(حاجی) محمد عبدالرشید (نقشبندی مجددی)

خلیفہ مجاز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

مکان نمبر 228/B سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان

حضرت مولانا نذر الرحمٰن صاحب مدظلہ (تبلیغی جماعت)
خلیفہ مجاز حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ ہر ایک بلا شبہ واضح اور مسلّم امر ہے کہ حضرت محمد صلعم آخری نبی ہیں آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا آپ کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ بلا شبہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور یہی حکم اسکے متبعین کا ہے اور پھر فتنۂ قادیانیت دوسرے کفار اور مرتدین کے مقابلہ زیادہ خطرناک اور سخت ہے جن کے ساتھ باہمی تعلقات اور دیگر معاملات کے سلسلہ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن صاحب رحمۃ اللہ ٹونکی نے جو تفصیلی فتویٰ جاری کیا ہے یہ عام ہے اور آج بھی اسکی اہمیت و افادیت اسی طرح قائم اور مسلّم ہے جس طرح بوقت اجراء محقق اور مبرھن بنصوص شرعیہ اور مدلل بعبارات فقہیہ ہے عام مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت اسی میں ہے کہ وہ دیگر کفار و مرتدین کیساتھ عموماً اور فرقۂ قادیانی کے ساتھ خصوصاً منسلکہ فتویٰ کے موافق عمل کریں بندہ کو اس فتویٰ کے تمام پہلوؤں کیساتھ اتفاق ہے ۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ

العبد نذر الرحمٰن

مدرسہ عربیہ

تبلیغی مرکز رائے ونڈ

تبلیغی جماعت کا متفقہ مؤقف

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ کی اجازت اور مشورہ سے مولانا نذر الرحمٰن صاحب مدظلہ نے یہ تحریر لکھی اور حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ نے اسے اپنا اور تبلیغی جماعت کا متفقہ مؤقف قرار دیا

بریلوی مکتبہ فکر

عُلماءِ کِرام، مُفتیانِ عظام کا مُتّفقہ فیصلہ

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے مرتب کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

1۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2۔ مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3۔ ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4۔ ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

5۔ دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا جائے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ذ۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین. والله سبحانه يجزل لكم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کا

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

پر عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تفصیلی اور تحقیقی جواب پر تبصرہ

ڈاکٹر مُحَمَّد سَرْفَرَاز نعیمی ازہری

- ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور
- ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان
- سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

Dr.Muhammad Sarfraz Naimi Azhari
Ph.D., M.O.L. (ARABIC), L.L.B.
M.A. (Arabic), M.A.(ISLAMIC STUDIES)
Hon's In Arabic (GOLD MEDDLIST)
FAZIL-JAMIA AZHER.(EGYPT)
FAZIL-JAMIA NAIMIA
JAMIA NAIMIA
Garhi Shahu,LAHORE. Off :6306592
PAKISTAN Res :6364523

قادیانی قلبی طور پر امت مسلمہ کے دشمن ہیں اس لیے وہ مسلمانوں کو معاشی اور مالی نقصان پہنچانے کے در پے رہتے ہے ان کے نزدیک مسلمانوں کو نقصان پہنچانا انکے مذہب کا حصہ ہے۔

عالم کفر یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اسلام اور مسلمانوں کو شکست سے دوچار کیا جائے چونکہ ان کی تمام تر نگاہیں قادیانیوں پر جمی ہوئی ہیں اس لیے وہ ان کی اقتصادی، معاشی، معاشرتی، دینی، سیاسی اور ہر اعتبار سے کہیں پس دیوارہ کر اور کہیں اعلانیہ اقلیت کے نام پر مدد کر رہے ہیں چاہے وہ طاقتیں اہل یہود سے ہوں یا اہل نصاریٰ سے یا اہل ہنود اور مشرکین میں سے ہوں۔ اس لیے ہمیں ان کے منصوبوں اور پروگراموں سے ہمہ وقت آگاہی حاصل کرتے رہنا چاہیے تاکہ انہیں ناکام کر سکیں اس ناکامی کی ایک شکل ان سے مکمل بائیکاٹ بھی ہے جس کی تفصیل سے آپ آئندہ صفحات میں آگاہی حاصل کر سکیں گے۔ جس پر سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے محقق اور عالم باعمل حضرت علامہ ابو سعید مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

سرفراز نعیمی
16/8/08

عالم باعمل اور محقق حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ
کا محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق مرتب کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ. امابعد

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے لیے معاشرہ کو برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر امن بے ضرر اور مئوثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاحِ معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوۃ میں ہے۔ **وھکذا کان دأب الصحابة ومن بعدھم من المؤمنین فی جمیع الازمان فانھم کانوا یقاطعون من حاد اللّٰہ ورسولہ مع حاجتھم الیہ وآثروا رضا اللّٰہ تعالی علی ذلک.** (مرقات شرح مشکوۃ جلد نمبر 10 صفحہ 290) ”یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہوگئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہینہ بھران کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کردیں تو جلدی کامیابی ہوگی۔ اس پر سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پانی بند کردیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ فسار رسول اللہ ﷺ الیٰ مائھم فقطعه علیھم فلما قطع علیھم خرجوا۔ (زادالمعاد ابن قیم جلد 3 صفحہ 234 علی حاشی مواہب للزرقانی جلد 4 صفحہ 205)

اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ صحابی اور ان کے ساتھی دو اور صحابی رضی اللہ عنہم غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کردی جائے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں و نھی النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم عن کلامی و کلام صاحبی (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ''یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اور میرے دوساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔

فاجتنب الناس کلامنا (صحیح بخاری صفحہ 675 جلد 2 باب وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا الخ) ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ اور اس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ (توبہ:118) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہوجائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہوگئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کیے، لہٰذا اب کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔ خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلق (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود:113)

یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (انعام:68)

یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

اور حدیث پاک میں ہے **عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنواسرائیل فی المعاصی فنھتھم علمائھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم فضرب اللّٰہ قلوب بعضھم علی بعض ولَعَنَھم علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطرو ھم اطرا۔**

(ترمذی شریف جلد۲ صفحہ 135 باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

"یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے، (بائیکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کو ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے تشریف فرما تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔"

مذکورہ بالا بائیکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت پر حملے کریں ایسے بد مذہبوں کے لیے سخت حکم ہے ان کے ساتھ بائیکاٹ نہ کرنا، میل میلاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگرچہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ:23)

''یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا۔'' نیز قرآن پاک میں ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورۃ المجادلہ:22)

''یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر چہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برداری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، خدا تعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں اور خدا تعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔''

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

والكلام على مافى الكشاف من باب التخييل خيل أن من الممتنع المحال أن تجد قوما مؤمنين يوادّون المشركين (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار و مشرکین کے ساتھ اس کی دوستی و محبت بھی ہو یہ محال و ممتنع ہے۔'' نیز اسی میں ہے۔

مبالغة فى النهى عنه والزجر عن ملابسته والتصلب فى مجانبة أعداء الله تعالى۔

(روح المعانی جلد 28 صفحہ 35)

یعنی آیت مذکورہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لئے زجر و توبیخ ہے اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی خواہ وہ باپ

ہو کہ بیٹا بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ ابوقحافہ کی زبان سے سید دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مکا رسید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا أفعلت یا أبا بکر اے ابوبکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ قال لا تعد، قال: واللّٰہ لو کان السیف قریباً منی لضربتہ (روح المعانی نمبر 28 صفحہ 37) ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی قسم اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو انھوں نے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

عن انس قال کان أی أبوعبیدۃ قتل أباہ وھو من جملۃ أساری بدر بیدہ لما سمع منہ فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم مایکرہ ونھاہ فلم ینتہ۔ (روح المعانی جلد 28 صفحہ 37)

یوں ہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے، جنھوں نے امت کو عشق مصطفیٰ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفےٰ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے نہ مال ودولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔ سبحان من کتب الایمان فی قلوب المومنین وایدھم بروح منہ.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق ومحبت ہی کی بنا پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 29) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق ومحبت کا نکھار ہوتا ہے جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے وہ محبت میں سچا نہیں ہے وہ محبت محبت ہی نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے الحاصل خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ **افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ** (ابوداؤد شریف جلد 164 باب **حجانبہ اھل الاھوا**)

یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دربارِ الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں۔

اللّٰھمّ اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلّین سلما لا ولیئک وعدوّا لا عدائک نحب بحبک من احبّک ونعادی بعد عداوتک من خالفک اللّٰھم ھذا الدّعاء وعلیک الاجابۃ۔

(ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 179 باب **مایقول اذا قام من اللیل**)

''یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر، یا اللہ ہم کو گمراہ کرنے والا نہ کر، یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔''

ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک **یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ** (التوبۃ : 73) کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں کرسکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنابریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''قام رسول صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعۃ خطیبا فقال قم یا فلان فأخرج فانک منافق أخرج یا فلان فانک منافق فأخرجھم بأسمائھم ففضحھم ولم یک عمر بن الخطاب شھد تلک الجمعۃ لحاجۃ کانت لہ فلقیھم وھم یخرجون من المسجد فاختبأ منھم استحیاء أنہ لم یشھد الجمعۃ وظن أن الناس قد انصرفوا و اختبأوا ھم منہ وظنوا أنہ قد علم بأمرھم فدخل المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال لہ رجل: أبشر یا عمر فقد فضح اللّٰہ تعالی المنافقین الیوم. (تفسیر روح المعانی جلد 11 صفحہ 10، تفسیر مظہری جلد 4 صفحہ 289، تفسیر ابن کثیر جلد 2 صفحہ 384، تفسیر خازن

جلد3 صفحہ 125 تفسیر بغوی علی الخازن جلد3 صفحہ 115 تفسیر روح البیان جلد3 صفحہ 493)

یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے، شاید جمعہ ہو گیا لیکن منافق فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے پھر جب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ تجھے خوشخبری ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔" اور سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔ **طرد المنافقین من مسجد رسول اللّٰہ تعالی علیہ وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر کہا **فامر بهم رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم فأخرجوا من المسجد إخراجا عنیفا.** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، خالد بن زید رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے جاتے **اف لک منافقا خبیثا** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 528) ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑ ازور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا اے عمارہ رضی اللہ عنہ تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے تو صحابی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا تجھے دفع کرے جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔ **فلا تقربن مسجد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم** (سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ 529) آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعود رضی اللہ عنہ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔ اور حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمر کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا۔ وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث رضی اللہ عنہ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ ادھر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی زوی بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔ (سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 529)

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهٗٓ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

(سورة ممتحنه:4)

"یعنی اے ایمان والو! تمہارے لئے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔"

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔ **یقول اللّٰہ تبارک وتعالیٰ و عزتی لا ینال رحمتی من لم یوال أولیائی ویعاد أعدائی۔** (صفحہ 35 ج 28) "یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔"

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبویؒ نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے۔ **وروی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال اوحی اللّٰہ تعالی الی موسیٰ علیہ السلام قال یاموسیٰ ھل عملت لی عملا قط قال الھی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک وذکرت لک فقال اللّٰہ تعالیٰ یا موسی ان الصلوۃ لک برھان والصوم لک جنۃ والصدقۃ لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت**

لی فقال دلنی علی عمل هو لک قال یا موسی هل والیت لی ولیا وهل عادیت لی عدوا. فعلم ان احب الا عمال الی اللّٰہ تعالیٰ الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ. (درۃ الناصحین صفحہ 210) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ تو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برھان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لئے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لئے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لئے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لئے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کونسا عمل ہے جو تیرے لئے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے (پس معلوم ہوا کہ اعمال میں سب سے بہترین عمل اللہ کے نزدیک اللہ ہی کے واسطے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی کرنا ہے)۔" اسی طرح کا ایک واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ تفسیر روح البیان جلد 4 صفحہ 378 پر ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنا مقبول ومحبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کی محبت اور ان کے دشمنوں گستاخوں کی محبت آپس میں ضدیں ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔

دو محبتِ متنافیہ جمع نشوند جمع ضدین را محال گفتہ اند محبتِ یکے مستلزمِ عداوتِ دیگریست

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا

وعلامتِ کمالِ محبت کمالِ بُغض است باَعداءِ او صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر165 دفتر اول)
یعنی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض وعداوت ہو۔ نیز فرمایا

وباکفار کہ دشمنان خدائی عَزَّوَجَلَّ اَند و دشمنانِ رسولِ وے عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ دشمن باید بود و در ذُلّ وخواری ایشان سعی باید نمود و بہیچ وجہ عزت نباید داد و این بدبختان را در مجلسِ خود راہ نباید

(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر165 دفتر اول)

یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیے اور ان کو ذلیل وخوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیے۔

نیز فرمایا، دررنگِ سگان ایشان را دور باید داشت (مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر163 دفتر اول)
''یعنی خدا و رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے۔''

نیز فرمایا'' پس عزتِ اسلام در خواریِ کُفر واہلِ کفر است کسیکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔''
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 163 دفتر اول)

''یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر وکفار کو خوار و ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔''

نیز سید امام ربانیؒ نے فرمایا'' راہیکہ بجنابِ قدسِ جدِ بزرگوارِ شما عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ میرسانَد نیست اگر باین راہ رفتہ نشود وصول بآن جناب قدس دشوار است۔''
(مکتوبات امام ربانیؒ مکتوب نمبر 165 دفتر اول)

''یعنی رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستہ کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔''

اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر سر اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں تک پہنچادے اور اگر تو ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

بدمذہبوں (قادیانیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے

حدیث نمبر1: **عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی اٰخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاهم لایضلونکم ولا یفتونکم.** (مسلم شریف جلد1 صفحہ10 باب النهی عن الروایة الخ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمھارے باپ دادا نے سنی ہوں گی لہٰذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔''

سبحان اللہ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل وفریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اس شفیق امت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بدمذہبوں (قادنیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بددین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔ **حسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم.**

اے میرے مسلمان بھائیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار غیروں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے۔ **عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا هواء علیٰ ابن سیرین فقالا یا ابابکر نحدثک بحدیث فقال لا فقالا فنقرء علیک آیة من کتاب الله فقال لا لتقومان علی اولا تو من قال فخر جا فقال بعض القوم یا ابوبکر وما کان علیک ان یقرا علیک آیة من کتاب الله**

قال انی خشیت ان یقرا علی آیة فیقرا ذلک فی قلبی ۔ ”یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انہوں نے عرض کیا اجازت ہو تو ہم قرآن پاک کی آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر دونوں خائب و خاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں لچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ! وہ امام ابن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ تو بد مذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اَن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سنی چاہیے۔ **ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم.**

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ **فقیل لہ فقال ازایشان** کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ بد مذہبوں میں سے تھا۔

حدیث پاک نمبر 2..... **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مجوس ھذہ الامة المکذبون باقدار اللہ ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتو افلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم.** (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰ باب فی القدر) ”یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قضا و قدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں) (قادنیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو اگر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگانِ دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستری رضی اللہ عنہ نے فرمایا **من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ فانہ لا یانس الی مبتدع ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ولا یصاحبہ ویظھر لہ من نفسہ العداوة والبغضاء** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ”یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی بد مذہب (بدعتی) سے اُنس

ومحبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا''۔

نیز فرمایا **من ضحک إلی مبتدع نزع اللّٰہ تعالیٰ نور الایمان من قلبه ،ومن لم یصدق فلیجرب** (روح المعانی جلد 28 صفحہ 35) ''یعنی جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خداتعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔''

تفسیر روح البیان میں ہے۔**روی عن ابن المبارک روی فی المنام فقیل له مافعل اللّٰہ بک فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الی مبتدع فقال انک لم تعاد عدوی فی الدین.** (روح البیان صفحہ 419 جلد 4)

''وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔'' یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں۔**فکیف حال القاعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین** (روح البیان جلد 4 صفحہ 420) پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقیؒ کا ارشاد مبارک **ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دارالبوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحبة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتی لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السیٔ** (روح البیان جلد 4 صفحہ 419) ''یعنی برا ہمنشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہٰذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیے کہ وہ کافروں منافقوں اور بدمذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے تا کہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقی نے فرمایا **فی الحدیث من احب قوماً علی عملهم حشر فی زمرتهم وحوسب بحسابهم وان لم یعمل بعملهم** (روح البیان جلد 9 صفحہ 494) ''یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب

میں شریک ہوگا۔اگر چہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔"

نیز تفسیر روح البیان میں ہے۔ان الغلظة علی اعدآء اللّٰہ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذا کان مأمورا بالغلظة علیھم فما ظنک بغیرہ فھی لاتنا فی الرحمة علی الاحباب کما قال تعالیٰ أشداء علی الکفار (روح البیان جلد ۱۰ صفحہ ۶۷)"یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔"

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من احب صاحب بدعة احبط اللّٰہ عملہ واخرج نور الایمان من قلبہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80)"یعنی جس کسی نے بدمذہب (بدعتی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا"۔

نیز فرمایا واذا علم اللّٰہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعة رجوت اللّٰہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80)"یعنی خدا تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (بدعتیوں جیسے قادیانیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگر چہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔"

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط اللّٰہ تعالیٰ حتی یرجع (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے جنازہ میں گیا وہ لوٹنے تک خدا تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔"

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانیؓ کا ارشاد مبارک وان لایکاثر اھل البدع ولا یدانیھم ولا یسلم علیھم (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی بدمذہبوں (بدعتی جیسے قادیانی) کے (جلسوں وغیرہ میں شرکت کر کے) ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔" نیز فرمایا ولا یجالسھم ولا یقرب منھم ولا یھنیھم فی الا عیاد واوقات السرور ولا یصلی علیھم اذاماتوا ولا یترحم علیھم اذا ذکروا بل یبائنھم ویعادیھم فی اللّٰہ عزوجل معتقدا ببطلان مذھب اھل بدعة محتسبا بذلک الثواب الجزیل والاجر الکثیر. (غنیۃ الطالبین جلد 1 صفحہ 80) "یعنی بدمذہبوں (جیسے قادیانی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان

(جیسے قادیانیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ علیہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔"

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد میں تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بد مذہبی کی بو آتی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اس کو نکال دیا۔

(ملفوظات مولانا احمد رضا خانؒ حصہ اول صفحہ 107)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور مخالفوں (قادیانیوں/مرزائیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ (الاعراف : 163)

"یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہوگئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا تیسرا خاموش آخر فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کر دی نہ یہ ادھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف صفحہ 476، تفسیر روح المعانی سورہ اعراف جلد نمبر 9 صفحہ 82)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعا میں پڑھتا ہے۔ و نخلع و نترک من یفجرک یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر مودبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں سے اپیل

میرے مسلمان بھائیو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھولے بھالے امتیو ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار اپنے ایمان کو بچاؤ۔ اپنے بیگانوں کو پہچانو اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو

مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو خدا تعالیٰ دوست و دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان ارید الاصلاح مااستعطت وما توفیقی الا باللہ.

طالب دعا: سنگ دربار سلطانی

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ

3 جمادی الآخری 1394ھ

تتمہ نمبر 1...... یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۗ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ

(حدید:13)

"یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گذر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائی گی جس کا ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے اندر ایک طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا"۔ یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کردیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر 2...... جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (یٰسین:59) یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہوجاؤ۔

خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج

فقیر ابوسعید غفرلہ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ قادیانی ایسا مرتد اور کافر جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ۔ من شک فی کفرہ فقد کفر ایسے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا تو درکنار جو اس کے کفریہ اقوال پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں تھوڑا سا بھی شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے ۔ قادیانی عقیدے والے کو کافر و مرتد نہ ماننے والے مرد عورت کا نکاح کسی مسلمان کے ساتھ ہرگز نہیں ہو سکتا ۔ اگر ہوگا زنائے خالص ہوگا ۔ اولاد ہوگی تو حرام کی ہوگی ۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے ۔ لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد کذا فی المبسوط جس مسلمان عورت کا دھوکے یا غلطی سے یا جہالت سے ایسے شخص کے ساتھ نکاح ہو جائے جو قادیانی ہو ۔ اس پر فرض ہے ۔ کہ فوراً اس سے جدا ہو جائے ۔ تاکہ زنا سے بچے ۔ اس میں طلاق کی بھی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ طلاق تو جب ہو ۔ کہ پہلے نکاح منعقد ہو ۔ ان براہین ساطعہ کی روشنی میں ہر اہل سنت صاحب ایمان مسلمان پر لازم ہے ۔ کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ ہر قسم کے دینی دنیاوی تعلقات منقطع رکھیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام اہل اسلام کو دینی حمیت اپنانے کی توفیق انیق سے نوازے آمین بحق طٰہٰ لیٰسین ۰ ۲۲/۱۰/۲۰۰۸

محمد اصغر علی عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف
(سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ فریدیہ (رجسٹرڈ) ساہیوال

040-4466685
040-4466985
فیکس
040-4460985

تاریخ 07-7-09

قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم وستم کا فطری ردِّعمل

قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ

اسلام امن وآشتی اور رواداری کا علم بردار ہے جس طرح اہل اسلام کی خیر خواہی کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اسی طرح غیر مسلموں کی بھلائی کا بھی تقاضا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم والدین کے ساتھ بھی اسلام حسن سلوک چاہتا ہے(۱)۔ حضورﷺ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو انکی مشرکہ والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کا صلہ رحمی کا حکم فرمایا(۲)۔ بالکل اسی طرح جن مشرکین نے مسلمانوں کے ساتھ قتال کیا نہ کوئی دوسرا ظلم، ان کے ساتھ بھی نیک سلوک کو روا رکھا گیا(۳) تاہم کفار ومشرکین کے ساتھ دوستی کرنا اور محبت کا رشتہ رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے(۴) مصلحت (جلب منفعت ودفع مضرت) اگر کافروں، مشرکوں اور زندیقوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کا تقاضا کرے تو ہنگامی حالات میں اس ہتھیار کو استعمال کرنا بھی اسلام جائز قرار دیتا ہے(۵) جب کبھی مصلحت نے بعض مسلمانوں کے خلاف بھی سوشل بائیکاٹ کا ہتھیار استعمال کرنا مناسب قرار دیا ہے تو یہ ہتھیار استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ حضورﷺ نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر دو اصحاب کے ساتھ بات چیت تک کرنے سے منع کر دیا تھا(۶) غرض یہ کہ استصلاح کے لیے اسلام سوشل بائیکاٹ کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

قادیانی جو کہ اپنی تمام تر توانائیاں اہل اسلام کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ عالمی سطح پر عیسائیوں اور یہودیوں کے مقاصد واہداف کو قریب کرنے کے لیے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ضروری ہے کہ اہل اسلام اپنے بھرپور دینی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں اور انکے ساتھ قلبی میلان سے سخت اجتناب کریں قادیانیوں کے خلاف اپنی صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنا فرقہ واریت نہ سمجھا جائے بلکہ اسلام کی صحیح شناخت کے اظہار کا ذریعہ قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ ان سے ظلم ستم نہیں ہے بلکہ قادیانیوں کے نظریاتی افساد اور فکری ظلم وستم کا فطری ردِّعمل ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

(دستخط)
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال
4 جولائی 2009ء

---

(۱) لقمان 31=15
(۲) بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث 2620
(۳) الممتحنہ 60=8
(۴) المائدہ 5=51
(۵) ہود 11=113
(۶) التوبہ 9=118

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ہر وہ شخص جو بھی مدعی نبوت کاذبہ ہو
اور ایسے کاذب نبی کو جو بھی اللہ تعالیٰ کا سچا نبی سمجھے وہ کافر و بے دین ہے اور دائرہ
اسلام سے خارج ہے۔

آقائے دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کسی
نے بھی دعویٰ نبوت کیا امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ وہ اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہے
اور اس کے کافر و بے دین ہونے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

ایسے لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور ان سے محبت کا رشتہ استوار کرنا
شرعاً ممنوع ہے

ارشاد خداوندی ہے

یایها الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰبائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر
علی الایمان ومن یتولهم منکم فاولئک هم الظلمون
سورہ توبہ

اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن اور بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو
ان سے محبت اور دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا وہ ظالموں میں سے ہوگا
نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور مخالفت کرنے والے کے بارے
میں ارشاد فرمایا

لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ
ورسوله ولو کانوا اٰباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک
کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه ویدخلهم جنت تجری من
تحتها الانهار خلدین فیها رضی اللہ عنهم ورضوا عنه اولئک حزب اللہ

الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۔
سورۃ المجادلہ ۔

یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں بیٹے ہوں ۔ یا ان کے بھائی ہوں یا ان کے کنبہ والے ہوں ۔ یہ وہ لوگ ہیں نقش کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان اور تقویت بخشی ہے انہیں اپنے فیض خاص سے اور داخل کرے گا انہیں باغوں میں رواں ہیں جن کے نیچے نہریں ۔ وہ ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے ۔ یہ (بلند اقبال) اللہ کا گروہ ہیں سن لو! اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی دونوں جہانوں میں کامیاب وکامران ہو گیا ۔

اس آیت میں بڑی صراحت سے اس حقیقت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اگر وہ اس دعویٰ میں سچے ہیں تو یہ ناممکن ہے کہ ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی محبت پائی جائے ۔ جس طرح پاک اور پلید پانی ایک برتن میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اسی طرح نور ایمان اور دشمنان اسلام کی دوستی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی ۔ جو ایمان کا مدعی ہے اور کفار و منافقین کیساتھ بھی دوستی کے تعلقات رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو فریب دے رہا ہے ۔ اللہ کا بندہ اللہ کریم کے دشمنوں سے خواہ وہ اس کے قریبی رشتہ دار بھی کیوں نہ ہوں ہر قسم کے تعلقات منقطع کر دیتا ہے ۔ ان میں سے چند قریبی رشتہ داروں کا صراحۃً ذکر فرما دیا ۔ اولاد کو اپنے والدین سے محبت بھی ہوتی ہے اور ان کا ادب اور لحاظ بھی ہوتا ہے ۔ لیکن اگر باپ دین کا دشمن ہو تو بیٹا اس کی پرواہ تک نہیں کرتا اسی طرح باقی رشتے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتے ۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب غلامان مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بدر و اُحد کے میدانوں میں اپنے قریبی رشتہ داروں کے سامنے صف آراء ہوئے تو جو بھی ان کا مدمقابل بنا ۔ انہوں نے بلا تامل خاک وخون میں ملا دیا ۔ حضرت ابو عبیدہ جب میدان بدر میں گئے ۔ تو ان کا باپ عبداللہ ان کے سامنے آیا ۔ آپ نے اپنی تلوار کے وار سے اس کا سر قلم کر دیا ۔ ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ نے شان رسالت میں کچھ گستاخی کی تو آپ نے اسے اس زور سے

دھکا دیا کہ وہ منہ کے بل زمین پر گرا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو ابوبکر نے عرض کیا۔ میرے آقا اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو قتل کر دیتا۔ بعد میں حضرت ابو قحافہ مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔ بدر کے دن صدیق اکبر نے اپنے بیٹے عبداللہ کو للکارا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اجازت طلب کرتے ہوئے عرض کیا دعنی اکون فی الرعلۃ الاولی۔ میرے آقا مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں شہداء کے پہلے گروہ میں داخل ہو جاؤں۔ حبیب کبریا علیہ اطیب التحیۃ والثناء نے فرمایا

متعنا بنفسک یا ابابکر ماتعلم انک عندی بمنزلۃ سمعی وبصری۔

اے ابوبکر! ہمیں اپنی ذات سے فائدہ اٹھا لینے دے تو نہیں جانتا کہ تو میرے نزدیک میرے کان اور میری آنکھ کی طرح ہے۔ اسی طرح حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبید کو احد کے روز قتل کیا۔ بدر کی جنگ میں ایک انصاری نے ان کے بھائی ابو عزیز بن عمیر کو گرفتار کر لیا۔ وہ اسے رسی سے باندھ رہا تھا۔ تو حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا اس کو خوب کس کر باندھنا اس کی ماں بڑی مالدار ہے گراں قدر فدیہ ادا کرے گی۔ ابو عزیز نے کہا مصعب تم بھائی ہو کر ایسی بات کہہ رہے ہو آپ نے جواب دیا تیرا میرا بھائی چارہ ختم۔ اب یہ انصاری میرا بھائی ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاصم ابن ہشام ابن مغیرہ کو قتل کیا۔ اور سیدنا علی سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اپنے قریبی رشتہ داروں عتبہ شیبہ اور ولید کو تہہ تیغ کیا۔ شمع نبوت کے پروانوں نے عملی نمونہ پیش کیا۔ اور دنیا کو بتا دیا کہ ان کے دلوں میں صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور بس۔

تفسیر ضیاء القرآن

اسی آیت کریمہ کے تحت حضرت صدر الافاضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بد دینوں اور بد مذہبوں اور خدا و رسول کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے مودت اور اختلاط جائز نہیں۔

(5) واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔

اور اے سننے والے جب تو دیکھے انہیں کہ بے ہودہ بحثیں کر رہے ہیں ہماری آیتوں میں تو منہ پھیر لے ان سے یہاں تک کہ وہ الجھنے لگیں کسی اور بات میں اور اگر (کہیں) بھلا دے تجھے شیطان تو مت بیٹھو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس۔

حضور ضیاء الامت رحؒ اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں صحبت کا اثر مسلم ہے۔ انسان اپنے ہم نشین کی عادات اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ جن کا رات دن کا مشغلہ اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن حکیم پر طعن و تشنیع کرنا ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا دل بھی ان کی باتوں سے متاثر ہونے لگے۔

آج کل کی عام گمراہی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور بدعقیدہ لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے میں کوئی ضرر نہیں سمجھتے نتیجہ وہی نکلتا ہے کہ متعدی مرض کے مریض کے پاس بیٹھنے والا بھی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ تفسیر ضیاء القرآن۔

اسی آیت کے تحت حضرت صدر الافاضل اپنے حاشیہ خزائن العرفان میں فرماتے ہیں "اور ان کی ہمنشینی ترک کرو۔ مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی جس مجلس میں دین کا احترام نہ کیا جاتا ہو۔ مسلمان کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ کفار اور بے دینوں کے جلسے جن میں وہ دین کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں جانا، سننے کیلئے شرکت کرنا جائز نہیں۔ اور رد و جواب کے لیے جانا مجالست نہیں بلکہ اظہار حق ہے۔ وہ ممنوع نہیں۔ جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے "

اسی آیت کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب اپنی تفسیر نعیمی صفحہ 570 کے تحت فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ظالم قوم کے ساتھ بیٹھنا حرام ہے۔ پھر ان کو تبلیغ و ہدایت کیسے کی جائے گی۔ قریب رہ کر تبلیغ آسان ہے دور کی تبلیغ سے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں محبت و الفت سے کفار کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جبکہ وہ اسلام کے خلاف بکواس کر رہے ہوں۔ تبلیغ کے لیے ان کے پاس آنا جانا ان سے الفت کرنا تاکہ نرمی اور اخلاق سے مشرف باسلام ہو جائیں یہ عبادت ہے۔ جیسا کہ آیت کی روشنی سے

(3) وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ

المنافقین والکافرین فی جھنم جمیعًا

اور تحقیق اتارا اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ حکم کتاب میں کہ جب تم سنو اللہ کی آیتوں کو کہ انکار کیا جارہا ہے ان کا اور مذاق اڑایا جارہا ہے ان کا تو مت بیٹھو ان (کفر و استہزاء کرنے والوں) کے ساتھ یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں کسی دوسری بات میں۔ ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اکٹھا کرنے والا ہے سب منافقوں اور کافروں کو جہنم میں

اس آیت کے تحت حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسی مجالس جن میں کتاب الہی کا انکار کیا جاتا ہے اور اس کی آیتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے شرکت کرنے ممانعت کی گئی تھی۔ اس حکم کی یاد تازہ کرائی جارہی ہے۔ جو شخص مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ تمام گمراہ فرقوں کی مجلسوں اور جلسوں میں جاکر بیٹھنے کا یہی حکم ہے کیونکہ صحبت کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔"

لہٰذا مرزائی قادیانیوں سے نکاح ناجائز ان کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ ایمان بچانے کیلئے سادہ لوح اور نابلد لوگوں کا اجتناب از حد ضروری ہے کہیں ان کی مجالست و موانست سے ایمان ہی ضائع نہ ہو جائے۔ ان کی مالی معاونت کرنے سے پرہیز لازمی ہے تاکہ ان ذرائع کو اپنے عقائد باطلہ کی ترویج کیلئے استعمال نہ کر سکیں

اس ناچیز کی طرف سے بھی مسلمان بھائیوں کی خدمت میں یہی اپیل ہے جو حضرت علامہ مفتی ابوسعید محمد امین صاحب مدظلہ العالیہ نے کی ہے میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ کے بھولے بھالے امتیو! ہوشیار، خبردار، ہوشیار، خبردار۔ اپنے ایمان بچاؤ اپنے بیگانے کو دیکھ لو۔ اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو۔ خدا تعالیٰ دوست دشمن کی پہچان نصیب کرے۔ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب
شیر محمد خان
خادم دارالافتاء المحمدیہ الغوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا
19-10-08

مفتی دارالافتاء المحمدیہ
الغوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا

[signatures] 19-10-08

سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری صاحب کرمانوالہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاشبہ قادیانی کافر، مرتد منافق، ملحد اور زندیق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی لعین اور اسکی ذریت سے لیکر عام قادیانی اور انکی آنے والی تمام نسلوں میں اللہ عزوجل، انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص سرکار دوعالم آقائے دوجہاں رحمۃ لعالمین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کرنے کا جرم پایا جاتا ہے۔ قادیانی/مرزائی تمام صحابہ کرام اور اہل بیت علیہم الرضوان کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ ان گستاخوں کے بارے میں کسی قسم کا نرم رویہ رکھنے والا خود بھی غیرت ایمانی سے محروم ہے اور اسکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق مشکوک ہے۔ آپکے سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

الف...... امت اسلامیہ اِس فرد یا جماعت کے ساتھ ہر قسم کے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب...... ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت قطعی حرام ہے۔

ج...... ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت بالکل ناجائز اور حرام ہے۔

د...... ان کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں سے مال بالکل نہ خریدا جائے اور انکا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کرنا فرض عین ہے۔

ہ...... انکی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں، ہسپتالوں میں جانا اور انکے ڈاکٹروں سے علاج کروانا حرام ہے۔

ر...... ان سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے یہی شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ز...... ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات ہرگز ہرگز استعمال نہ کی جائیں۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ ہم خود بھی کرتے ہیں اور تمام امت مسلمہ سے اس مقاطعہ یا بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہیں۔ کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ہمارے پاس بہترین نسخہ یہی ہے۔ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی علامت ہے۔ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری اپیل ہے کہ اگر ہم قادیانیوں/مرزائیوں کا مکمل مقاطعہ یعنی بائیکاٹ نہیں کرتے تو ہم سرکار مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضریٰ میں دل دکھاتے ہیں اور شافی محشر وساقی کوثر سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سامان کرتے ہیں جس سے اللہ عزوجل بچائے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ میں بہت سخت تھے۔ آپ نہ صرف قادیانیوں/مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کا حکم جاری فرماتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اوران سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اس سے قادیانی نوازاپنی حیثیت کا اندازہ لگالیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

سید محمد نبیل الرحمٰن شاہ بخاری

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ لاہور
دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ الجواب: مسئولہ صورت میں زندیق وہ کافر ہے جو
حق تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اگر ایمان ظاہر کرے بھی تو درحقیقت
باطن میں کافر ہوتا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا
اعتراف کرنے کے باوجود کافرانہ عقائد رکھتا ہے، تو ایسے شخص کے متعلق قتل کا حکم ہے
ردالمحتار فتاویٰ شامی میں ہے، (قولہ وکذا الکافر بسبب الزندقۃ) قال العلامۃ ابن کمال باشا فی رسالۃ
الزندیق فی لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری تعالیٰ وعلی من یثبت الشریک وعلی من ینکر حکمتہ [illegible]
والاعتراف بنبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی میں ہے یقتل ان لم یسلم لانہ مرتد، فتاویٰ رضویہ میں
ہے مرتد مرد خواہ عورت سے دنیا بھر میں کسی سے نکاح نہیں ہو سکتا، جب یہ اولاد ہوگی ولد الحلال
نہیں ہو سکتی فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ لا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ وکذالک
لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد، لہذا جب نکاح ہی باطل تو اولاد کیسے حلال ہو سکتی ہے،
تو مذکورہ بالا مرزائی قادیانی کہ اپنے کو صحیح العقیدہ مسلمان بتاتے ہیں مگر ان کے عقائد کفریہ ہیں
جیسا کہ سوال کے ساتھ لف نبوت سے ظاہر ہے، لہذا ایسے بے دین و بد عقیدہ لوگوں
سے مکمل مقاطعہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں ہے، ~~[illegible]~~ واما ینسینک الشیطان
فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین، یعنی اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر پاس
نہ بیٹھو ظالموں کے، آیت کے تحت تفسیر احمدیہ میں ہے۔ دخل فیہ الکافر والمبتدع والفاسق
والقعود مع کلھم ممتنع، یعنی اس آیت کے حکم میں ہر کافر و مبتدع اور فاسق داخل ہیں
ان میں سے کسی کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہیں، دوسرے مقام پر ہے۔ ولا ترکنوا
الی الذین ظلموا فتمسکم النار، یعنی ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی
صحیح مسلم شریف میں ہے، نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایاکم وایاھم لا یضلونکم
ولا یفتنونکم، یعنی ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ
نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں، ایک اور حدیث ہے، فرمایا، لا تواکلوھم
ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم ولا تناکحوھم، یعنی نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ساتھ پانی پیو
نہ پاس بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ بیاہ شادی کرو، اور فرمایا، وان مرضوا فلا تعودوھم وان
ماتوا فلا تشھدوھم، یعنی وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ مر جائیں تو جنازے میں حاضر
نہ ہو، اور فرمایا، لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم، یعنی ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور نہ
ان کے ساتھ نماز پڑھو، اور فرمایا وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم، یعنی اگر ان سے ملاقات
ہو تو سلام نہ کرو، الغرض کہ ان سے ہر قسم کا بائیکاٹ لازم ہے، جب ہر قسم کا بائیکاٹ
لازم تو سوال میں مذکور تمام جزئیات کے متعلق بائیکاٹ لازم، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مولانا سلیم اللہ اویسی صاحب خطیب جامعہ مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کے بارے میں اکابرین اہل سنت کی کبھی دو رائے نہیں رہیں ملت اسلامیہ کے مسلمہ عقائد سے انحراف، بغاوت وغداری کے سبب قادیانیوں کے ارتداد اور کفر میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان کے مکروفریب سے بچیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے جملہ معاملات حیات میں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

بے دین ہونا، دو خدا ماننا۔ باطنی کافر ہونا۔ ظاہری ایمان و باطنی کفر اسکی جمع زنادقہ اور زنادیق ہے۔
(مصباح اللغات ص ۳۴۰)

۲۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۶ قدیم ص ۸۱ میں تحریر فرماتے ہیں "قادیانی کافر و مرتد تھا ایسا کہ تمام علماء حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔ جو لوگ پہلے مسلمان تھے بعد میں قادیانی بنے ضرور ضرور کافر و زندیق ہیں۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں: "واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ کافر۔ مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جبکہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پیر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفاء شریف میں ہے " نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شک" یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اسکی تکفیر میں توقف کرے یا شک کرے۔

شفا شریف پھر فتاویٰ بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر و غیرہا میں ہے "من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر" جو اسکے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ و طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ، برجندی شرح نقایہ و فتاویٰ ہندیہ میں ہے "ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین" یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۶ قدیم ص ۵۱)

۳۔ اگر خاوند قادیانی ہو گیا اور بیوی مسلمان ہے تو اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ" اولاد صغار ضرور اسکے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ حذرا علی دینھم الا تری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ (فتاویٰ رضویہ شریف ج ۶ ص ۳۱) یعنی نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے۔ کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچہ کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے۔ بچے کے سمجھدار ہونے پر اسکی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے خوف کی وجہ سے۔ تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور آنے والی اولاد اگر قادیانیوں

کے عقائد رکھے تو وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۴۔ ان سے بول چال قطعی حرام، ان سے سلام و کلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو انکی عیادت حرام، مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل و کفن دینا حرام ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کی قبر پر جانا حرام۔ فتاویٰ رضویہ بہ ترتیب ج۱۴ ص۲۰۲۔ ان سے تجارت و لین دین خرید و فروخت کارخانوں فیکٹریوں وغیرہ سے مال خریدنا، تعلیم گاہوں ہوٹلوں ہسپتالوں میں جانا علاج کروانا حرام ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان سے کسی قسم کی رواداری جائز نہیں ہے جو تجارت وغیرہ سے کمائیں گے وہ اسلام کے خلاف ہی استعمال کریں گے۔ لہٰذا ان سے ہر قسم کا مقاطعہ لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین (پ۷/۶۸) اور اگر تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور فرماتا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (پ۱۲/۱۱۳) اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم (مسلم) یعنی ان سے دور بھاگو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کریں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ دوسری حدیث میں فرمایا لا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم واذا مرضوا لا تعودوھم واذا ماتوا فلا تشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم (کنز العمال) یعنی نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ انکے ساتھ پیو۔ بیمار پڑیں تو انکی عیادت نہ کرو۔ مر جائیں تو انکے جنازے پر نہ جاؤ۔ نہ ان پر نماز پڑھو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو۔ جو ان کے اقوال پر مطلع ہو کر ان سے محبت رکھے وہ انہیں کی طرح کافر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ "ومن یتولھم منکم فانہ منھم. (پ۶/۵۱) تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔ اور اس کا حشر انہیں کافروں مرتدوں کے ساتھ ہوگا۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "من احب قوما حشرہ اللہ فی زمرتھم (المعجم الکبیر) جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھوی الکفرۃ فھو مع الکفرۃ (مجمع الزوائد) جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔

اللہ عزوجل سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن کو پہچاننے کی تمیز دے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو تو پہچانے اپنے

دشمن کے سامنے سے بھی بھاگے اسکی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اُتر آئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، ان کے بدگوہوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے۔ کیا قیامت نہ آئے گی۔ کیا حشر نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں۔ کیا ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلانا نہیں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو۔ اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۴ ص)

کتبہ!
محمد حسن
۸ شوال ۱۴۲۹ھ

سید عثمان علی شاہ

ھذا جواب صحیح
غلام رسول الشرقی عفی عنہ

دار الافتاء

عبد القدیر

۱۴ شوال ۱۴۲۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔
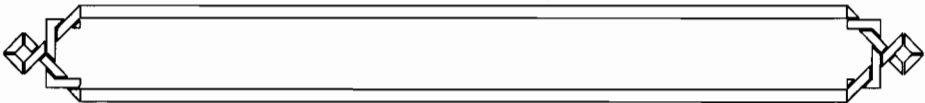
الجواب۔ ختم نبوت کے منکر مرزائی قادیانی بالاجماع کافر و مرتد بے ایمان دائرہ ایمان و اسلام سے خارج ہیں مرتد اور اسکے احکام جو ہیں کتب اسلامی کو معلوم ہیں ان سے ملنا جلنا رشتہ داری عیادت کرنا نماز جنازہ پڑھنا انکے ساتھ کھانا پینا حرام اشد حرام ہے۔

[illegible signature]

زندیق کی تعریف: شریعت مطہرہ میں زندیق کی تعریف ان الفاظ سے کی گئی ہے "و اما الـزنديق فهو الذى يظهر الاسلام و يسر الـكـفـر فاذا عثر عليه قتل و لا يستتاب و الا يقبل قوله فى ادّعاء التوبة الااذا جاء تائبا قبل ظهور زندقته" زندیق وہ شخص ہے جو (مصنوعی) اسلام کو ظاہر کرے اور (اپنے حقیقی) کفر چھپائے۔ پھر جب اس کا بھید کھل جائے گا تو قتل کیا جائے گا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کے دعوائے توبہ کو قبول کیا جائے گا مگر یہ کہ وہ اپنی زندیقیت کے ظاہر ہونے سے پہلے توبہ کرے (الفقہ الاسلامی:۶:۱۸۴)

زندیق کا حکم فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زندیق کو بالاتفاق قتل کیا جائے گا۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے "اتـفـق الـعـلـمـاء على وجوب قتل المرتد لقوله ﷺ من بدل دينه فاقتلوه و قوله عليه السلام لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى الثلاث: الثيب الزانى والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کرے تو اسے قتل کر دو اور دوسری حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا خون (قتل) کسی کے لئے حلال نہیں مگر تین وجوہات سے (۱) شادی شدہ زانی (۲) اور قتل کے بدلے قتل (۳) اور اپنے دین کو چھوڑ کر جماعت سے الگ ہونے والا (ج۶:۱۸۶)

زندیق کی آئندہ اولاد کا حکم:

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی شریف نے اپنے فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں لکھا ہے کہ اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی۔ "حـذرا عـلـى ديـنـهـم الا تـرى انهم صـرحـوا بـنـزع الـولد من الام الشفيقة الـمـسـلـمة ان كـانـت فاسقة والولد يعقل يخشى عليه التخلق بسيرها الذميمة فما ظنك بالاب المرتد و العياذ بـالـلـه تـعـالـىٰ قال فى رد المحتار الفاجرة بمنزلة الكتابية فان الولد يبقى عند ها الى ان يعقل الاديان كما سيأتى خوفا عليه من تعلمه منها ما تفعله فكذا الفاجرة الخ، و انت تعلم الولد لا يحضنه الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا و ذالك عـم الـعـقـل قـطـعـا فـيـحـرم الدفع اليه و يجب النزع منه و انما احوجنا الى هذا الان الملك ليس بيد الاسـلام والا فـالـسـلـطـان ايـن يـبـقـى المرتد حتى يبحث عن حضانته الا ترى الى قولهم لا حضانة لمرتدة لانها تضرب و تحبس كاليوم فانى تتفرغ للحضانة فاذا كان هذا فى المحبوس فما ظنك بالمقتول و لكن انا لله و انا اليه راجعون ولا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم"

نابالغ بچوں کے دین کے خطرہ کی وجہ سے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ فقہاء نے مسلمان شفیق ماں اگر فاسقہ ہو تو اس سے بچے کو الگ کرنے کی تصریح کی ہے بچے کے سمجھدار ہونے پر اس کی ماں کے برے اخلاق سے متاثر ہونے کے وجہ سے، تو مرتد باپ کے بارے میں تیرا کیا گمان ہوگا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ ردالمحتا میں فرمایا کہ فاجر عورت اہل کتاب عورت کے حکم میں ہے کہ اس کے پاس بچہ صرف اس وقت تک رہے گا جب تک دین سمجھنے نہ پائے جیسا کہ بیان ہوگا۔ اس خوف سے کہ کہیں بچہ اس کے اعمال سے متاثر نہ ہو جائے۔ تو فاجرہ عورت کا بھی یہی حکم ہے الخ۔ اور تجھے علم ہے کہ والد بچے کو سات یا نو سال کے بعد ہی اپنی پرورش میں لیتا ہے اور یہ سمجھ کی عمر ہے لہٰذا بچے کو اس کے

سپرد کرنا حرام ہےاوراس سے الگ کر لینا ضروری ہےاور ہم یہ ضرورت اس لے محسوس کی کہ یہ ملک مسلمان کے اختیار میں نہیں ورنہ اسلامی حکمران مرتد کو کب چھوڑے گا کہ مرتد کی پرورش کا مسئلہ زیر بحث آئے۔آپ نے نہیں کیا کہ فقہاء کا ارشاد ہے کہ مرتدہ کی پرورش نہیں ہے کیونکہ وہ قید میں سزا یافتہ ہوگی جیسا کہ آج ہے لہٰذا وہ پرورش کرنے کی فرصت کہاں پاسکتی ہے تو یہ حکم قیدی کے متعلق ہے تو مقتول مرتد کے متعلق تیرا کیا گمان ہوسکتا ہے۔لیکن ہم اللہ تعالیٰ کا مال اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مگران کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تو تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہوجائیں گے۔

"فی الدر المختار یبطل منه اتفاقا ما یعتمد الملة و هی خمس النکاح والذبیحة والصید والشهادة الارث ویتوقف منه اتفاقا ما یعتمد المساواة و هو المفاوضة ، او ولایة متعدیة و هو التصرف علی ولده الصغیر ، ان اسلم نفذلو ان هلک او لحق بدار الحرب و حکم بلحاقه بطل مختصرا نسأل الله الثبات علی الایمان و حسبنا الله و نعم الوکیل و علیه التکلان ولا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله و صحبه اجمعین، امین. "

درمختار میں ہے کہ مرتد کے وہ تمام امور بالاتفاق باطل ہیں جن کا تعلق دین سے ہو اور وہ پانچ امور ہیں نکاح، ذبیحہ، شکار، گواہی اور وراثت، اور وہ امور بالاتفاق موقوف قرار پائیں گے جو مساوات عمل مثلاً لین دین اور کسی پر ولایت اور یہ نابالغ اولاد کے بارے میں تصرفات ہیں، اگر وہ دوبارہ مسلمان ہوگیا تو موقوف امونافذ ہوجائیں گے، اور اگر وہ ارتداد میں مرگیا یا دارالحرب پہنچ گیا اور قاضی نے اس کے لحوق کا فیصلہ دے دیا تو وہ امور باطل ہوجائیں گے مختصراً ہم اللہ تعالیٰ سے ایمان پر ثابت قدمی کیلئے دعا گو ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے اور اس پر ہی بھروسہ ہے، **ولا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و صلی الله تعالیٰ علی سیدنا و مولانا اله و صحبه اجمعین، امین. "**

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "**ایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (ج ۱ : ص ۱۰)**" تم ان سے دور رہو اور انہیں بھی اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "**لا تؤاکلوهم و لا تشاوربوهم ولا تجالسوه ولا تناکحوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا ماتوافلا تشهدوهم ولا تصلوا علیهم و لا تصلوا معهم**" ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، ان کے پاس نہ بیٹھو، ان سے رشتہ نہ کرو، وہ بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ، مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان کی نماز پڑھو نہ ان کیساتھ نماز پڑھو۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد اقدس نبی ﷺ میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا اپنے ساتھ کاشانہ خلافت میں لے آئے اس کے لئے کھانا منگوایا، جب وہ کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی فوراً حکم ہوا کہ کھانا اٹھالیا جائے اور اسے نکال دیا جائے۔سامنے سے کھانا اٹھوالیا اور اسے نکلوادیا۔سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے آکر عرض کی۔فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے، فرمایا: لاتقرأ منی السلام فانی سمعت انہ احدث انہ احدث میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا کہ میں نے سنا ہے کہ اس نے کچھ بدمذہبی نکالی۔

سیدنا سعید بن جبیر شاگرد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو راستہ میں ایک بدمذہب ملا، کہا کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ عرض کی ایک کلمہ، اپنا انگوٹھا چھنگلیا کے سرے پر رکھ کر فرمایا "و لا نصف کلمۃ " آدھا لفظ بھی نہیں۔ لوگوں نے عرض کی اس کا کیا سبب ہے فرمایا از یشاں منہم ہے۔

امام محمد بن سرین شاگرد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس دو بدمذہب آئے، عرض کی کچھ آیات کلام اللہ آپ کو سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا، عرض کی کچھ احادیث نبی ﷺ سنائیں۔ فرمایا میں سننا نہیں چاہتا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ فرمایا دونوں اٹھ جاؤ یا میں اٹھاتا ہوں۔ آخر وہ خائب و خاسر چلے گئے۔ لوگوں نے عرض کی اے امام! آپ کا کیا حرج تھا کہ اگر وہ کچھ آیتیں یا حدیثیں سناتے، فرمایا میں نے خوف کیا کہ وہ آیات و احادیث کے ساتھ اپنی کچھ تاویل لگائیں اور وہ میرے دل میں رہ جائے تو ہلاک ہو جاؤں گا۔

آئمہ کو یہ خوف تھا اور اب عوام کو یہ جرأت ہے و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ایسی جگہ مال دنیا وہی پسند کرے گا جو دین نہیں رکھتا جو عقل سے بہرہ نہیں، یکے نقصان مای دگر شماتت ہمسایہ (ایک تو مال نقصان اور دوسرے ہمسایہ کی خوشی) ہمسایہ کون؟ وہ بئس القرین شیطان لعین کیسا خوش ہوگا کہ ایک ہی کرشمے میں دونوں جہان کا نقصان پہنچایا، مال بھی گیا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوا۔

"خسر الدنیا و الأخرۃ ذالک ہو الخسران المبین" دنیا اور آخرت دونوں کا گھاٹا، یہی ہے صریح نقصان۔

ان دلائل سے ثابت ہوا دور حاضر کے تمام عمر، نسل اور اقسام کے قادیانی اور مرزائیوں کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

(الف) امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

(ب) ان سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے۔

(ج) ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جائز نہیں ہے

(د) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیکریوں سے مال نہ خریدا جائے بلکہ مکمل اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بھی نہ کروایا جائے۔

(ر) ان کے ساتھ رواداری نہ برتی جائے۔

(ز) ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال نہ کی جائیں غرضیکہ مکمل ان کا مقاطعہ کیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

حافظ رب نواز

نائب مفتی جامعہ رضویہ ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

الجواب صحیح

الجواب صحیح

22/8

محمد وسیم شوکت صاحب دربار عالیہ نیریاں شریف

حامداً و مصلیاً بعون الملک الوھاب۔ اللھم اجعل لی النور والصواب

قادیانی، لاہوری، احمدی، باجماعِ امت، قرآن و حدیث کی روشنی میں کافر ہیں۔ اور امت مسلمہ کے لیے زہرِ قاتل ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ گرامی، "ماکان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شیءٍ علیما ہ

اس بارے واضح اور موثر ترین دلیل ہے۔ ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جاننے والا ہے۔

لہٰذا قادیانیوں، مرزائیوں، احمدیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھنا حرام قطعی ہوگا اور اللہ کے اس فرمان کی واضح مخالفت ہوگی۔ وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ط ترجمہ:- تم ظالموں کی طرف مائل نہ ہو جاؤ کہیں پس تم کو آگ پکڑے گی۔

تمام مکاتبِ فکر کے علماءِ اسلام کا اس پر اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھے اور جو لوگ اس فتنہ کی بیخ کنی کے لیے مصروفِ عمل ہیں انہیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا عطا فرمائے۔

محمد وسیم شوکت
محی الدین اسلامی یونیورسٹی۔
دربارِ عالیہ نیریاں شریف تراڑ کھل
سدھنوتی،

دارالافتاء اہل سنت جامع مسجد کنز الایمان کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے جتنے بھی قادیانی ہیں سب اسلام سے خارج ہیں اور ایسے کافر و مرتد کہ ان کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ جناب رحمۃ للعلمین سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں قرآن واحادیث کی کثیر نصوص اس پر شاہد و دال ہیں اور یہ ایسا اجماعی مسئلہ ہے کہ ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کرنے والا اس میں شک کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے اور جو ایسے کے کفر میں شک کرے وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد ہے اس مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام کے اس عقیدے کا انکار کیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دیگر انبیائے کرام علیہم السّلام کی شان عالی میں نہایت بیباکی کے ساتھ سخت اشد گستاخیاں کیں خصوصاً حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسّلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ سیدہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ جلیل میں وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں۔ چنانچہ

ضرورتاً آپ کے سامنے ان کے چند کفریہ عقائد نموتۂ ذکر کئے جا رہے ہیں، خود مدعی نبوّت بننا کافر ہونے اور ابدالاباد (ہمیشہ، ہمیشہ) جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اس بے عقل و بدنصیب نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسّلام کی تکذیب وتوہین (جھٹلانے اور ان کی توہین کرنے) کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ سیکڑوں کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی انبیاء و دیگر ضروریات دین کا قائل بنتا ہو بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔ چنانچہ

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نوح کی قوم کو، جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔'' (پارہ 19 سورۃ الشعراء آیت نمبر 105) کو دیکھئے کہ فقط سیدنا نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلانے کے سبب سب نبیوں کو جھٹلانے والے کہلائے ایسی بہت سی آیات اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو سیکڑوں کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا۔ ایسے بدبخت شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں کسی بھی حقیقی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے اقوال پر مطلع ہو کر ایسے کو کافر جاننے میں جو شک کرے خود کافر، اب اس کے چند اقوال بدتر از ابوال پڑھیے۔

ازالہ اوہام صفحہ 533 خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

انجام آتھم صفحہ 52 میں ہے، اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو آیات رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں نازل فرمائیں انہیں اپنے اوپر جمالیا۔ چنانچہ

انجام صفحہ 78 میں کہتا ہے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔

نیز یہ آیہ کریمہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ سے اپنی مراد لیتا ہے۔

دافع البلاء صفحہ 6 میں ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

ازالہ اوہام صفحہ 688 میں ہے حضرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے الہام ووحی غلط تھیں۔

صفحہ 8 میں ہے: ''حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی غایت مافی الباب میں ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔

ازالہ اوہام صفحہ 775 میں ہے: ''سورہ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ دے دیا تھا یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علم مسمریزم تھا۔

اسی کے صفحہ 553 میں لکھتا ہے: ''حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔

صفحہ 269 میں ہے: ''ایک باشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کے فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور باشاہ کی شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مرگیا۔

اسی کے صفحہ 26.28 میں لکھتا ہے: ''قرآن شریف میں گندی گالیاں بھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کررہا ہے۔

اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ 533 میں لکھتا ہے: ''براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔

اربعین نمبر 2 صفحہ 13 پر لکھا: ''کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام۔ غور کریں کہ اس بدبخت نے ان اولوالعزم مرسلین کا ہادی ہونا تو ایک طرف رہا پورسیدھی راہ والا بھی نہ مانا۔ اب خاص حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلا کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

معیار صفحہ 13: ''اے عیسائی مشنریو، اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

صفحہ 13 اور 14 میں ہے: ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس کے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا کہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے۔۔۔؟ وہ احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔۔۔؟

کشتی صفحہ 13 میں ہے: ''مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔

نیز صفحہ 16 میں ہے: ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔

دافع البلا صفحہ 20 میں ہے: ''اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔

دافع البلاص 15: ''خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کردیا ہے۔

''دافع البلاء'' ٹائٹل پیج صفحہ ۳ میں لکھا۔ ''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر نہیں ثابت ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔

ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ میں لکھا: ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو کہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے یہ سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ نیز اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کئے مثلاً شریر مکار، بدعقل، فحش گو بدزبان، جھوٹا، چور، خلل دماغ والا، بدقسمت نرا فریبی، پیرو شیطان۔

حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور

دوسری جگہ یعنی کشتی صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی۔ یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔"

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۶ میں لکھتا ہے حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔

غرض اس دجّال قادیانی کے خرافات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہیے مسلمان ان چند خرافات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے مکار دجّال کے پیروی کر رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ مَنْ شَکَّ فِیْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ

جو ان خباثتوں سے مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

ان کے بارے میں مزید تفصیل جاننے کیلئے بہار شریعت حصہ اول اور فتاوی رضویہ جلد 14.15 کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مذکورہ عقائد و عبارات سے روشن و واضح ہو گیا کہ بلاشبہ قادیانی فرقہ کے ماننے والے کافر و مرتد ہیں اُن کے ساتھ کھانا پینا، اور تعلقات رکھنا اور ان سے کسی بھی قسم کی مدد لینا ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے کہ اس سے دنیا و آخرت برباد ہونے کا سخت سخت اور سخت اندیشہ ہے اور آجکل کے نازک دور میں تو اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ قرآن پاک میں و احادیث کریمہ میں کافروں بدمذہبوں سے دور ہونے کی ترغیب دلائی ہے، چنانچہ

اللہ عزوجل قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔" (پارہ 7، سورۃ الانعام، آیت 68)

ایک اور مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿ ومن یتولھم منکم فانہ منھم ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہے۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 51)

مزید ارشاد فرمایا ﴿ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ☆﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ظالموں کی طرف نہ جھکو کہ تمہیں آگ چھوئیں گی۔ (پارہ 12 سورۃ ہود آیت 113)

اسی آیت مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الھادی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں فرماتے ہیں: "اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے نافرمانوں کے ساتھ یعنی کافروں اور بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ میل جول، رسم و راہ، مودت و محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا، ان کی خوشامد میں رہنا ممنوع ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان صفحہ نمبر 303 مطبوعہ قدرت اللہ کمپنی لاہور)

سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن مرتد کے احکام بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "مسلمانوں کو اس سے میل جول حرام ہے اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا واعظ سننا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، جنازہ اٹھانا حرام، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعا بخشش کرنا حرام، الخ۔"

(فتاوی رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 15 صفحہ نمبر 278 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پر سیّدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "مرتد کے یہاں کھانا کھانے جانا اُس سے میل جول سب حرام ہے زید اگر جاھل ہے اور ناواقفی میں یہ حرکت اُس سے ہوئی اور اب معلوم ہونے پر علانیہ توبہ کرے تو خیر ورنہ وہ امامت کے قابل نہیں۔ (فتاوی رضویہ تخریج شدہ جلد نمبر 21 صفحہ نمبر 647 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ حقیقی مسلمان بنتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں ان کے ساتھ کھانا پینا سلام وکلام خرید وفروخت ہر طرح کے معاملات فوراً فوراً ختم کردیں الحمدللہ خوشی کی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اللہ تعالی ان کے ناپاک وجود بلکہ ان کے سائے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے اور عقیدہ ختم نبوت پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کتبہ

المذنب فضیل رضا القادری العطاری

9 شعبان المعظم 1430ھ 1 اگست 2009ء
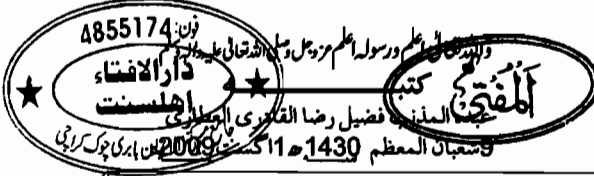
مفتی غلام رسول مجددی سیفی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام پیروکار بہ بنائے اپنے عقائد کفریہ رذیلہ شنیعہ قبیحہ کافر و مرتد ہیں مرزائیوں کے چند کفریہ عقائد ملاحظہ ہوں انبیاء کرام کی توہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دینا اور آپ کی والدہ صاحبہ پر طعن کرنا اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں بلکہ عدم نبوت پر دلیل قائم ہے مرزا کا اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے اور یہ کہنا کہ اگلے چار سو انبیاء کرام کی پیشین گوئی غلط ہوئی اور وہ معاذاللہ جھوٹے اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی چار دادیاں نانیاں معاذاللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی خون سے پیدا ہوئے اور مرزا کا اپنے آپ کو نبی بتانا اور اپنی طرف سے وحی الٰہی کا دعوٰی کرنا اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کتاب الٰہی بتانا اور یہ کہ آیت کریمہ ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ میں اس عظمت والے رسول کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا اسم گرامی احمد ہے۔ مرزا نے کہا اس سے میں ہی مراد ہوں اور اس کا یہ کہنا مجھ پر اترا تھا۔ انا انزلناہ بالقادیان وبالحق نزل اور ہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا (بحوالہ فتاوی رضویہ ج ۱۴ صفحہ ۵۹۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور) لہٰذا ان کے ساتھ نشست و برخاست کھانا پینا میل جول حرام ہے اور ان کا ذبیحہ حرام ان کا گوشت کھانا حرام ان سے دوستی رکھنا حرام اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین (القرآن ۶/۶۸) اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو نیز فرمایا اگر چہ وہ تمہارا باپ، بھائی یا کوئی قبیلہ کا فرد ہو ان سے دوستی نہ رکھی جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم (القرآن ۵۸ / ۲۲) تم لوگوں کو ایسا نہ پاؤ گے کہ جو اللہ تعالی

اور کل قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں گروہ ان سے دوستی نہ کریں گے جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی
مخالفت کی اگرچہ ان کے باپ، دادا یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلہ کے لوگ ہوں" اور مرزا قادیانی
تو ایسا مرتد منافق ہے جس کے بارے میں تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے من شک فی
کفرہ فقد کفر (بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۴ ص ۳۲۱) جس نے قادیانی کے کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے" جو اس
باطل فرقے کو یقیناً کافر جانتا ہے پھر اس سے میل جول رکھتا ہے تو اگرچہ وہ اس قدر سے کافر نہ ہوگا مگر فاسق
ضرور ہے اور ایسے امام بنانا اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی قریب الحرام کہ پڑھنی گناہ ہے اور لوٹانی واجب
اور معاذ اللہ بالفرض اس پر اندیشہ کفر ہے تو اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت
وحیات کے سب علاقے ان سے قطع کر دیں بیمار پڑ جائیں تو پوچھنے جانا حرام ان میں سے کوئی مر
جائے تو جنازہ پر جانا حرام اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور اس کی قبر پر جانا
حرام اللہ تعالیٰ فرماتا ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ (القرآن ۹/۸۴)
اور ان میں سے کسی کی میت پر نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑا ہونا واللہ اعلم بالصواب

خادم العلم والعلماء مفتی غلام جیلانی [illegible]
1-7-2009

جناب محمد ندیم کھوکھر سراجی صاحب مدظلہ سلسلہ عالیہ سراجیہ حقانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ پر سلسلۂ نبوت و رسالت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب کسی قسم کا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ اور اس کے تمام ماننے والے کافر ہیں۔ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھے، اس کا اعلان کرے، اس کا پرچار کرے اور ایسے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا لین دین نہ رکھے۔

چند نادان اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھی جا سکتی ہے تو ان لوگوں سے کیوں نہیں۔ اول تو ان سے بھی دور رہنا چاہیے مگر عرض ہے کہ غیر مسلم اقوام کی اسلام دشمنی تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے مگر یہاں تو لوگ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پردے کی آڑ میں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ تو کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو ایسے عقائدِ خبیثہ کے حامل لوگوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کذاب ہے دجال ہے اسلام کا غدار ہے غدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغی ہے دشمنان اسلام یہود و نصاریٰ و مشرکین کا ایجنٹ ہے

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ حضور علیہ السلام کے ہر دشمن کو اپنا دشمن جان سمجھے اس سے نفرت کا اظہار کرے اس سے ہر قسم کا تعلق توڑ دے اس کا سوشل بائیکاٹ کرے

قادیانی غدار رسول اسلام مسلمانان پاکستان کے بدترین دشمن اور مخالف ہیں ہر مسلمان کو ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے

علماء اسلام نے خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین ملت حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ کے قادیانیوں کے متعلق فتووں پر عمل کرنا ہر مسلمان پر مفروض و واجب ہے

قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ امام شاہ احمد نورانی صدیقی

قدس سرہ کے نسبی رشتہ دار العلامہ مفتی محمد امین نقشبندی
مدظلہ نے [illegible] اس سیریہ مجاہد محقق سیر قلم
فرمایا بہترین رسالہ ہے علمی دنیا میں [illegible]
[illegible] ہے [illegible]
ہوا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب مفتی محمد امین
کو [illegible] فرمائے آمین
اس مجاہد کے زیر دست [illegible]

والسلام
سید شبیر احمد ہاشمی مرکزی
نائب صدر جمعیت علماء پاکستان
و خطیب [illegible] ضلع [illegible]
پاکستان
۲۲ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ
یوم السبت

مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری صاحب جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا　　　علی حبیبک خیر الخلق کلھم

(۱) زندیق کی تعریف:۔　من یبطن الکفر ویظہر الایمان یعنی وہ شخص جو کفر کو چھپاتا ہو اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔ (تاج العروس ۳۷۳/۶) بظاہر ایمان کا اظہار کرتا ہو اور دل سے اس کی تکذیب کرتا ہو، وہ شخص جو کتاب وسنت کی بجائے اپنے عقل وخرد کو عقائد اور افکار ونظریات کی بنیاد بناتا ہو خدا اور رسول کے ارشادات وفرامین کی بجائے وہ اپنی عقل وخرد کو معیار ایمان تصور کرتا ہو (المنجد ص ۳۰۸)

زندیق کا حکم:۔　منافق اعتقادی کی طرح زندیق بھی کافر ہے کیونکہ ایمان میں تصدیق قلبی ضروری ہے اور یہ اسکا انکار کرتا ہے

(۲)　دور حاضر کے مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی سب زندیق وکافر ہیں اور جو نعوذ باللہ من ذالک مسلمان ہو پھر وہ مرزائیت کو قبول کرلے ایسا شخص مرتد ہے اور جو لوگ کلمہ پڑھ کر اس کی تشریح کتاب وسنت اور اجماع امت کے خلاف کرتے ہوں وہ زندیق ہیں ان کا حکم منافق اعتقادی کی طرح کافر والا ہے۔ ایسے عقائد ونظریات رکھنے والے کوئی بھی ہوں کسی بھی عمر یا علاقے کے ہوں کافر وزندیق ہیں ہیں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(۳)　قادیانیوں کی اولاد اگر بالغ ہونے کے بعد اسلام قبول کرلے تو مسلمان ورنہ وہ بھی قادیانیوں کے حکم میں ہیں یعنی کافر وزندیق۔

(۴)　ان سے میل جول، نشست وبرخاست، خوشی وغمی کی تقریبات میں شریک ہونے یا ان کو شریک کرنے سے گریز کیا جائے تمام سوشل تعلقات ان سے قطعا درست نہیں۔ (سوال کے اجزاء کا مفہوم ایک ہونے کی وجہ سے ایک ہی جواب دیا گیا ہے)

مفتی محمد ہدایت اللہ پسروری
مہتمم　جامعہ غوثیہ ہدایت القرآن
ممتاز آباد ملتان

حضرت علامہ ناصر جاوید سیالوی صاحب
نائب مفتی اہلسنّت وجماعت میر پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بتوفیق ملہم الصدق والصواب

مرزائی، قادیانی گروہ جماعت یا فرد جو عقیدۂ ختم نبوت کا منکر ہے باجماع امت کافر ہے اور اگر پہلے مسلمان تھا پھر یہ عقیدہ باطلہ اختیار کیا تو مرتد واجب القتل ہے۔ ان کے کفر وارتداد میں شک کرنا بھی کفر وارتداد ہے۔ ان سے دوستی، محبت و مودت حرام قطعی اور ان سے قطع تعلق کر لینا شرعاً لازم و واجب ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا لاتتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولٰئک ھم الظٰلمون ○ (التوبہ: ۲۳)

اے ایمان والو! اپنے باپ دادا اور بہن بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کریگا تو وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

فلا تقعد بعد الذکرٰی مع القوم الظٰلمین (الانعام: ۶۸)

مت یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود: ۱۱۳)

اور ان لوگوں کی طرف جھکاؤ نہ رکھو جنھوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں جہنم کی آگ جلا دے گی۔

ان تمام آیات میں کفار، ظالموں سے قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرکے کفر وارتداد کے ارتکاب سے بڑھ کر کوئی ظلم نہیں قرآن پاک میں ہے۔

ان الشرک لظلم عظیم (لقمٰن: ۱۳) بےشک شرک ظلم عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں ہم سب کو اور عقیدہ اہل سنت وجماعت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین واللہ ورسولہ اعلم بالصواب: ناصر سیالوی

علامہ ناصر جاوید سیالوی
نائب مفتی اہلسنت وجماعت میرپور
Mob: 0345 - 5250706
۶-۶-۰۷

حضرت مولانا خواجہ فرید احمد کوریجہ صاحب مدظلہ
درگاہ عالیہ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ سائیں کوٹ مٹھن شریف

قادیانی اور ربوی ختم النبوت کے قائل نہیں ہیں اور
آقا نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری
نبی نہیں مانتے ہیں لہذا اُن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں
ہے وہ غیر مسلم ہیں۔ اور مسلمان دل سے [illegible]
ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور قادیانیوں سے ہوشیار رہنا ہی دین اسلام
ہے

خواجہ غلام فرید کوریجہ
چیئرمین تحریک فرید پاکستان سربراہ
سنی سپریم کونسل پاکستان درگاہ عالیہ
سلطان العاشقین حضرت خواجہ غلام فرید سائیں
کوٹ مٹھن شریف 13-7-2009

حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی صاحب معین الاسلام جامعہ قادریہ سرگودھا

حامداً ومصلیاً۔ بلاشک وشبہ قادیانی کافر تر ہیں ان کے کفر میں جو شک کرے وہ
بھی کافر ہے۔ جو تحقیق حضرت مولانا مفتی ولی حسن نے فرمائی مجھے مکمل
اس سے اتفاق ہے۔ احمد سعید ہاشمی بلاک ۳۲ سرگودھا

713416-717047
احمد سعید ہاشمی
مہتمم معین الاسلام جامعہ قادریہ جنرل بلاک نمبر 32 سرگودھا

یا اللہ جل جلالک　　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

تحفظ ختم نبوت اور ردّ مرزائیت کے سلسلہ میں

عالم اسلام کی عظیم علمی وعملی شخصیت' نامور بزرگ عالم باعمل وروحانی پیشوا' پاسبان مسلک رضا' خلیفہ' مجاز مفتی اعظم عالم اسلام خلیفہ' اوّل ونائب محدث اعظم پاکستان' فیض یافتہ' امیر ملت محدث علی پوری' پروردہ' نگاہ فقیہ اعظم محدث کوٹلوی' یادگار اسلاف فضیلۃ الشیخ' برکۃ الزمان' مفتی اعظم پاکستان' حضرۃ العلام

(امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان) **کا**

تاریخی فتویٰ

سوال کیافرماتے ہیں علماء دین متین' مفتیان کرام حسب ذیل مسئلہ کے بارے میں

مرزا قادیانی کے پیروکاروں کے ساتھ بائیکاٹ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اوراُس کے دجل کی چند مثالیں بھی بیان فرمادیں؟

(فجزاکم اللہ احسن الجزاء)

(یکے از فدایان ختم نبوت)

جواب:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یادرہے: کہ لغات میں دجال کا معنی مکاروفریب کار اور کذاب کا معنی بہت جھوٹا و دروغ گو مذکور ہے اور تیس دجال وکذاب والی حدیث کے مطابق چونکہ مسیلمہ' کذاب کی طرح مسیلمہ' پنجاب غلام احمد قادیانی بھی ایک دجال وکذاب ہے۔ اس لیے اس کی ساری زندگی اور ساری تصانیف کذب ومکر' جھوٹ فریب اور ہیر پھیر وقلابازیوں سے بھرپور ہے اور مرزا غلام احمد اور اس کے لاہوری وقادیانی پیروکار ختم نبوت کے انکار' توہین رسالت کے ارتکاب اور تحریف قرآن کے باعث علماء عرب وعجم کے فتویٰ شرعی کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور جو شخص ان کو ادنیٰ مسلمان سمجھے یا ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی ویسا ہی کافر اور مرتد ہے اور اس کے ساتھ رشتہ ناطہ' دوستانہ میل ملاپ سب ناجائز۔ **مکمل بائیکاٹ۔**

چند مثالیں: مرزا قادیانی کے مکر و جہالت، دجل و کذب کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے کہ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"
(دافع البلاء ص ۱۱)

"صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

حالانکہ سچے خدا نے اپنے سچے محمد ﷺ پر نبوت ورسالت ختم فرمادی ہے۔ مرزا کہتا ہے:

ع..... منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد "میں ہی محمد واحمد مجتبیٰ ہوں" (درثمین ص ۲۴۸)

حالانکہ اس گستاخ کا نام محمد واحمد نہیں بلکہ صرف غلام احمد ہے۔ غلام ہو کر خود آقائی کا دعویٰ کرنا نوکر ہو کر گھر کا مالک بن بیٹھنا اور چپڑاسی ہو کر بادشاہی کا مدعی ہونا کس قدر جھوٹ، بغاوت اور غداری ہے اور مرزا قادیانی کی یہ جرأت کس قدر حماقت وشقاوت ہے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں نازل شدہ آیات قرآنی کے متعلق غلام احمد قادیانی لکھتا ہے "ایک یہ وحی اللہ ہے

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۸)

اس میں صاف طور پر اس عاجز (غلام احمد) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ وحی اللہ ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پارہ ۲۶، سورہ الفتح، آیت ۲۹)

اس وحی الٰہی میں میرا (غلام احمد کا) نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس سے بڑھ کر دجل و کذب چوری و فریب کاری قرآن پاک میں تصرف و تحریف اور محمد رسول اللہ سے عداوت و بغاوت اور کیا ہوگی کہ آپ کی شان میں نازل شدہ صریح آیات پاک کو ایک ناپاک شخص بعینہ اپنی طرف وحی الٰہی بیان کرے۔ ایک نام کا منی آرڈر کوئی دوسرا شخص وصول کرنے پر اگر مجرم اور مکار ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کی آیت، نام اور رسالت اپنی طرف نسبت کرنے والا غلام احمد کیوں مجرم و مکار اور باغی و غدار نہیں۔

☆ اور پاکستان میں وزیر اعظم اور صدر، وزیر اعلیٰ اور گورنر، ڈی سی اور ایس پی کے مقابلہ میں اگر کوئی دوسرا جعلی صدر اور وزیر اعظم، گورنر اور وزیر اعلیٰ، ڈی سی اور ایس پی نا قابل برداشت مجرم ہے تو ایک امت میں سب سے سچے اور سب سے بڑے رسول و نبی ﷺ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا جعلی و بناسپتی رسول و نبی کس طرح برداشت ہوسکتا ہے؟

☆ اگر پاکستان کی منظور شدہ رائج الوقت کرنسی و سکہ کے مقابلہ میں کوئی جعلی کرنسی و سکہ نا قابل معافی جرم ہے تو قیامت تک ہر زمان و مکان کے لئے رسالت محمدی ﷺ کے رائج الوقت کھرے سکہ کے مقابلہ میں قادیانی نبوت کا جعلی و کھوٹا سکہ کیوں نا قابل معافی جرم نہیں؟

☆ اگر حکومت پاکستان ہر شہری کی جان، مکان اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ دار ہے تو نبوت کے عظیم محل اور ناموس رسالت کے تحفظ کی حکومت کیوں ذمہ دار نہیں جبکہ پاکستان کا قیام اور ارباب حکومت کا اقتدار سب کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرہون منت ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

خادم اہلسنّت: الفقیر ابوداؤد محمد صادق

ابوداؤد محمد صادق

اہلحدیث مکتبہ فکر

علماءِ کرام، مفتیانِ عظام کا متفقہ فیصلہ

مرکز سراجیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق شرعی نقطہ نظر معلوم کرنے کے لئے پیش کیا گیا استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کاذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔ اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔

1۔ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2۔ مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3۔ ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو اور وہ سیاسی و اقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4۔ ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

5۔ دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

6۔ حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہیے؟ اس سلسلہ میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔ امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔ ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست و برخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔

ج۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

د۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا ان کا مکمل اقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے۔

ہ۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

ر۔ ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ذ۔ ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟

افتونا ماجورین. والله سبحانه يجزل لكم الاجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والثواب.

المستفتی

مرکز سراجیہ لاہور

حافظ محمد عمر صدیق حفظہ اللہ تعالیٰ کا مرکز سراجیہ کی طرف سے

قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ

سے متعلق پیش کئے گئے استفتاء کا تفصیلی جواب

بسم الله الرحمن الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی (علیه من الله ما استحق) اپنے دعویٰ نبوت ورسالت، کفریہ وشرکیہ عقائد، گستاخانہ ہفوات، باطنی تلبیسات کی وجہ سے خود اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تقریباً تمام نواقض ایمان واسلام اس گروہ میں موجود ہیں۔

کفار کی چند اقسام:

(1) مشرک (بت پرست، آتش پرست وغیرہ)

(2) منافق

(3) کتابی

(4) مرتد

(5) عام کفار (مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ دین اسلام یا اس کے کسی رکن یا جزو کا منکر ہو جیسے دہریے، نیچری، منکرین حدیث وغیرہ)

(6) زندیق، وہ شخص یا گروہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو لیکن خفیہ طور پر (خروج عن الملة) کافرانہ عقائد واعمال بد کا مرتکب ہو اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دیتا ہو۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات، عقائد، دعوؤں کی وجہ سے مرتد، کافر، مشرک، زندیق ٹھہرتا ہے اور اس کے جملہ پیروکار بھی کافر، زندیق ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے قرآن مجید، احادیث رسول، صحابہ کرام، آئمہ دین، نماز، روزہ سے وابستگی ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ کبرت کلمة تخرج من

افواھھم ان یقولون الا کذبا (الکھف) جب کہ حقیقت میں ان کا مقصد مختلف حیلوں بہانوں سے (کہیں حیات، وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام، مجدد، مثیل مسیح وغیرہ کا موضوع چھیڑ کر) مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت ورسالت کو تسلیم کروانا ہے۔ حق یہ ہے کہ قادیانیت دین اسلام کے مقابلہ میں الگ ایک مصنوعی مذہب ہے۔ یہ فتنہ ابتداً مذہبی تحریک کی صورت میں سامنے آیا تو علماء اہلحدیث شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولانا عبدالحق غزنوی، صحافی اسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محدث عبدالرحمٰن مبارکفوری، مولانا محدث شمس الحق عظیم آبادی، مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی، مولانا محدث محمد بشیر سہوانی، مولانا عبداللہ روپڑی، مولانا عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابراہیم کمیر پوری، مولانا محمد عبداللہ گورداس پوری، شہید ملت مولانا علامہ احسان الٰہی ظہیر وغیرھم (**کثر اللہ امثالھم و رحمھم اللہ رحمتہ واسعۃ**) بالاتفاق جماعت اہلحدیث اور دیگر اسلامی گروہوں نے قادیانی امت کو اس کے پیشوا سمیت کافر زندیق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو پاک و ہند کے علماء اسلام کا اولین فتویٰ مطبوعہ دارالدعوۃ السلفیہ لاہور، مرزائیت اور اسلام، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ وغیرہا۔

موجودہ حالات میں یہ انگریزی ناسور اور شیطانی تحریک اسلام کا لبادہ اوڑھ کر نہ صرف مذہبی یلغار کی صورت میں بلکہ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف مختلف حربوں، چربوں سے ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے اور ان لوگوں نے اپنی سیاسی اور عسکری تنظیمیں بنا رکھی ہیں جو ملت اسلامیہ کو معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف کار ہیں جیسا کہ مستفتی کی تحریر سے بھی عیاں ہے۔ زندیق کے ساتھ ساتھ ان قباحتوں کا ہونا **ظلمات بعضھا فوق بعض** کا مصداق کامل ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اس جماعت یا اس کے کسی فرد سے برادرانہ تعلقات جس میں سلام وکلام، میل جول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت، تجارت، لین دین، خرید وفروخت، ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا اور ان سے کسی بھی قسم کی رواداری برتنا قطعی طور پر حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ (ال عمران:28)

مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ

مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (المائدہ : 57)

مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ہود : 113)

اور ظالموں کی طرف ہرگز نہ جھکنا، ورنہ تمہیں بھی (دوزخ) کی آگ لگ جائے گی۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (مجادلۃ : 22)

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالف کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ کے ہی کیوں نہ ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ (ممتحنہ : 1)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ (ممتحنہ : 13)

اے ایمان والو! تم اس قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ کا غضب نازل ہو چکا ہے جو آخرت سے اس طرح مایوس ہو چکے ہیں جیسے مردہ اہل قبر سے کافر نا اُمید ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ : 23)

اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا ظالم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی باتیں لائیں گے جن کو تم نے نہ سنا ہوگا، نہ تمہارے

باپ دادا نے، تم ان سے دور رہنا (یاد رہے) وہ تم سے دور ہیں وہ تم کو گمراہ نہ کریں اور تم کو فتنہ میں نہ ڈالیں۔''
(صحیح مسلم جلد اول صفحہ 10)

مزید تفصیل کے لئے سنن ابی داؤد کی کتاب السنه الملی احکام المرتدین ملاحظہ فرمائیں

مزید برآں زندیق کے ساتھ سیدنا علیؓ کا سلوک:

سیدنا علیؓ کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے اور بیت المال سے نقد و جنس بھی پاتے تھے لیکن خفیہ طور پر بتوں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ یہ لوگ پکڑے گئے اور حضرت علیؓ کے سامنے پیش کیے گئے۔ آپ نے انہیں مسجد میں بٹھایا یا شاید جیل خانہ میں رکھا پھر لوگوں سے فرمایا ''لوگو! اس قوم کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، جو بیت المال سے نقد و جنس وصول کرتے ہیں اور پھر بتوں کی پرستش کرتے ہیں؟'' لوگوں نے آپ کو انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا ''میں ان کے ساتھ وہی کچھ کروں گا جو ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا'' پھر آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ **(فقہ حضرت علی صفحہ 349 بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)**

امام ابن قدامہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ مرتد کو توبہ کی ترغیب کی جائے لیکن زندیق کو توبہ کی ترغیب نہیں دی جائے گی۔ حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو عیسائی ہو گیا آپ نے اسے توبہ کرنے کیلئے کہا اس نے انکار کر دیا جس پر اس کی گردن اڑا دی گئی۔ ایک گروہ حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا جو نمازیں تو پڑھتے تھے لیکن زندیق تھے جس کی عادل گواہوں نے شہادت بھی دی۔ انہوں نے بے دینی سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا دین تو صرف اسلام ہے۔ آپؓ نے ان لوگوں سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور ان کی گردن اُڑا دی۔ پھر آپؓ نے فرمایا ''تمہیں معلوم ہے کہ میں نے نصرانی کو کیوں توبہ کی ترغیب دی تھی؟ میں نے اس لیے ایسا کیا تھا کہ اس نے اپنے دین کا اظہار کر دیا تھا، لیکن زندیقوں کا یہ ٹولہ جس کے خلاف ثبوت بھی مہیا ہو یا تھا اسے میں نے اس لیے قتل کر دیا کہ یہ انکاری تھے حالانکہ ان کے خلاف گواہی قائم ہو چکی تھی۔'' **المغنی ابن قدامه 141/8**

ڈاکٹر محمد رواس حفظہ اللہ اس اثر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی یہ رائے بہت صائب تھی کیونکہ زندیق تو پہلے اظہار اسلام کر رہا ہے اس کی توبہ اظہار اسلام سے ہو سکتی ہے جو پہلے ہی حاصل ہے لیکن دوسری طرف اس کے کفر پر دلیل قائم ہو چکی ہے اب وہ جو اظہار اسلام کر رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف کوئی چال پوشیدہ ہو۔ **(فقہ حضرت علیؓ صفحہ نمبر 346)**

صحیح بخاری میں موجود ہے کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ (زندیقوں) کو جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا۔ میں ان کو جلاتا تو نہ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے عذاب (آگ) سے عذاب نہ دو۔ البتہ میں ان کو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو کوئی اپنے دین کو تبدیل کرے اس کو قتل کردو۔" (صحیح بخاری رقم 6922، مسند احمد جلد اول صفحہ282)

جہاد سے تخلف کی بناء پر سیدنا کعب بن مالک، سیدنا مرارہ بن ربیع اور سیدنا بلال بن امیہ رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا معاشرتی بائیکاٹ تب تک رہا جب تک آسمان سے ان کی توبہ کی منظوری نہ اتری۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری رقم الحدیث 4418

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کا بدعت اختیار کرنے والے شخص کے سلام کا جواب نہ دینا اوران کا ایک دوست شام میں رہتا تھا جب اس نے بدعت اختیار کی تو جناب عبداللہؓ نے اس کو اپنی طرف خط لکھنے سے منع کر دیا۔ (سنن ابی داؤد رقم الحدیث4613)

لہٰذا قرآن مجید اور فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین کے طرزِ عمل کو ملحوظ رکھتے ہوئے دین اسلام اور مسلمان دشمن قادیانیوں / مرزائیوں کے ساتھ مکمل مقاطعہ / بائیکاٹ ضروری ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث، توحید وسنت کے دشمن، اللہ جل شانہ، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ رضوان اللہ علیہم، آئمہ ومحدثین، شعائراللہ مکہ، مدینہ کے گستاخ، عقل پرست، منکرین وحی، دین اسلام اور اہل اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کی دشمنی میں کفار یہود ونصاریٰ کے گہرے دوست ہیں جو مسلمانوں کو معاشی، معاشرتی، سیاسی، دینی نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ جب بائیکاٹ کے علاوہ اصلاح کی کوئی اور صورت نہ ہو تو ان سے ذاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، دینی رواداری برتنا حرام ہے اور قادیانیوں / مرزائیوں سے اجتناب ضروری ہے۔

والسلام

الراقم
محمد عمر صدیق بقلمہ
23-10-2008

0300 6433576

حافظ محمد الیاس الاثری صاحب حفظہ اللہ مرکز الاصلاح اہلحدیث گوجرانوالہ

باسمہ اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن وحدیث کی روشنی میں اور دستور پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں

انکے ساتھ رشتہ داری یا مودت و موالات کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے

ان سے قطع تعلق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے اس کے دلائل

عزیزم فاضل اسلام حافظ محمد صدیق سلمہ نے اوپر کافی مفصل بیان کیے ہیں میں چند

سطور رقم کر کے اس قافلہ میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہوں

احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

واللہ اعلم

الراقم العبد [signature] مدیر مرکز الاصلاح الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

۲۶ شوال ۱۴۲۹ھ ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸ء

حافظ محمد الیاس الاثری
مدیر مرکز الاصلاح اہلحدیث گوجرانوالہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ جوابات سے متفق ہے واللہ اعلم

[signature] بن عبد الرحمٰن

جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم اہل حدیث
دارالافتاء
عالم چوک گوجرانوالہ

۲۵ شوال ۱۴۲۹
۲۶ اکتوبر ۲۰۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزائی ہر دو انواع خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں ان کیساتھ رشتہ ناطہ، کاروبار، کھانا پینا لین دین سراسر حرام ہے۔ ان کے جنازے پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام میں دینی غیرت و حمیت بیدار رکھے۔ کیونکہ وہ ہمیں (اہل اسلام) کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

فاروق اللہ

الراقم الآثم۔ فاروق احمد مہتمم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

26-10-08

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر (۱) زندیق سے کہتے ہیں نیز زندیق کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب نمبر (۱) زندیق سے مراد ایسے شخص کو کہا جائے گا جو بظاہر تو اسلام کا نام لیوا ہو لیکن اسلام کے بنیادی عقائد اور تعلیمات کا یا تو منکر ہو یا ان تعلیمات کو مسخ کرتا ہو۔ اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت، معاد، تقدیر اور ختم نبوت کا انکار کرنے والے یا عقیدہ صحیحہ کی غلط اور من پسند تاویل کرنے والے یا اسلامی عقائد کی غلط تشریح کرنے والے شخص کو زندیق کہا جائے گا۔ زندیق کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس کی سختی سے تردید کی جائے اس کی غلط تاویلات کے پردے کو چاک کیا جائے اور عامۃ المسلمین کو اس کی خباثت سے روشناس کروایا جائے اور جب بھی کبھی ایسا شخص بنیادی اسلامی تعلیمات کا استہزاء کرے تو

اس سے اجتناب کیا جائے اور اس کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور لوگوں کو اس سے دور رہنے کی رغبت دلائی جائے

یہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو مسخ کرتے اور دین کو ایک نیا مفہوم دینے کی کوشش کرتے ہیں ان سے لاتعلقی کا اظہار کرنا قرآن و سنت کی تعلیمات سے واضح طور پر ثابت ہے۔

سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۰ میں اللہ رب العزت بیان فرماتے ہیں۔

وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایت اللہ یکفر بھا ویستھزا بھا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ اور تم (مومنوں) پر اللہ نے اپنی کتاب میں حکم نازل فرمایا ہے کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں ان کے پاس مت بیٹھو۔

اسی طرح سورۃ انعام میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم (سورۃ الانعام، آیۃ 68)
اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات کا مذاق اڑاتے ہیں تو ان سے کنارہ کشی کو اختیار کرو

قرآن مجید نے سورۃ المائدہ میں اہل کتاب اور کافروں

کے ان لمبقات سے دوستی اختیار کرنے کی مذمت کی ہے جو مسلمانوں کے دین کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ زندیق لوگ بھی انہی کافروں کی مانند اس قابل ہیں کہ ان سے قطع تعلق کی جائے۔ ان سے دوستی رکھنا بالواسطہ ان کے عقائد کی حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔

زندیق کے ساتھ تعلقات کی بحالی اسی صورت میں ممکن ہے جب وہ اپنے گندے عقائد سے توبہ تائب ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور سبیل المؤمنین کی مذمت کرنے سے ہمیشہ کے لیے ترک جائے۔

سوال نمبر (۲) دور حاضر کے تمام محمد اور لعل اور احسان کے قادیانی/مرزائی زندیق ہیں یا نہیں۔

جواب نمبر ۲۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید سے ثابت شدہ عقیدہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "لا نبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کو ماننا قرآن مجید اور حدیث صحیح کا واضح طور پر انکار ہے۔

جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرے وہ قرآن مجید اور احادیث طیبہ کا منکر اور زندیق ہے۔ مگر وہ لاکھ دعویٰ کرے کہ وہ جھوٹے اور کذاب کو نبی نہیں مانتا بلکہ مصلح، ہادی اور امام مانتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اس کو اس لیے زندیق سمجھا جائے گا کہ اس نے ایک کذاب اور مفتری کو مصلح اور ہادی مانا ہے۔

قادیانیوں کی دو اقسام ہیں ایک قسم وہ ہے جو مسیلمہ پنجاب اور مفتری قادیان کو نبی مانتی ہے اور اس کا اظہار بھی کرتی ہے اور دوسری قسم ان قادیانیوں کا ہے جو مرزا کو نبی کی بجائے مصلح اور ریفارمر قرار دیتی ہے دوسری قسم کے قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد بھی مرزا کو نبی ہی سمجھتی ہے لیکن زبان سے اس کا اظہار نہیں کرتی۔

قادیانیوں کی دونوں اقسام سے تعلق رکھنے والے تمام افراد خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں بوڑھے ہوں یا بچے زندیق ہی سمجھے جائیں گے۔

ان کی عورتوں اور بچوں کی لاعلمی ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں کیونکہ ان پر دین کے دلائل

ان کو بے گناہ قرار دینے کے لیے کافی ہیں کو ان پر دین کے دلائل کو پیش کرنا علمائے دین کی ذمہ داری ہے لیکن جہالت کو ان کی نجات کے لیے دلیل بنانا درست نہیں ہے

سوال نمبر (۳) قادیانیوں / مرزائیوں کی آنے والی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب نمبر (۳) قادیانیوں کے زیر تربیت رہنے والے بچوں سے اپنے بچوں کو علیحدہ رکھنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ مسلمان والدین اگر اپنے بچوں کو قادیانیوں کے بچوں سے کھیلنے ملنے کی اجازت دیں گے تو ان کے گھروں میں بھی مسلمان بچوں کی آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ چونکہ قادیانی اسلامی اصطلاحات ہی کو اپنی روزمرہ کی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں اس لیے بچوں کے معصوم ذہنوں پر غلط اثرات مرتب ہونے کے امکانات موجود ہیں اس لیے مسلمان والدین کو بچوں کی دوستی اور رفاقت کے لیے مسلمان گھرانوں ہی کا انتخاب کرنا چاہیے۔

سوال نمبر ۵ قادیانیوں / مرزائیوں سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کے علیحدہ علیحدہ جوابات اور انکی وجوہات بیان کریں۔

الف کیا امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے یا نہ کرے؟

جواب نمبر ۵ (الف) قرآن مجید سورۃ الحجرات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے

انما المومنون اخوۃ "بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں"۔

اسی طرح سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۵۵ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا
بے شک تمہارے دوست تو اللہ اسکے پیغمبر اور مومن لوگ ہی ہیں

آیات بالا میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح طور پر بیان فرمادیا ہے کہ مومنوں کی برادرانہ نسبت اور دوستانہ تعلقات صرف مومنوں ہی سے ہوسکتے ہیں اپسے لوگ جو اللہ اور اسکے رسول کی تعلیمات کا انکار کرنے والے اور سید ولد آدم کی ختم نبوت

کو جھٹلانے والے ہوں ان کے ساتھ کسی بھی طور
پر برادرانہ اور دوستانہ تعلقات کو استوار کرنا
درست نہیں ہے -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رسالت میں کسی کو شریک ٹھہرایا جا رہا ہو اور مسلمان
اس کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھا رہا ہو اس سے
بڑھ کر اور المیے کی بات کیا ہو سکتی ہے

سوال نمبر ۱۵ :- کیا ان سے سلام و کلام میل و جول
نشست و برخاست، شادی اور غمی میں شرکت
کی جائے یا نہ کی جائے

جواب :- جن لوگوں کی شادی غمی، نکاح اور
جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کی بجائے
ایک جھوٹے اور خود ساختہ نبی کے طریقے کے مطابق
ہوں ان کے تہواروں میں جانا یقیناً ان کی حوصلہ

افزائی کرنے کے مترادف ہے۔ جب تک ایسے لوگوں
کی حوصلہ شکنی نہیں کی جائے گی اسوقت تک ایسے لوگوں
کا اسلام قبول کرنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔
اسلام نے تو اس کتاب سے سلام میں
پہل کی اجازت نہیں دی تو ایسے لوگوں کے ساتھ مصافحہ اور
معانقہ کرنے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے۔ جب تک ان
کا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جائے گا اسوقت تک یہ
لوگ اپنے عقائد اور اعمال پر نظر ثانی کے لیے آمادہ
نہیں ہو سکتے۔

سوال نمبر ج :۔ ان سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت جائز
ہے یا نہیں

جواب نمبر ج :۔ کوئی بھی ایسا کاروبار جو مسلمان کر رہے ہوں اس
کاروبار کو تو ان لوگوں کے ساتھ کرنے کی سرے سے ضرورت
ہی نہیں اور اگر یہ لوگ ایسی مصنوعات بیچ رہے ہوں
جو مسلمان نہیں بیچتے تو مسلمانوں کو ان مصنوعات
کی تجارت بھی شروع کر دینی چاہیے تاکہ مسلمانوں

کہ ان کی دکانوں اور تجارتی مراکز تک رسائی
کی نوبت ہی نہ آئے۔ مثلاً اگر کسی علاقہ میں
کالمیں، ادویات اور اشیائے صرف انہی کی دکانوں
پر ملتی ہیں تو مسلمانوں کو فی الفور ان تجارتی
معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لینا چاہیے تاکہ یہ
تجارت اور دکھنے کی آمدنی سے وہ لوگ مسلمانوں
کے مقابلہ پر لڑا کر لڑانے کی کوشش نہ کریں۔ مسلمان
اس بات کو فراموش نہ کریں کہ انگریزوں نے تجارت
ہی کے ذریعے انڈیا پر اپنے تسلط کو قائم کیا تھا۔

سوال نمبر ۱۰ (د) ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور بیکریوں سے مال
خریدا جائے یا مکمل مقاطعہ کیا جائے

جواب نمبر ۱۰ (د) مسلمانوں کے لیے حرام چیز کی خریداری تو
سب ہی سے حرام ہے، جہاں تک تعلق ہے حلال
چیز کی خریداری کا تو مسلمان اہل کتاب سے تجارت
کر سکتے ہیں لیکن مرتدین سے تجارت کی کوئی گنجائش
نہیں ہے۔

مرتدین کسی بھی مسلمان حکومت میں تجارت کرنے
کے مجاز نہیں ہیں۔ ان کو محبوس رکھ کر ان سے توبہ کرانا

کی کوشش کرنی چاہیے کیا یہ کہ ان کو آزاد تجارت
کا موقع فراہم کیا جائے۔ جب وہ تمام قرآن اور سنت
کا لیتے ہیں اور مفہوم اور مدعا اس کے بالکل برعکس بیان کرتے
ہیں لہذا ان کو تجارت میں آزادی دینے کا مطلب ان
کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔

(٧٤) انکی درسگاہوں ہوٹلوں ریسٹورانٹوں اور ہسپتالوں میں
جانا جائز ہے یا نہیں اور انکے ڈاکٹروں سے علاج کروانا کیسا ہے؟

جواب نمبر(٧٤) رزق کا حصول اور علاج کی جستجو انسان کے
دو بنیادی حق ہیں، ہر انسان کو زندہ رہنے کے لیے
غذا اور علاج کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
نے مسلمانوں کو حلال غذا اور حلال طریقے سے اپنی
بیماریوں کا علاج کروانے کی اجازت دی ہے۔
شراب اور خنزیر کا گوشت نہ تو کھانا جائز
ہے اور نہ ہی ان کے ذریعے علاج جائز ہے۔
اہل کتاب کا بھی ذبیحہ جائز ہے اگر وہ
جھٹکا کردیں تو ایسی صورت میں اسکے استعمال حرام ہوگا۔
قادیانیوں کے حلال اور حرام کے اصول و ضوابط بھی

سے جدا ہیں چنانچہ ان کے پاس بیٹھ کر کھانا کھانا اور ان
سے میل جول کروانا یقیناً اپنے آپ کو حرام کی دلدل میں
دھکیلنے کے مترادف ہے

(س) (د) کیا ان سے رواداری برتی جاسکتی ہے ؟
جواب (د) رواداری کا مطلب ہوتا ہے کسی دوسری تعلیم
کو قبول نہ کرنے کے باوجود اسکے ابلاغ کے راستے میں
روڑے نہ اٹکانا
اسلام دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو
اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے سے نہیں روکتا لیکن
اسلام کے قبول کرنے والوں کو وہ اللہ اور رسول کی تعلیمات
کا پابند بناتا ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص جو نام اللہ، رسول
قرآن و سنت کا لے لیکن ان کے بالکل برخلاف زندگی
کا تصور پیش کرے تو اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رو
رعایت کی کوئی گنجائش اسلام میں موجود نہیں ہے
ایسے لوگوں کے ساتھ رواداری اختیار کرنے کا مطلب یہ
ہے کہ آئندہ کے لیے بھی ایسے لوگوں کو کھلی چھوٹ دی جائے
کہ وہ اسلام اور قرآن و سنت کا نام کو غلط استعمال
کرکے اپنے من مانیاں کرتے رہیں

سوال: کیا مسلمانوں کو حق حاصل ہے کہ ان کو راہ راست پر لانے کے لیے ان کا بائیکاٹ کریں؟

جواب: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امن اور سلامتی کے پیامبر تھے اور آپ نے ساری زندگی رحمت اور محبت کا درس دیا۔ آپ کی یہ رحمت یقیناً ہر کس و ناکس کے لیے تھی لیکن آپ کی یہ رحمت اور محبت نظم اور ضبط کے خلاف نہ تھی۔ جب اللہ تعالیٰ کے فرامین سے روگردانی کی بات ہوئی تو آپ غیرت اور جلال کا مظہر بن جاتے۔ نمازوں سے غفلت کرنے والوں کے گھروں کو آگ لگانے کی خواہش کا اظہار فرما کر آپ نے اپنی اسی دینی غیرت کا ثبوت دیا۔ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والوں سے بائیکاٹ کر کے آپ نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ اللہ پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد کسی بھی شخص کو احکامات الٰہیہ سے روگردانی کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اگر جہاد کے ایک معرکے سے پیچھے رہ جانے والے بائیکاٹ کے مستحق ٹھہرے تو جہاد کا مطلقاً انکار کرنے والوں کا بالاولیٰ

بائیکاٹ ہونا چاہیے۔ قادیانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے تصور جہاد کو نہیں مانتے اور اس کے باوجود ڈھٹائی سے
اپنے آپ کو رسول اللہ کا پیروکار بھی کہتے ہیں۔

قادیانی اگر ہم مسلمانوں سے بائیکاٹ کو ضروری
خیال کرتے ہیں تو ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں
اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں لے آئے

حافظ ابتسام الٰہی ظہیر

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبیداللہ عفیف صاحب حفظہ اللہ

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبیداللہ عفیف حفظہ اللہ

میں نے بغور عزیزم حافظ ابتسام الٰہی ظہیر اور جناب مفتی
ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کو پڑھا ہے میں
مکمل طور پر عزیزم ابتسام الٰہی ظہیر اور مرحوم مفتی ولی
حسن ٹونکی کے موقف سے اتفاق کرتا ہوں

اسلام میں تبلیغ کے بہت سے اسلوب ہیں۔ قطع
تعلق کا طریقہ یقیناً محرومی طریقہ تبلیغ نہیں ہے۔ لیکن زنادقہ مرتدین

ملحدین اور سیدالٓ نفس کے حیاریوں کی اصلاح کے لیے قطع تعلق انفرادی مرد ہر بکار فیصلہ کن طریق تبلیغ ہے امر تمام مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ بالخصوص اپنے نظریات پر مطمئن رکھنا اور متعصب قادیانیوں کے ساتھ اس طریقے کو اختیار کرنا چاہیے

از قلم حافظ انشاء الرحمٰن

مولانا مبشر احمد مدنی صاحب حفظہ اللہ جامع مسجد قباء اقبال ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ. واشھد ان لا الہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا اما بعد!

قال اللہ تعالیٰ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما (سورۃ الاحزاب)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے

قرآن مجید میں کائنات کے امام خاتم النبیین علیہ السلام کے آخری نبی ہونے کا قطعی ثبوت موجود ہے۔ اس لیے جو شخص بھی اپنی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا مرتد اور کذاب ہے

اللہ تبارک تعالیٰ نے روزِ اول ہی عالم ارواح میں تمام انبیاء سے یہ

وعدہ لیا تھا .

اگر میرے آخرالزماں پیغمبر کائنات کے امام تمہاری نبوت میں آ جائیں تو تم نے اپنی نبوت کے تاج اتار دینے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور نبوت کو تسلیم کر لینا ہے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم فاسقوں میں سے ہو جاؤ گے ،

حالانکہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ کوئی اللہ کا سچا پیغمبر اللہ کی حکم عدولی کرے بالفرض محال اگر ایسا ہو جاتا تو اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ہوتے ہوئے کوئی نبی ایسا دعویٰ کرے .

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے اور ایک امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے

جب اللہ تعالیٰ کے سچے نبیوں کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنے سخت الفاظ استعمال فرماتے ہیں ، تو جو شخص مفتری اور جھوٹا اور کذاب ہو . یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اتنی بڑی جسارت کرے ، اور نبوت کا دعویٰ کرے .

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

قد اخبر اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المتواترہ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہ فھو کذاب أفاک دجال ضال مضل

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے ، کہ ہر وہ شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا مفتری دجال گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے ،

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون .

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے ، جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے البتہ خلفاء ضرور ہونگے بکثرت ہونگے (صحیح بخاری ومسلم)

اس بات میں کسی مسلمان کو کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ نبی کریم خاتم الانبیاء علیہ السلام کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر مرتد ہے اور اس کو نبی ماننے والا بھی کافر مرتد ہے

اور اس بات پر بھی مسلمانوں کا ایمان ہے تاکہ کوئی شخص اس شک وشبہ میں نہ رہے، کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے کو جو لوگ مجدد اور مصلح سمجھتے ہیں وہ بھی کافر اور مرتد ہیں

جس طرح قادیان کے مرزائی کافر ہیں اسی لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

جس طرح ان کے ساتھ سوشل بائیکاٹ ضروری ہے ان کے ساتھ جو مرزا کو مجدد اور مصلح سمجھتے ہیں، بائیکاٹ واجب ہے

کیونکہ نبوت کے دعویٰ کرنے والے کو مجدد یا مصلح سمجھنا بھی کفر وارتداد ہے صادق ومصدوق امام الانبیاء خاتم النبیین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خبر دے دی تھی جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا

وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی
وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (ابوداود - نسائی - ترمذی ابن ماجہ)

آپ نے فرمایا میری امت میں تیس بڑے جھوٹے پیدا ہونگے جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے،

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا.

یہ نص صریح ہے کہ آپ کے بعد ہر ظلی وبروزی نبی کا دروازہ بند ہے اور لانفی جنس کا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا، تو حضرت علی نے عرض کی کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا

انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ إلا انه لیس نبی بعدی.
(النسائی - مسند احمد)

تمھاری میرے نزدیک وہ نسبت ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور هارون علیہ السلام کی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں

اور آپ نے روزِ روشن کی طرح دوٹوک انداز میں اور بھی واضح کر دیا

انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم

مزید فرمایا

لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں آئے گی

آپ نے یہ بات دوپہر کے چمکتے سورج کی طرح بیان کر دی اور مثال دے کر سمجھا دی تاکہ کسی کو کوئی شک و شبہ نہ رہے

ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ؟ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین

(متفق علیہ)

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے حسین و جمیل گھر بنایا، لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کی عمدگی پر اظہار حیرت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کر دی گئی؟ پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٹوک فیصلہ صادر فرما دیا کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی ہے اور اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا رخنہ باقی ہے

اور رب العزت نے یہ فیصلہ صادر فرما دیا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

(سورۃ المائدہ)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اس دین حنیف کو ناقص نہیں رکھا ، اور نہ ہی کسی اور دین کی ضرورت ہے ان دلائل کی روشنی میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ امام الانبیاء سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی دین کی ضرورت ہے لہذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ نبوت میں جھوٹا اور مفتری ہے ، اور دائرہ اسلام سے خارج کافر اور مرتد ہے

اسکے پیروکار قادیانی اس کو نبی ماننے والے اور لاہوری اسکے مجدد ہونے کا دعویٰ کرنے والے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں؛ ان سے سلام وکلام ، میل جول ، نشست وبرخاست ، شادی غمی ، تجارت لین دین خرید وفروخت بند کی جائے اور ایسے مرتدین کا مکمل مقاطعہ کیا جائے ،

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے جو تناور ہو رہا ہے ، اس ناسور کو جڑ سے کاٹ دینے میں ہی عافیت ہے ، اسلام نے ایسے مرتد اور زندیق لوگوں کی سزا قتل رکھی ہے، اور اسلامی حکومت کا اولین فریضہ ہے کہ ان کو ارتداد کے زمرے میں قتل کر دیا جائے

جس طرح امیر المومنین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اسود العنسی اور سجاح نامی داعیان نبوت کو قتل کروایا تھا اور ان کے خاتمے کے لیے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی تھی۔

اور اسی طرح مانعین زکوٰۃ کے خلاف بھی جنگ لڑی گئی اور ان کے ساتھ کسی قسم کی نرمی نہ برتی

اسکے باوجود کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی امیر المومنین ان کے خلاف کیسے جہاد ہوگا حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتے ہیں

حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پیش کیا آپ نے ارشاد فرمایا

اُمرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان

محمد رسول اللہ ویقیموا الصلاۃ و یوتوا الزکاۃ فاذا فعلوا عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ تعالی (متفق علیہ)

آپ نے فرمایا
مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں جہاں تک وہ اس بات کا اقرار کریں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کرلیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالی پر ہے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا تو فرمایا امیرالمومنین میرا سینہ کھل گیا ہے۔ چلو ان سے جہاد کریں سب سے آگے میں ہونگا

یہ ایک حقیقت ہے کہ ایسے مرتدین کے خلاف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین واضح ہیں

قرآن و سنت کی روشنی میں علماء حق نے ان کے خلاف واضح موقف اختیار کیا اور ان کے خلاف مؤثر تحریک چلائی جس میں انہیں کافر قرار دیا گیا ہے

مجاہد ملت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دندان شکن جوابات دیئے

اور یہاں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولانا ثناء اللہ علیہ الرحمہ کو مباہلہ کا چیلنج کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے، اتفاق کی بات کہ مولانا اسی دوران سخت بیمار ہوگئے اور موت وحیات کی کشمکش میں تھے، جب ہوش آتا تو پوچھتے کہ مرزا ابھی زندہ ہے جواب ملتا کہ زندہ ہے تو فرماتے کہ ان شاء اللہ تعالی مجھے صحت عطا فرمائے گا اور مجھے موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مرزا ہلاک نہیں ہوگا اپنی سچائی پر اس قدر اعتماد تھا، اور اللہ تعالی کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا۔
اور ایسا ہی ہوا، کہ مولانا کو اللہ تعالی نے مکمل صحت و تندرستی سے نوازا، اور مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں بدترین حالت میں اپنی غلاظت میں لت پت

ہوکر جہنم رسید ہوا
اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پاکستان آکر ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں اپنے خالق حقیقی کو جا ملے
قادیانی اسلام، صاحب اسلام خاتم الانبیاء جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام کے ہر لحاظ سے دشمن ہیں اور دشمنی میں کوئی موقع ضائع نہیں ہونے دیتے، اس لیے ان کا بائیکاٹ واجب اور ضروری ہے بلکہ اسلامی قوانین کی روشنی میں ان کا قتل واجب ہے۔
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ
متفق علیہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اسباب میں سے کسی ایک سبب کے بغیر کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں ہے
۱۔ شادی شدہ زانی
۲۔ نفس کے بدلے نفس
۳۔ اپنے دین کو چھوڑ جانے والا اور جماعت سے کٹنے والا۔
مسلمانوں کی جماعت سے کٹ جانے والا واجب القتل ہے اور جو لوگ اپنا دین نبی تعلیمات ہی مسلمانوں سے الگ کرلیں اور ہر وقت اور ہر میدان میں مسلمانوں سے نبرد آزما ہوں تو پھر ایسے لوگوں کا بائیکاٹ ضروری ہے، اور خلیفہ مسلمان ایسے لوگوں کو سزا قتل کرے گا مہیا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَن بدل دینہ فاقتلوہ
جس نے اپنے دین اسلام کو بدلا اس کو قتل کر دو
اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص اسلام جیسی عظیم نعمت کو چھوڑ دے وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا اسلام نے قتل رکھی ہے

حقیقت تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے تاکہ فتنہ ختم ہو جائے
جیسا کہ فرمان ہے
والفتنۃ اشد من القتل
فتنہ قتل سے بھی زیادہ خطرناک ہے،
حکومتِ اسلامیہ کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کو حداً قتل کر دے تاکہ فتنہ و فساد
ختم ہو جائے، لیکن افسوس کہ پوری دنیا میں ایسا نظام خلافت موجود نہیں ہے
ان حالات میں اب ملت اسلامیہ کا فریضہ ہے کہ ان لوگوں کا مکمل بائیکاٹ
کیا جائے تاکہ اس فتنے کی حوصلہ شکنی ہو اور ان کے ساتھ ہر قسم کا لین دین
شادی بیاہ اور میل ملاپ، تجارت و زراعت کو ختم کیا جائے
کیونکہ ایسے لوگوں سے تعلقات قائم کرنا بہت بڑا جرم اور خسارہ ہے
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اس پر دلالت کرتا ہے
قال اللہ تعالیٰ (لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء من دون المومنین ومن
یفعل ذلک فلیس من اللہ فی شیء) (سورۃ آل عمران ۲۸)
مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں
اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہے
اس آیت میں واضح اشارہ ہے کہ ایسے کافروں سے موالات اور تعلقات
رکھنا حرام ہیں
قال اللہ تعالیٰ (یا یہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء
تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق
(سورۃ الممتحنہ ۱)
اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو
دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ
جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہو
قال اللہ تعالیٰ (یا یہا الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء
ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون
(سورۃ توبہ)

اے ایمان والو اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں اور جس نے بھی تم میں سے ان کو دوست بنایا وہی لوگ ظالم ہیں

اور بھی بہت سی آیات اور احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، لیکن اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ علماء حق نے اس بارے میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس سوال کی روشنی میں جو صفحہ 1 پر لف ہے اور جب کہ صورت حال بھی ایسی ہو

کہ وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا رہے ہوں اور وہ ان کے سیاسی اور اقتصادی وسائل پر قابض ہوں

اور ان کی عسکری اور سیاسی تنظیموں میں شامل ہوں اور بین الاقوامی سطح پر ان کے لیے بہت بڑا خطرہ ہوں، اور یہود و ہنود اور نصاریٰ کے آلۂ کار ہوں

اور حکومتی سطح پر کسی قسم کی توقع نہ ہو کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی جائے گی

تو ان حالات میں ملت اسلامیہ پر واجب اور ضروری ہے، کہ وہ ان کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات اور موالات منقطع کریں اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین اور کاروبار و تجارت نہ کیا جائے

مبشر احمد مدنی

خطیب جامع مسجد قباء

74 - چناب بلاک

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

(مہر:) مبشر احمد ولد عبد القیوم
الفاضل الجامعة الاسلامية المدينة المنورة
خطیب جامع مسجد قباء علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی صاحب حفظہ اللہ مرکز الحسن لاہل الحدیث لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب واليه المرجع والمآب

عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مسلمہ ومصدقہ ہے۔ اس عقیدہ پر کسی بھی جہت سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور دشمنی ہے جو شخص امام الانبیاء والمرسلین، سید الاولین والآخرین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرے وہ کافر قطعی اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور جو ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کرکے اس کے متبعین میں شامل ہو جائے وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ عصر حاضر میں قادیانی، لاہوری مرزائی جو اپنے آپ کو مسلمان باور کرا کے اہل اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں یہ اپنے کفریہ و شرکیہ عقائد کی وجہ سے مرتدین و کفار کے زمرے میں شمار ہوتے ہیں اور اکابر علمائے اہلحدیث نے اس فرقے کی ابتداء ہی میں تکفیر کر دی تھی جس پر خود مرزا قادیانی ملعون کی کتب شاہد ہیں۔ اور یہ اپنے کفریہ عقاید کو اسلام کا لبادہ اوڑھانے کے لیے بڑے عجیب و غریب قسم کے دلائل وضع کرتے ہیں ایسے لوگوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

سیدنا ابوهریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سیکون فی آخر امتی اناس یحدثونکم مالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم" [صحیح مسلم مقدمہ ۶/۶ مسند احمد ۳۲۱/۲]

میری اخیر امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنا ہوگا

تو ان سے بچ کے رہنا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم "

آخر زمانے میں دجال اور کذاب ہوں گے جو تمھارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمھارے باپ دادا نے۔ ان سے بچ کے رہنا کہیں ایسا نہ ہو وہ تم کو گمراہ کر دیں اور فتنے میں ڈال دیں۔

[مقدمہ صحیح مسلم ۷/۷ شرح مشکل الآثار (۲۹۵٤) ۲۹۷/۷، ۳۹۸]

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لن تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالا کذابا کلھم یکذب علی اللہ عزوجل ورسولہ آخرھم الاعور الدجال ممسوح العین الیمنی کأنھا عین أبی تحیی "

[شرح مشکل الآثار (۲۹۵۵) ۳۹۸/۷ صحیح ابن خزیمہ (۱۳۹۷) ۳۲٦/۲، ۳۲۷ المعجم الکبیر للطبرانی (٦۷۹۸) ابن حبان (۲۸۵٦) وصححہ الحافظ فی الاصابہ ۲۷/٤]

جو کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال اور کذاب نکلیں گے ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا جس کی دائیں آنکھ چھوٹی ہوئی ہوگی گویا کہ وہ ابو تحیی کی آنکھ ہے (یہ ایک انصاری شیخ تھا)

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے واضح ہوا کہ روایات وضع کرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والے افراد سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے یہ گمراہی اور ہلاکت کا باعث ہیں۔ فرقہ کافرہ قادیانیہ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ان کے بانی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے ہیں

جس کے ثبوت ان کی کتب میں موجود ہیں اور بڑے بڑے علماء جیساکہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ وغیرہما نے ان کے

جھوٹ اور تلبیسات کو اپنی اپنی کتب میں طشت از بام کیا ہے جن کے دہرانے کی

یہاں چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ایسے افراد کے ساتھ مجالست، مناکحت،

تجارت و معاملات اور سلام کلام سے بالکلیہ اجتناب کرنا چاہیے۔ مرزا قادیانی نے

و دعویٰ نبوت کو ثبوت کا زینہ فراہم کرنے کے لیے قرآن و سنت میں تحریفات و تلبیسات

کا راستہ اپنایا ہے اور نادیلات باردہ، افتراء آشنا سدہ، اهوائے کاسدہ

اور مفاہیم باطلہ کا لبادہ اوڑھ کر عوام الناس کو اسلام سے برگشتہ کیا ہے۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے "هو الذی انزل علیک الکتاب منه آیات محکمات ... الخ اولوا الالباب

تک تلاوت کی پھر فرمایا "فاذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابه منه

فاولئک الذین سمی اللّٰہ فاحذروھم" جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو

متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔

[سنن ابی داؤد کتاب السنۃ (۴۵۹۸) دلائل النبوۃ للبیہقی ۶/۵۴۵

کتاب الاعتقاد لہ ص ۱۱۸، ۱۱۹، صحیح البخاری کتاب التفسیر (۴۵۴۷)]

امام ابوداؤد صاحب السنن نے اھل الأھواء (مبتدعین وغیرہم) سے

سلام کلام کے ترک کا یوں باب باندھا ہے "باب ترک السلام

علی أهل الأهواء ۔ اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کی من مانی تفسیر کر کے اپنا مطلب کشید کرنے والے لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے ۔ لہذا مرزا قادیانی نے قرآن حکیم کی ختم نبوت والی آیات کو اپنی اصول اور ارادہ کا ناسد لبادہ پہنا کر اپنی جعلی نبوت کشید کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے ۔

اور ایسے لوگ جو مرتد، کفار، خالص منافقین ہیں ان سے اللہ تعالیٰ نے تعلقات قائم کرنے انہیں دل دوست بنانے سے منع کیا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

"یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ھزوا ولعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مومنین" [مائدہ: ۵۷]

اے ایمان والو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کفار کو دوست نہ بناؤ. جنہوں نے تمہارے دین کو کھیل کود بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اگر تم ایمان والے ہو .

ولاء و براء اسلامی عقیدہ ہے جس کی بنا پر ایک مسلم کا رشتہ، تعلق ایک مسلم سے ہی ہونا چاہیے اور تمام کافرین ملحدین مرتدین زندیقین کے ساتھ اس کا مکمل طور پر رشتہ ناطہ منقطع ہو جانا چاہیے کیونکہ یہ مرتدین کفار اسلام اور اہل اسلام کا استہزاء کرتے ہیں اور ان کی ہلاکت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بہا ویستھزأ بہا فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلھم ۔ [النساء: ۱۴۰] اور یقینا اللہ نے کتاب میں تمہارے اوپر نازل کر دیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کے ساتھ سنو کہ کفر کیا جا رہا ہے اور استہزاء و مذاق کیا جا رہا تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں بے شک تم اسوقت ان جیسے ہو گے ۔

دوسری جگہ فرمایا "فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین" [انعام: ۶۸]

نصیحت کے بعد ظالم قوم کے ساتھ مت بیٹھو۔ لہذا ظالم لوگوں کے ساتھ مجالست، نشست و برخاست نہیں کرنی چاہیے یہ حرام ہے۔ اللہ تعالٰی نے ممانعت فرما دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بائیکاٹ کر دیا تھا جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جن کے بارے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

"وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ" [توبہ: ۱۱۸]

یہ تین صحابہ کعب بن مالک، مرارہ بن ربیع اور ھلال بن امیہ تھے۔

یہ مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چکر لگاتے تھے لیکن ان سے کوئی شخص بات بھی نہ کرتا تھا مسلمانوں نے ان سے سلام کلام نشست و برخاست کو ختم کر دیا تھا۔ اور بحکم قرآنی ان پر زمین اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ کر دی گئی تھی مکمل تفصیل کے لیے تفسیر ابن کثیر ۴۳۷/۲، ۴۳۸ مطبوعہ دارالسلام ملاحظہ کریں۔

یہ مقاطعہ ان پر ۵۰ دن رات جاری رہا۔ وہ تو مسلمان تھے صرف تخلّف جہاد کی وجہ سے ۵۰ دن ان سے قطع تعلقی اور سلام کلام بند ہوا اور جو اپنی نبوت کا دعویدار بھی ہو اور جنگ انگریز کی حمایت و خوشامد کے لیے شرک جہاد کا فتوی دے چکا ہو تو اس کے ساتھ قطع تعلقی اور بائیکاٹ بالاولی لازمی، حتمی اور ضروری ہے۔ لہذا مرزا قادیانی کے متبعین خواہ وہ لاہوری مرزائی ہوں یا قادیانی ہوں دو گروہ کفار و مرتدین اور ان سے تعلقات رکھنے والے انہی کے مثل ہیں۔ ان سے سلام کلام کرنا، نکاح شادی بیاہ اور خوشی کی تقریبات میں شرکت کرنا، ان سے دوستی و تعلقات قائم کرنا اور اپنے کاروبار میں شراکت اختیار کرنا بلا شک و شبہ حرام محض ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ کسی وقت بھی تعلقات کی بنا پر مجالست و مناکحت ناجائز اور قطعی حرام ہے۔

ان کی مادی معاونت، وسائل و ذرائع میں تقویت اور اقتصادی کاروبار میں شراکت،

عسکری و تنظیمی معاملات میں حصہ داری، اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بغاوت ہے۔ ان کے کارخانوں، فیکٹریوں اور دکانوں سے خرید و فروخت بند کر دی جائے۔ ان کے سکولوں، کالجوں، اکیڈمیز اور مدرسوں میں تعلیم و تعلم سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ ان کے ریسٹورانٹوں، ہوٹلوں اور تعلیم گاہوں کو کفر و مرتدین کے ادارے سمجھ کر انتہائی محتاط رویہ اپنایا جائے اور رواداری اور حسن سلوک ختم کیا جائے۔ إلا یہ کہ داعیان اسلام ان کو صحیح اسلام کی دعوت دیں اور انہیں اس گندے مذہب اور فاسد عقیدہ سے نکالنے کی جد و جہد کریں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ أتم وأکمل

نمقہ ابو الحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۲۹/۴/۹۹ء

۳/۵/۱۴۲۰ھ

مولانا عبد الولی صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

مجھے شیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کے جوابات سے اتفاق ہے۔

عبد الولی
دار السلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف صاحب حفظہ اللہ
مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عام کفار کے ساتھ تاجرانہ تعلق اور دیگر بعض معاملات میں میل جول کا جواز ہے لیکن قادیانیوں کی حیثیت دوسرے کافروں سے یکسر مختلف ہے۔ یہ لوگ متفقہ طور پر دائرۂ اسلام سے خارج ہیں لیکن یہ چونکہ استعمار

کا پودا ہے اور استعماری قوتیں اور ان کے ایجنٹ اب بھی ان کے پشت پناہ ہیں، اس لیے یہ اپنے آپ کو نہ صرف یہ کہ کافر اور امت مسلمہ کے مقابلے میں مرزائی یا قادیانی امت تسلیم نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو بالخصوص مغربی ممالک اور یورپ وغیرہ میں اپنے کو اصل مسلمان باور کراتے ہیں۔

بنا بریں ان سے معاشرتی و تجارتی تعلقات رکھنے میں ان کو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور مرتد بنانے کا موقع مل جاتا ہے اور اس طرح مغالطوں اور فریب دہی سے مسلمانوں کو دینِ اسلام سے منحرف کرنا ان کے لیے آسان ہے۔

اس لیے عام مسلمانوں کو ان کے دام ہم رنگ زمین سے بچانے کے لیے سداً للذریعہ کے طور پر ان سے تعلقات رکھنا، ان کی معاشرتی تقریبات میں شرکت کرنا اسی طرح ان کی مصنوعات وغیرہ کی خریداری، یہ سب ناجائز ہیں۔ ان سے نفرت و کراہت کا اظہار ضروری ہے، یہ ہماری دینی غیرت کا تقاضا بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ان کی دسیسہ کاریوں سے بچانے کے لیے بھی ناگزیر۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبۂ تحقیق و تالیف دار السلام لاہور

مشیر وفاقی شرعی عدالت ۔ پاکستان

حافظ صلاح الدین یوسف

مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

خطیب جامع اہلحدیث مدنی روڈ مصطفےٰ آباد۔ لاہور

۲ جون ۲۰۰۹ء

شیخ الحدیث حافظ مسعود عالم صاحب حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ وسلم علی خاتم الأنبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین میں حضرت حافظ صلاح الدین حفظہ اللہ کے تحریر کردہ فتوی سے اتفاق رکھتا ہوں الجواب صحیح واللہ اعلم مسعود عالم

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم : محترم مولانا حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ نے قادیانیوں سے قطع تعلق اور ان سے معاشرتی تعلقات کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل درست ہے۔ ارشاد الحق اثری عفا اللہ عنہ

مولانا محمد عثمان منیب صاحب حفظہ اللہ
مولانا آصف اقبال صاحب حفظہ اللہ
دار السلام لاہور

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق کرتے ہیں، تاہم جہاں انھوں نے ناجائز کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں "حرام" کا لفظ زیادہ مناسب ہے اور جہاں ضروری کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں لفظ "فرض" زیادہ موزوں ہے۔

محمد عثمان منیب
دار السلام
لاہور

محمد آصف اقبال
دار السلام
لاہور

مولانا عبد الخالق صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

مجھے فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ کے فتویٰ سے مکمل اتفاق ہے۔

ابو الحسن عبد الخالق
دار السلام لاہور

مولانا محمد عبد الجبار صاحب حفظہ اللہ دار السلام لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کریم، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ آخری آسمانی کتاب اور حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ قرآن مجید کے نزول اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ان دونوں کی مِنْ وعَنْ اطاعت و اتباع، تا قیامت ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔ جو کوئی ان دونوں سے، یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے سر مو انحراف اور روگردانی کرے گا اس کے ایمان میں خلل ہے۔ کجا یہ بات اور کجا یہ کہ کوئی شخص جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے کا انکار کردے اور ایک ایسے شخص کو نبی تسلیم کرے جسے ایک شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ فیا للعجب!

ہمارے عقیدے کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے والا
شخص دجال، کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج، نیز پکا مرتد ہے
اب جو شخص ایک دجال و کذاب کو بھی نبی تسلیم کرے وہ بھی مرتد اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے تا آنکہ وہ دوبارہ کلمۂ شہادت کا خلوص دل سے اقرار کرے

مرزا قادیانی نے قرآن مجید فرقان حمید کی "من مانی اور دل پسند" توجیہیں
کی ہیں اور یہی "کافی ثبوت" کشید کرنے کی قبیح حرکت کی ہے۔ بنابریں
اس کی "امت کافرہ و مرتدہ" کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات و معاملات
شرعی و اخلاقی طور پر ناجائز اور حرام ہیں۔ صرف ایک صورت میں
ان کے ساتھ تعلق رکھنا درست ہے کہ انہیں دائرہ اسلام میں داخل
ہونے کی دعوت دینا مقصود ہو۔

میں نے محترم الاخ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ، محترم و مکرم
جناب حافظ صلاح الدین حفظہ اللہ اور محترم جناب محمد صدیق صاحب
حفظہ اللہ کے فتوے بالتفصیل پڑھے ہیں جبکہ دیگر علمائے کرام کے فتاوی جات کا
بھی کسی حد تک مطالعہ کیا ہے۔ میں علی وجہ البصیرت ان تمام علمائے کرام
کے فتووں سے مکمل اتفاق کرتا ہوں اور حق سے ہٹے ہوئے تمام گم گشتہ
منزل لوگوں کو دین حق کی طرف پلٹنے کی خلوص دل سے دعوت دیتا
ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدۂ توحید و عقیدۂ ختم نبوت
پر کما حقہ ایمان لانے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے
اسی عقیدے پر ہمیں زندہ رکھے اور آخری سانس تک صحیح اور کھرے عقیدے
پر ہی ہماری موت آئے۔ آمین یا رب العالمین۔ وصلی اللہ
علی النبی محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین وعلی أزواجہ أمہاتہم إلی یوم الدین

العبد المذنب الفقیر لغفران ربہ القدیر
ابو عبد اللہ محمد عبد الجبار، دار السلام لاہور۔
۱۳ جون ۲۰۰۹ء / ۱۴۳۰/۶/۹ھ

حافظ محمد عثمان مدنی صاحب حفظہ اللہ مرکز اہلحدیث راوی روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے اُن میں سے ایک بہت بڑا فتنہ "قادیانیت" ہے

ہر مسلمان مرد و عورت کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ لوگ بلا شبہ کافر و مرتد ہیں

راقم الحروف اس مسئلہ میں اپنی جماعت کے جید کبار علماء کرام کے

مدلل تفصیلی فتووں سے متفق ہے

مثلاً: الشیخ مفتی حافظ صلاح الدین یوسف صاحب

الشیخ مفتی حافظ عبدالستار حماد صاحب

الشیخ مفتی مبشر احمد ربانی صاحب

حفظہم اللہ

العبد حافظ محمد

۱۷/۷/۱۴۳۰ھ

حافظ محمد عثمان مدنی الموافق: 11/7/09

خطیب مرکز اہلحدیث

106- راوی روڈ لاہور

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا، آپ پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید آخری کتاب اور امت مسلمہ، آخری امت ہے۔ آپ کے بعد نبوت کا ہر دعوے دار جھوٹا ہے، کذاب اور دجال ہو سکتا ہے۔ اس کا صداقت و نبوت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں، ایسے میں کسی جھوٹے دعوے دار سے نبوت کی دلیل طلب کرنا بھی غلط اور کفر کے مترادف ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ دین ہدیٰ آپ ﷺ پر مکمل ہو چکا۔ آپ پر دین کے اکمال و اتمام کے بعد رشد و ہدایت کی خاطر کسی اور کی

طرف رجوع کرنا بھی صحیح نہیں، مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ نے بہت بڑی جسارت کی کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے پیارے رسول کے تاج ختم نبوت کو چرانے اور دین کی تکمیل کے اعزاز کو چھیننے کی کوشش کی۔ علماء اہل حدیث نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی خباثتوں اور فتنے کا احساس کیا اور پھر اس پر پورے برصغیر کے علماء کرام کے متفقہ فتویٰ کو جاری کیا۔ بعدازاں ہر دور میں مرزائیت کے حربوں، فتنوں اور خباثتوں کے مقابلے میں مصروف کار رہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں کے دلی و ذہنی طور پر مخالف، دشمن اور ضرررساں ہیں وہ ہر ہر قدم پر اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے میں لگے رہتے ہیں، ان حالات میں مرزائیت کے فتنے کو سمجھنے، عوام کو سمجھانے کی اشد ضرورت ہے۔ خصوصاً عوام کو ان کی چالوں اور میٹھے زہر سے بچانے کی خاطر ان کے مقاطعے یعنی ان سے علیحدگی اور بچاؤ کی مہم ضرور چلانی چاہیے۔ ان کے ارتداد و کفر اور اسلام و ملک دشمنی سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔ انہیں بتانا چاہیے کہ مرزائی شرعی اور قانونی طور پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم اقلیت کے حکم میں ہیں۔ ان سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے تا آنکہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل نہ ہو جائیں۔

والسلام

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

[signature]

۱۴۲۰/۸/۱۴ھ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

دارالافتاء جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی عبیداللہ عفیف صاحب حفظہ اللہ

الحمدللہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب قیما بلا اعوجاج وجعلہ عصمۃ لمن تمسک بہ و اعتمد علیہ فی الاحتجاج واوجب فیہ مقاطعۃ اھل الکفر والشرک بایضاح الشرعۃ و المنھاج والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ خاتم النبیین والمرسلین محمد الذی مزق اللہ ظلام الکفر والشرک بما معہ من السراج وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین جاھدوا اھل الکفر والزندقۃ وباینوھم من غیر استدراج۔ اما بعد

الجواب بعون اللہ الملک الفتاح الوھاب منہ الصدق والصواب

سوالات کا جواب تحریر کرنے سے قبل نامناسب نہ ہوگا کہ مرزا قادیانی کی اسلام دشمن تحریک کا پس منظر اور اس کے سیاسی افکار و کردار پر ایک چھلچلاتی ہوئی نظر ڈالی جائے تاکہ جواب کی علم اور اہمیت کا بآسانی ادراک ہو سکے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ برصغیر ہندوستان میں برٹش سامراج کے خلاف شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ متوفی ۱۱۷۵ھ کی مسلسل جد وجہد رواں دواں تھی اور اس کے نتیجہ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں استخلاص وطن کے جسور غیور پروانوں اور مجاہدین نے اسلامی حمیت کا ایسا فقید المثال جوش وخروش دکھلایا کہ برٹش سامراج بسٹ پٹا کر رہ گیا اور اسے اپنے تاریک مستقبل کے لالے پڑ گئے اور وہ اس جنگ آزادی کے اسباب سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ دس سال کی تحقیق کے بعد اہل حدیث کے ازلی دشمن ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے برٹش حکومت کو یہ رپورٹ پیش کی۔

ہندوستان میں ہماری بغاوت کے پس پشت ایسے علماء کام کر رہے ہیں جو عام مسلمانوں کو روش سے ہٹ کر اپنے پیغمبر [صلی اللہ علیہ وسلم] کے طریق پر چلنے والے ہیں اور عام لوگ ان کو وہابی کہتے ہیں اور میرے نزدیک وہابی اور باغی دونوں ہم معنی الفاظ ہیں ہماری حکومت کو چاہیئے کہ ان علماء کے اثر کو ختم کرنے کے لیئے اقدام کرے

ہمارے انڈین مسلمان مترجم صادق علی

ڈاکٹر ہنٹر کے اس مشورہ کے بعد برٹش سامراج نے اپنے مستقبل کے تحفظ کے لئے ان علماء کرام اور ملت اسلامیہ کے خلاف کئی ایک سازشیں تیار کیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ قادیانی مرزا قادیانی نے ملت اسلامیہ اور مسلمانان عالم کے خلاف برطانوی سامراج کے استحکام اور دوام کے لیئے اپنی ساری قلمی، فکری، مالی اور سیاسی توانائیاں بیدریغ وقف کر دیں۔ برٹش سامراج کو اپنی وفاداری اور اخلاص کا یقین دلانے کے لئے نہ صرف جہاد کی تنسیخ کا دعوی کر دیا۔ بلکہ سلف و خلف کے اجماعی عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے سے گریز تک نہ کیا۔

مرزا قادیانی برٹش استعمار کے استحکام اور دوام کے لئے کس قدر بیتاب، انتہائی مخلص مگر مگر پرجوش وفادار تھا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) اخلاص اور پرجوش وفاداری

مرزا صاحب نے ۲۴ فروری ۱۸۹۸ کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کو گورنر کو چٹھی بھجوائی جس میں لکھا میری اس درخواست سے جو حضور (لیفٹیننٹ گورنر) کی خدمت میں مع اسمائے مریدین روانہ کرتا ہوں۔ مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کے لیئے کی ہیں عنایت خاصہ کا مستحق ہوں .... صرف التماس یہ ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار۔ جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودے کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔

مذکورہ چٹھی میں مزید لکھتے ہیں

یہ (جماعت احمدیہ) ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔

تبلیغ رسالت جلد ۷

گورنمنٹ سے وفاداری۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں

میں دعوی سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔ کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد صاحب کے اثر نے۔ دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، تیسرے خدا تعالی کے الہام۔ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ گورنمنٹ محسنہ کی خیر خواہی اور ہمدردی مجھے زیادہ ہے یا میرے والد کو۔

عاجزانہ درخواست ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹

گورنمنٹ انگریزی کی حمایت۔

اسلامی جہاد جو کہ تبلیغ اسلام اور اسلامی ریاست کی حفاظت کا ضامن اور اس کی توسیع کا باعث ہے
کے خلاف اپنی سعی نامشکور کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں
گورنمنٹ انگریزی کی تائید میں شائع کیں۔ باوجود اس کے میری یہ خواہش نہیں کہ اس خدمتگزاری
کی گورنمنٹ کو اطلاع دوں یا اس سے کچھ صلہ مانگوں۔ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۶

قادیانی تحریک کی ڈھال:-

فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی جماعت آگے ہی آگے
بڑھتی جاتی ہے ۔۔۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی جاتی ہے۔ ہمارے لئے تبلیغ کا
ایک میدان نکلتا ہے۔ قادیانی آرگن۔ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵

نہ مکہ میں نہ مدینہ میں:- مرزا صاحب کا وضاحتی بیان:

میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں۔ نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ
شام میں، نہ ایران میں، نہ کابل مگر اس گورنمنٹ میں۔ جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔
تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۹۔

یک جان دو قالب:- خلیفہ قادیان کا وضاحتی بیان:

سلسلہ احمدیہ کا گورنمنٹ برطانیہ سے جو تعلق ہے وہ باقی تمام جماعتوں سے نرالا ہے۔ ہمارے حالات
اس قسم کے ہیں کہ گورنمنٹ اور ہمارے فوائد ایک ہوگئے ہیں۔ گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی کے ساتھ ہمیں
بھی آگے بڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اس کو خدا نخواستہ اگر کوئی نقصان پہنچے تو اس صدمہ سے ہم
بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۱۸
گویا۔ کون کہتا ہے ہم تمہیں جدائی ہوگی۔ یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔

مجاہدین ۱۸۵۷ء کے خلاف مرزا صاحب یوں زہر اگلتے ہیں۔
جب ۱۸۵۷ء کے سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے عام
طور پر مہریں لگادی تھیں۔ جو انگریزوں کو قتل کر دینا چاہیئے۔ تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے
ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے اور کیسے ان کے فتوے تھے۔ جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق
نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ
کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا ۔۔۔۔ بلاشبہ ہم یہ داغ مسلمانوں خاص کر اپنے مولویوں کی
پیشانی دھو نہیں سکتے کہ وہ مذہب کے پردے میں ایک عظیم گناہ کے مرتکب ہوئے جس کی ہم کسی قوم
کی تاریخ نظیر نہیں دیکھتے۔ ازالہ اوہام ص ۳۹۰ و ۳۹۱

غلام مرتضیٰ کا کردار
مرزا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے خلاف انگریزی کی حکومت کو پچاس
گھڑسوار بطور امداد پیش کئے تھے۔ تحفہ قیصریہ ص ۱۶
ڈھال اور تلوار۔ قادیانی آرگن الفضل کے حوالے سے ص ۳۰ پر ڈھال کا ذکر آچکا ہے۔ اب تلوار کا حوالہ پڑھیئے۔
جب انگریزی افواج نے عراق پر حملہ کیا تو مرزا کے بیٹے اور خلیفہ بشیر الدین محمود نے اس خوشی میں بیان دیا۔
کہ عام مسلمان ہم کو طعنہ دیتے ہیں کہ ہم انگریزی حکومت کا تعاون کرتے اور اس کی فتح پر خوشی مناتے ہیں
ہم کیوں خوشی نہ منائیں۔ ہمارے امام (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ میں مہدی ہوں اور حکومت برطانیہ

میری تلوار ہے۔ اس لئے ہم خوشی منانے میں حق بجانب ہیں۔ ہم اس تلوار کی عراق میں چمک دمک دیکھنا پسند کرتے ہیں اسی طرح ہم چاہتے ہیں ~~کہ یہ تلوار~~ شامی (ملک شام) اور ہر جگہ یہ تلوار چمکتی دکھائی دے۔ اللہ تعالیٰ نے برطانوی حکومت کے لئے کی تائید و نصرت فرشتے نازل کر دیئے۔۔ الفضل ۷ دسمبر ۱۹۱۸

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید متوفی ۳۰ مارچ ۱۹۸۷ اور علامہ اختر کے مطابق قادیانی تحریک برصغیر پاک وہند میں انگریزی استعمار کی سرپرستی میں شروع ہوئی۔ اور اس کی منشہ پر جھوٹی نبوت کا کھڑاگ رچایا انگریزی حکومت نے اسے ہر طرح کا تحفظ دیا اور اس کے سایہ عاطفت میں یہ خوب پھلی پھولی اور پروان چڑھی۔ اس کا مقصد وحید قرآن و رسالت کی اساس پر مسلمانوں کے اندر انتشار و انشقاق پیدا کرکے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا ہے۔ اس ناپاک مقصد کی تکمیل ہی کے لئے مرزا قادیانی قرآن مجید کا سہارا لے کر انگریزوں کو اولی الامر قرار دیا اور اس سے وفاداری کا جزو قرار دیا، جہاد بالسیف کو منسوخ اور حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے حریت و آزادی کے خیالات اور اسلامی غیرت و حمیت کو ختم کرکے ان کو ہمیشہ کے لئے انگریز کا غلام بے دام بنایا جا سکے۔ مرزا قادیانی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ چاہا کہ اکناف عالم کے مسلمان بھی انگریزوں کے تابع ہو جائیں۔ اس کے لئے اس نے ہزار ہا روپے خرچ کرکے کتابیں طبع کروائیں اور انہیں مصر، شام، عرب اور افغانستان بھجوایا اور انگریزی حکومت کے استحکام اور دوام کے لئے مسلم ممالک میں جاسوس بھجوائے گئے تاکہ ان کے فوجی اور حکومتی راز انگریزوں کو مہیا کئے جائیں تاکہ مسلمانان عالم انگریزی سیاست کے آلہ کار بن جائیں۔
علامہ اقبال نے سچ فرمایا۔ قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے دشمن ہیں۔
علامہ اقبال کیسی کھری بات کہہ گئے
فتنۂ ملت بیضا ہے امامت اس کی — جو مسلمان کو سلاطین کا پرستار کرے
یہ ہے مرزا قادیانی کی تحریک سیاسی پس منظر اور کردار۔ اب سوالات کا جواب پیش خدمت ہے۔
مذکورہ بالا پس منظر میں

مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ اپنے دعوائے نبوت و رسالت، کفریہ عقائد، شرعی عقائد میں من مانی تاویلات فاسدہ، شرعی احکام میں تلبیسات، انبیاء علیہم السلام کے خلاف دشنام اور بہتوات۔ علماء حق کے خلاف ہرزہ سرائی۔ عالم اسلام کے خلاف مکاید اور اسرائیل وغیرہ اسلام دشمن حکومتوں اور تنظیموں کے ساتھ معاشی، سیاسی اور حربی روابط کی وجہ سے خود اور بیعت کنندگان مرتد اور واجب القتل ہیں اور ان کی نسلیں دائرہ اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر ہیں اور ان کو مسلمان سمجھنے والا بھی کافر ہے ان وجوہ کی اتفاق سنیہ اور شیعہ کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے دونوں طوائف قادیانی، لاہوری اور ربوی کا مکمل مقاطعہ (سوشل بائیکاٹ) نہ صرف جائز ہے بلکہ شرعاً فرض عین ہے۔

عقیدہ ختم نبوت = عقیدہ ختم نبوت تمام عالم اسلام میں مسلمہ، مصدقہ اور اجماعی عقیدہ ہے۔ اس اہم عقیدہ پر کسی جہت سے یا تاویل سے نقب لگانا اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ بدترین عناد اور سخت ترین عداوت ہے اور یہ وہ عقیدہ ہے جو قرآن و احادیث کی نصوص صحیحہ صریحہ سے ثابت ہے اور اس میں کسی تاویل کی سرے سے کوئی گنجائش نہیں چنانچہ قرآن مجید میں نص جلی ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما الاحزاب ۴۰
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ختم کرنے والے نبیوں کا اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر یوں ارقام فرماتے ہیں
فہذہ الآیۃ نص فی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولی والاحری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ فان کل رسول نبی ولا ینعکس وبذالک وردت الاحادیث المتواترۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ
یہ آیت اس عقیدہ ختم نبوت میں نص صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جب کسی نئے نبی کا امکان

نہیں تو رسول بالاولی والاحری نہیں آئے گا کیونکہ مقام رسالت بنسبت مقام نبوت کے اخص ہے صحابہ کی ایک جماعت سے مروی احادیث متواترہ اسی معنیٰ کو ثابت کر رہی ہیں۔

اعتراض۔ خاتم تا کی زبر کی وجہ سے مہر کے معنیٰ میں ہے۔ پس خاتم کا ترجمہ ختم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ مرزا صاحب کو اعتراف ہے کہ خاتم کا معنیٰ ختم کرنے والا ہے چنانچہ لکھتے ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلعم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ ازالہ اوھام ص ۶۱۴ طبع اول مصنفہ مرزا صاحب مزید لکھتے ہیں

ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وخاتم النبیین الا تعلم ان رب الرحیم المتفضل سمّٰی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین۔ حمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا طبع لاہور ص ۳۴۔

اعتراض۔ خاتم کا معنیٰ نبوت کو بند کرنے والا نہیں بلکہ خاتم کا معنیٰ افضل ہے۔

جواب۔ خاتم کا معنیٰ بند کرنے والا ہی صحیح ہے ورنہ معترض مرزا صاحب کے درج ذیل بیان کی وضاحت فرمائیں اسی طرح میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ آیا ہوں یعنی لکھ چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے خاتم الاولاد تھا۔ تریاق القلوب ص ۳۷۹

اب معترض بتائے کہ مرزا صاحب نے اپنی اس عبارت میں خاتم کا معنیٰ بند کرنے کے معنوں میں استعمال کیا ہے یا افضل کے معنوں میں مگر

ہم جانتے ہیں آپ کو اور آپ کی زبان کو۔ وعدوں میں ہی گذر گئے موسم بہار کا۔

اسی ایک نص پر اکتفا کرتے ہوئے احادیث صحیحہ حاضر ہیں۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع اللبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین

صحیح البخاری باب خاتم النبیین ج ۱ ص ۵۰۱ وصحیح مسلم باب کونہ خاتم النبیین ج ۲ ص ۲۴۸۔ وتفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے بڑا اچھا اور خوبصورت محل بنایا ہو مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ لوگ اس کا طواف کرتے اور تعجب کرتے ہوئے کہتے کہ یہ جگہ کیوں چھوڑ دی گئی ہے آپ نے فرمایا میں وہ اینٹ ہوں اور میری بعثت اب یہ عالیشان ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا یعنی مجھ پر نبوت ختم ہو چکی اور میں خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہوں۔

(۲) عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب

صحیح البخاری باب اسماء النبی ج ۱ ص ۵۰۱ وزاد یونس فی روایتہ الذی لیس بعدہ نبی وقال فی الفتح لکن وقع عند الترمذی وغیرہ بلفظ لیس بعدی نبی۔ حاشیہ بخاری ص ۵۰۱۔ ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد ہوں۔ احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا۔ میں وہ حاشر ہوں کہ میرے قدم پر لوگوں کا حشر ہوگا۔ میرا نام عاقب ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(۳) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون۔ رواہ الترمذی وابن ماجۃ من حدیث اسمٰعیل بن جعفر وقال الترمذی حسن صحیح۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳ و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین ص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چھ باتوں میں جملہ انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دیا گیا ہوں (۱) کلمات جامع مجھے ملے ہیں (۲) فتح دیا گیا ساتھ رعب کے (۳) حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں (۴) روئے زمین میرے

لئے مسجد اور تیمم بنائی گئی۔ (ان میں کافۃ الناس کے لئے رسول بنایا گیا ہوں (و رو بی) ختم کئے گئے میرے ساتھ تمام انبیاء

(۴) کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون

صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج ۱ ۔ مسلم کتاب الایمان ج ۲ ص ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو اسرائیل

سیاست انبیاء کے ہاتھ میں رہی۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین نبی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

عنقریب خلفا کا سلسلہ ہوگا

مرزا قادیانی اس کی تشریح میں لکھتا ہے ۔ وحی رسالت ختم ہو گئی مگر ولایت، امامت و خلافت ختم نہ ہوگی۔ تشحیذ الاذہان ج ص

(۵) عن انس بن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ۔ مسند احمد کذا فی

تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۳ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہیں۔ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی

مرزا صاحب اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں ۔ یہی ثابت ہو چکا کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے ۔ ازالہ اوہام ص

مزید لکھتے ہیں۔ ما کان اللہ ان یرسل نبیا بعد نبینا خاتم النبیین وما کان یحدث سلسلۃ النبوۃ ثانیا بعد انقطاعہا۔

یہ زیب نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلعم خاتم النبیین کے بعد کسی کو بھی نبی کر کے بھیجے اور نہ یہ ہوگا کہ سلسلہ نبوت

کو دوبارہ منقطع ہو جانے کے بعد پھر جاری کرے ۔ آئینہ کمالات ص ۳۷۷

حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں۔ قد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین ۔ حمامۃ البشریٰ ص ۳۴۔

بیشک آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا ۔

مزید لکھتے ہیں ان رسولنا خاتم النبیین وعلیہ انقطعت سلسلۃ المرسلین ۔ حقیقۃ الوحی ضمیمہ عربی ص ۶۴

تحقیق ہمارے رسول خاتم النبیین ہیں اور ان پر رسولوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا ۔

(۶) عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث طویل انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم ۔

سنن ابن ماجۃ باب فتنۃ الدجال ج ص نیز ابن خزیمہ والحاکم ۔ حضرت ابو امامہ باہلی نے ایک طویل حدیث

میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔

عن ضحاک بن نوفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی ۔ بیہقی کتاب الرؤیا ص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے کوئی نئی امت پیدا نہیں ہوگی۔

اعتراض ۔ لا نبی بعدی میں لا نفی جنس کا نہیں

جواب ۔ ~~آپ یہاں بعدی~~ مگر مرزا صاحب کے نزدیک یہ لا نفی جنس ہی کا ہے اعتبار نہ آئے تو یہیے پڑھئے

لکھتے ہیں لا نبی بعدی میں (لا) نفی عام ہے ایام الصلح ص ۱۴۶ ۔ مزید تفصیل محمدیہ پاکٹ بک ص ۵۰۰ تا ۵۰۰ پر ہے

(۸) عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکونون فی امتی اناس یحدثونکم ما لم تسمعوا ولا آباءکم

فایاکم وایاھم ۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۹۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے

وہ تم کو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہوں گی۔ پس آپ ان سے محتاط رہیے

(۹) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم

من الاحادیث بما لم تسمعوا ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ۔ مقدمہ صحیح مسلم ص ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانہ میں بہت سے دجال اور کذاب لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس

آ کر تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے سنی نہ ہوں گی ۔ پس ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا

ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈال دیں ۔

(۱۰) عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم

یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ ابو داؤد ۔ ترمذی ۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن ج ۲ ص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ۔ ان میں کا ہر ایک دعویٰ

کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

امام ابن کثیر متوفی ان احادیث کو ارقام فرمانے کے بعد رقمطراز ہیں

وقد اخبر اللہ تعالیٰ فی کتابہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا

ان کل من ادعی ھذا المقام بعدہٗ فھو کذاب، افاک دجال، ضال، مضل۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴۔
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن عزیز میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت متواترہ میں یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ تاکہ لوگوں کو یہ علم ہو جائے کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے گا وہ نرا جھوٹا۔ مفتری۔ دجال، گمراہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا۔

امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی متوفی ۳۲۲ھ فرماتے ہیں۔ وکل دعوۃ نبوۃ بعدہٗ فغی وھوی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی دعوت سراسر گمراہی اور خواہش پرستی ہے۔

امام ابن العز حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ لما ثبت انہ خاتم النبیین علم ان من ادعی بعدہٗ النبوۃ فھو کذاب وان تلک الدعوۃ بسبب ھوی، لا عن دلیل، فتکون باطلۃ۔ شرح عقیدہ طحاویہ ص ۴۹۔ چونکہ یہ دعویٰ دلیل کے بجائے ہوائے نفس پر مبنی ہے لہٰذا یہ دعوہ باطل ہے۔

مذکورہ بالا قرآن کی عبارت نص۔ سات احادیث نبویہ صحیحہ اور الصادق المصدوق کی تین پیشگوئیوں سے بلا کسی کھینچ تان سے ثابت اور روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع آدم عجمی، عربی۔ مغربی، مشرقی، جنوبی، شمالی، کالے اور گورے انسانوں کے لیے تاقیام قیامت آخری نبی اور رسول ہیں اور تمام انسان آپ ہی کی امت میں داخل ہیں۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس امت کے لئے اور کوئی نیا نبی اور رسول نہ بنایا جائیگا بلکہ اس امت میں کا جو شخص کسی (ظلی یا بروزی قسم) کی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ حسب نصوص مسطورہ بالاعلاہ کافر کذاب مفتری علی اللہ، دجال (دسیسہ کار) خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہی ہوگا

پس مرزا قادیانی ان نصوص صریحہ، جلیہ، دلائل ساطعہ اور براھین قاطعہ کے مطابق دعوائے نبوت میں کافر، کذاب، دجال، مفتری علی اللہ ضال اور مضل ہے اور اپنی نبوت کاذبہ کے اثبات اور فروغ کی خاطر کتاب وسنت کی بزعم خویش معنیٰ مطلب اپنی تحریفات اور تلبیسات کی پیوندکاری کرنے والا ہے اور اس پیوندکاری کے سہارے عوام الناس کو اسلام سے برگشتہ کرنے والا ہے۔

اھل حدیث علماء (کثر اللہ سوادھم) کو بحمد اللہ سبحانہ وتعالیٰ وحسن توفیقہ یہ اولیت اور سعادت حاصل ہے کہ انہوں نے ہندوستان کے سب علماء کرام سے پہلے قادیانی نبوت کا نوٹس لیا۔ اور اس کذاب اور دجال اور برطانوی سامراج کے ایجنٹ کے عقائد باطلہ، دعاوی کاذبہ، تحریفات کفریہ، تاویلات باردہ، اھوائے کاسدہ، افتراآت فاسدہ اور مفاھیم باطلیہ کے دام ہمرنگ زمین کے تار پود بکھیر کر رکھ دیئے اور اسی کی جھوٹی نبوت کے بخیئے ادھیڑ کر بیچ چوراہے کے پھینک دیئے۔ اس دجال نے اپنے مکروہ چہرے پر اسلامی لبادے کا جو نقاب اوڑھا ہوا تھا۔ اس کو الٹ کر اپنے فتاویٰ کے آئینہ میں اس کا بھیانک چہرہ عیاں کرکے مسلمانوں کو دکھا دیا

(۱) مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ متوفی ۲۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو یہ شرف حاصل ہے کہ قادیانی کی سرکوبی کے لیے سب سے پہلے علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔

(۲) شیخ الکل، استاذ المحدثین سید نذیر حسین محدث دھلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء وہ مفتی اول ہیں جنہوں نے سب سے اول قادیانی کے کفر پر محقق، مدلل اور مبسوط فتویٰ صادر فرمایا

(۳) مولانا محمد بشیر محدث سہسوانی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۱ء نے قادیانی کو مناظرہ کرکے شکست فاش دینے کا شرف حاصل کیا

مولانا عبد الحق غزنوی رحمہ اللہ متوفی ۱۹۱۷ء نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کو مباھلہ کا چیلنج کیا۔

بعدازاں حضرت مولانا بٹالوی نے قادیانیوں کے کفر پر مبنی یہ متفقہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعۃ السنۃ" میں شائع کر دیا تھا جس میں مفتیان اہلحدیث کے فتاویٰ کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے فتاویٰ شامل ہیں۔ یہ سب سے پہلا فتویٰ جو مولانا بٹالوی کی مساعی و اہتمام سے مرتب ہوا۔ اب یہ فتویٰ دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور کے زیر اہتمام دوبارہ شائع ہو چکا ہے۔

اسما مفتیان اہلحدیث ۔ حضرت شیخ الکل اور مولانا بٹالوی رحمہما اللہ کے فتویٰ پر حسب ذیل اکابر اہلحدیث مفتیان کرام کی تصدیقات ثبت ہیں۔ حافظ عبداللہ محدث غازیپوری - مولانا شمس الحق صاحب عون المعبود - حافظ عبدالرحمان محدث مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی - حضرت مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی - ولی کامل عبدالرحمان محی الدین لکھوی - مولانا مفتی محمد یوسف بگھیلی والا - سید احمد حسن محدث دہلوی صاحب تفسیر احسن التفاسیر - مولانا ابوالقاسم بنارسی - ترجمان مسلک اہلحدیث - مولانا شرف الدین محدث دہلوی - مولانا عبدالاحد خانپوری - رحمہم اللہ

تقسیم ملک سے پہلے دوسرا فتویٰ

شیخ الاسلام، فاتح قادیان ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری متوفی ۱۹۴۸ء نے ایک رسالہ بنام "فیصلہ نکاح مرزائیاں" لکھ کر شائع فرمایا اس رسالہ عدالت مقالہ پر ہندوستان بھر کے تمام اہلحدیث، دیوبندی اور بریلوی مکاتب فکر کے اہل علم کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کا کفر اب محتاج بیان نہیں۔

اسی طرح تقسیم ملک سے پہلے اور بعد بہاولپور کے جج اور راولپنڈی کے جج

اسمبلیاں پاکستان کا تاریخی فتویٰ اور اس کا متن

الحمدللہ وزیر اعظم ذوالفقار بھٹو اور اراکین قومی اسمبلی کو یہ توفیق الٰہی نصیب ہوئی کہ انہوں نے مرزائیت کے ناسور کو ملت اسلامیہ کے جسد سے کاٹ پھینکا۔ یہ فیصلہ صرف پاکستان ہی کے لئے خوش کن نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعث صد اطمینان اور وجہ مسرت ہے۔ کیونکہ ان کا سازشی وجود صرف پاکستان ہی کے لئے نہیں۔ پورا عالم اسلام ان کی دسیسہ کاریوں کا ہدف ہے۔

اس تاریخی فیصلہ کا متن

آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق ۲ کے بعد حسب ذیل نئی شقیں درج کی جائیں گی

جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط پر ایمان نہیں رکھتا۔ یہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔

بیان و اغراض

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا کہ اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو
کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے۔ وہ اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر انچارج۔ ستمبر ۱۹۷۴ء

غرضیکہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری اور ربوی ہوں تینوں گروہ قرآن و حدیث، علمائے عقائد، اجماع امت، پاکستان کے آئین و قانون، عدالتی فیصلوں اور بعض اسلامی ملکوں کے عدالتی فیصلوں کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے کہ ان کو مسلمان سمجھنے والا شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات، سلام کلام، نشست و برخاست، شادی، غمی میں شرکت، معاشرت، تجارت، ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹریوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کی خرید و فروخت اور ان کے ساتھ رواداری سے پیش آنا وغیرہ شرعاً حرام ہے۔ اب آپ کے ان سوالات کا مدلل اور مفصل اور

مرتب جواب حسب ذیل ہے۔

سوال نمبر ۱ کا جواب: کفار ~~خصوصاً مرزائی کفار~~ کے ساتھ برادرانہ تعلق از روئے قرآن مجید حرام ہے چنانچہ فرمایا

(۱) انما المؤمنون اخوۃ۔ الحجرات ۱۰۔ مسلمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔ اس آیت سے واضح ہوا کافر مسلمان کا بھائی نہیں ہو سکتا۔

(۲) یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّہُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ التوبہ ۲۳۔ اے ایمان والو! اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو اپنا رفیق مت بناؤ اگر وہ لوگ کفر کو بمقابلہ ایمان عزیز رکھیں۔ اور جو شخص تم میں کا ان کے ساتھ رفاقت رکھے گا۔ سو ایسے لوگ بڑے ظالم ہیں۔

(۳) لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا اٰبَآءَہُمْ اَوْ ~~اِخْوَانَہُمْ~~ اَبْنَآءَہُمْ اَوْ اِخْوَانَہُمْ اَوْ عَشِیْرَتَہُمْ الآیۃ۔ مجادلہ ۲۲۔

جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (مکمل) ایمان رکھتے ہیں۔ آپ ان کو نہ پائیں گے کہ وہ ایسے اشخاص سے دوستی رکھیں رکھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ

ان تینوں آیات بینات سے معلوم ہوا کہ کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات استوار رکھنا ہرگز جائز نہیں۔ اور ان کے ساتھ برادرانہ تعلقات رکھنا معصیت اور ظلم ہے۔

سوال ۲ کا جواب۔ کفار یہود و نصاریٰ سے سلام کلام کی پہل حرام ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے یہود و نصاریٰ سے سلام سے پہل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبدؤا الیھود والنصاریٰ بالسلام واذا لقیتم احدھم فاضطروہ الی اضیقہ۔ رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب السلام ص ۳۹۸۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام میں پہل نہ کرو اور جب تم ان میں سے کسی کو ملو تو ان کو راستہ نہ دو۔ تاکہ وہ دیوار سے تنگ کر گزرے۔ پس جب یہود و نصاریٰ جو کہ اہل کتاب ہیں ان کے متعلق یہ حکم ہے تو قادیانی کافروں کے ساتھ بالاولیٰ سلام کلام کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

منافقین کے بارے میں فرمایا۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْہُمْ اِنَّہُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىہُمْ جَہَنَّمُ ۔ التوبہ ۹۵۔
پس تم ان (منافقین) سے منہ پھیر لو کیونکہ وہ گندے اور پلید لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

امام محمد بن علی الشوکانی اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں
قال لما [illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمؤمنین لا تکلموھم ولا ~~تجالسوھم~~ تجالسوھم فاعرضوا عنھم کما امر اللہ۔ تفسیر فتح القدیر ج ۲ ص ۱۷۔ سدی کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو منافقین جھوٹے عذر پیش کرنے لگے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو حکم دیا کہ تم ان منافقوں سے بات کرو اور نہ ان کے ساتھ نشست و برخاست کرو بلکہ ان سے منہ پھیر لو۔

مشہور مفسر سید معین الدین محمد بن عبدالرحمان شافعی متوفی ۸۹۴ھ رقمطراز ہیں۔
عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کانوا ثمانین من المنافقین امرنا حین قدمنا المدینۃ بان لا نکلمھم ولا نجالسھم۔ جامع البیان ص ۲۸۳۔ کہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے والے منافقین کی تعداد اسّی افراد پر مشتمل تھی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو ہم کو حکم دیا گیا کہ ان کے ساتھ گفتگو اور بیٹھنا اٹھنا بند کر دیں۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ منافقین سے سلام کلام اور اٹھنا بیٹھنا منع فرمایا۔ چونکہ قادیانی تینوں گروہ بھی منافق اور کافر ہیں لہٰذا ان کے ساتھ سلام کلام وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔

نمبر ۳ کا جواب: اگرچہ اوپر گزر چکا کہ قادیانیوں کے تینوں گروہوں کے ساتھ نشست و برخاست جائز نہیں تاہم مزید بھی سن لیجئے

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِہَا وَیُسْتَہْزَاُ بِہَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَہُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖٓ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُہُمْ ۔ النساء ۱۴۰۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس یہ فرمان نازل فرما چکا ہے کہ جب تم احکام الٰہیہ کے ساتھ استہزاء اور کفر ہوتا ہوا سنو تو ان لوگوں کے پاس مت بیٹھو۔ جب تک کہ وہ کوئی اور بات شروع نہ کر دیں۔ کہ اس حالت میں تم بھی ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ متوفی ۷۷۴ھ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ای انکم اذا ارتکبتم النھی بعد وصولہ الیکم ورضیتم بالجلوس معھم فی المکان الذی یکفر فیہ بآیات اللہ ویستھزأ وینتقص بھا واقررتموھم علی ذالک فقد شارکتموھم فی الذی ھم فیہ فلھذا قال تعالیٰ (انکم اذا مثلھم) فی المأثم۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۵۶۶ و ۵۶۷۔

جب کفار کے ساتھ نشست و برخاست کی ممانعت تمہارے پاس پہنچ چکی پھر تم اس ممانعت کے بعد ~~ان کے ہم نشیں~~ اس جگہ ان کے ہم نشیں بنے رہو جہاں اللہ تعالیٰ کی آیات سے کفر کیا جا رہا ہو۔ استہزاء کیا جاتا ہو اور ان کی ہو رہی ہو۔ تم ان کو اس حالت پر برقرار رکھو تو تم بھی ان کے اس جرم میں حصہ دار بن گئے۔ اس لئے فرمایا اس حالت میں تم بھی

ان ہی جیسے ہو جاؤ گے۔
وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ - الانعام ۶۸
اے نبی جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کو کریدتے ہیں تو ان سے الگ ہو جا - یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ کر کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔
امام قرطبی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی آیات اللہ پر نکتہ چینیاں کرتے ہیں اور اس کے سیدھے معنیٰ پہنا کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔
ان آیات بینات صاف واضح ہوا کہ قادیانی، لاہوری اور ربوی کافروں کے ساتھ مجالست اور نشست و برخاست اور ان کی محفلوں میں شرکت ہرگز جائز نہیں
جواب سوال ۴ = مرزائیوں کے تینوں ٹولے چونکہ کافر ہیں اور کافروں کے ساتھ از روئے قرآن معاشرت اور مناکحت ناجائز اور حرام ہے لہٰذا اب ان تینوں ٹولوں کے ساتھ نہ معاشرت جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ مناکحت اور خلا ملا جائز ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں
وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ - الممتحنہ یعنی کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو - اور جب کافر عورت کے ساتھ نکاح حرام ہے تو لامحالہ ان رشتہ دینا بالاولیٰ حرام ٹھہرا چنانچہ قرآن میں دوسرے مقام پر فرمایا - وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ - البقرہ یعنی مشرکوں (کافروں) کو نکاح نہ دو - ان دونوں آیات کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ مرزائیوں کے ساتھ معاشرت و مناکحت قطعاً جائز نہیں اور جو شخص ان کے ساتھ مناکحت (رشتہ داری) کرتا ہے وہ بھی کافر ہے اس کے دعویٰ اسلام کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ اپنے اس عمل سے قرآن مجید کی نصوص صریحہ کی تکذیب کر رہا ہے۔
جس طرح ان کے ساتھ مناکحت اور معاشرت جائز نہیں اسی طرح ان کی شادیوں، براتوں اور دوسرے فنکشنوں میں شمولیت ہرگز جائز نہیں کہ یہ بھی ان کی حوصلہ افزائی میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد نصوص صریحہ اور جلیہ میں کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے
(۱) ملاحظہ فرمائیے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ - المائدہ آیت ۵۱۔
اے ایماندارو! نہ دوستی اختیار کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کے ساتھ دوستی کی پینگ بڑھائے گا تو وہ انہی میں کا ہو گا
امام شوکانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ - الظاهر انه خطاب للمومنين حقيقة ..... پھر مزید لکھتے ہیں ووجه تعليل النهى بهذه الجملة (بعضهم اولياء بعض) انها تقتضى ان هذه الموالاة هى شان هولاء الكفار لاشانكم فلا تفعلوا ما هو من فعلهم فتكونون مثلهم ولهذا عقب هذه الجملة التعليلية بما هو النتيجة لها فقال (ومن يتولهم منكم فهو فانه منهم) اى فانه من جملتهم و فى عدادهم وهو وعيد شديد - فتح القدير ج ۲ ص ۴۹ -
اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کی دوستی سے روک دیا ہے - (اور وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ کافروں کے ساتھ دوستی کرنا کسی کافر ہی کا کام ہے نہ کہ کسی مسلمان کا - لہٰذا تم ان کے ساتھ دوستی اور ربط ضبط مت رکھو ورنہ تم بھی انہی کے حکم میں شامل ہو جاؤ گے اور یہ دوستی ایسا کبیرہ گناہ ہے جو کہ کفر کو مستلزم ہے
(۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ - التوبہ ۲۳ - اے اہل ایمان نہ دوست رکھو تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلہ میں پسند کریں اور تم میں سے جو شخص ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو ایسے لوگ ظالم ہیں:
ان آیات مقدسہ سے واضح ہوا کہ مرزائیوں کی برات اور خوشی کے دوسرے فنکشنوں میں شرکت ہرگز جائز نہیں۔
سوال ۵ کا جواب = جس طرح ان کی شادی اور خوشی کی محفلوں میں شرکت جائز نہیں - اسی طرح ان کی غمی میں ان کی حوصلہ افزائی بھی جائز نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ - توبہ ۸۴
ان کافروں منافقوں میں سے کوئی مر جائے تم اس کے جنازہ کی ہرگز نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا کیونکہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور مرتے دم تک بدکار بے اطاعت رہے۔ مزید فرمایا۔
مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

التوبہ ۱۱۳- نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں
ان دونوں آیات قرآنیہ سے واضح ہوا کہ کسی کافر مرزائی وغیرہ کے جنازہ میں شرکت ہرگز جائز نہیں خواہ کوئی بڑا مرزائی ہو یا نابالغ بچہ ہو کسی کے بھی جنازہ میں شمولیت جائز نہیں۔ اور اسی طرح تعزیت کرنا بھی جائز نہیں۔
سوال ۱۲ کا جواب:- عام کفار کے ساتھ کاروبار اور تجارت و دیگر حلال چیزوں کی خرید و فروخت جائز ہے مگر مرزائیوں کے تینوں گروہوں کے ساتھ تجارت اور خرید و فروخت جائز نہیں کہ یہ لوگ عام کفار سے زیادہ خطرناک اور اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ کافر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور افریقی ممالک وغیرہ میں اپنے اصلی مسلمان کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور اپنی تجارت کی آمدنی مرزائیت کی تبلیغ پر خرچ کرتے ہیں۔ اور یوں کم زور عقیدہ اور بے علم مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے انہوں دام ہمرنگ زمین بچھایا ہوا اور اسلام دشمن قوتیں ان کی پیٹھ ٹھونک رہی ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ تجارت کرنا التعاون علی المعصیۃ اور ان کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ جو کہ کسی طرح بھی جائز نہیں۔
سوال ۱۳ کا جواب۔ اس سوال کا جواب سوال ۱۲ کے جواب میں آچکا ہے بہر حال ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنا اور ان کی مصنوعات خریدنا التعاون علی المعصیۃ ہے اور التعاون علی المعصیۃ اسلام سے بغاوت ہے جو ہرگز جائز نہیں
جواب سوال ۱۸:- ان کی تعلیم گاہیں اور یونیورسٹیاں دراصل مرزائیت کے تربیتی ادارے ہیں ان میں اپنے معصوم اور خالی الذہن بچوں کو تعلیم دلانا دراصل ان کی عاقبت خراب کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا۔ ان کی مجالست اور ان کے ان اداروں اور مجلسوں میں شرکت سے منع فرمایا۔
هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ - آل عمران ۷ - اسی نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے۔ جس میں بعض آیتیں کھلی صاف مضمون کی ہیں وہ قرآن شریف کی اصل اور بنیاد ہیں جن کو محکم کہتے ہیں اور بعض آیتیں گول گول مضمون کی ہیں پھر جن کے دل پھرے ہوئے ہیں یعنی کج ہیں

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت تلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه الآية قالت قال رسول اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتموا الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین ~~سماهم الله فاحذروهم~~ سمی وفی روایۃ ابی داؤد الطیالسی فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروھم۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۵ و ۳۴۶-
حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرماکر فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کا پیچھا کرتے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے جن کی مذمت کی ہے۔ لہٰذا تم ان کی مجلسوں سے بچو۔
مشہور اور نامور مفسر امام شوکانی فرماتے ہیں۔ ولفظ ابن جریر وغیرہ فھم الذین عنی اللہ فلا تجالسوھم فتح القدیر ج ۱ ص ۳۱۸ و ۳۱۹- امام ابن جریر وغیرہ کے مطابق متشابہ آیات پر بحث کرنے والے ہی اللہ نے اس آیت میں مراد لئے ہیں لہٰذا ان گروہوں کے ساتھ میل ملاپ اور بیٹھنا اٹھنا نہ رکھو۔
اس تفسیر اور صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل زیغ اور فتنہ جو گروہ ہے شرعاً ان سے قطع تعلق رکھنا ضروری ہے اور مرزائی بھی اپنے عقائد باطلہ اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا قائل اور داعی ہونے کی وجہ سے بلا شبہ اہل زیغ۔ فتنہ جو اور کافر ہیں لہٰذا ان کی یونیورسٹیوں میں بچوں کو تعلیم دلانا قطعاً جائز نہیں۔
جواب سوال نمبر ۱۵ تا ۲۰:- ان کے ساتھ رواداری برتنا اور ان کی مصنوعات کا استعمال بھی جائز نہیں جیسا کہ فرمایا
وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ - سورۃ ھود ۱۱۳-
اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مت جھکو (رواداری سے پیش نہ آؤ) پھر اگر ایسا کرو گے تو تمہیں دوزخ کی آگ چمٹ جائے گی۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ پھر جب تم ظالموں کے شریک ہوگئے تو تم کو اللہ کی مدد نہ ملے گی۔
امام شوکانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں یعنی جو لوگ فاسق اور بدکار ہیں ان سے کوئی دوستی اور محبت نہ رکھو۔ چاہے وہ کافر ہوں یا نام کے مسلمان۔ فتح القدیر للشوکانی۔ اشرف الحواشی ص ۲۸۱-

اس سے معلوم ہوا کہ مرزائی چونکہ کافر ہیں لہٰذا ان کے ساتھ رواداری رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح کہ اس میں ان کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی ہوتی ہے اس طرح کی مصنوعات کا استعمال بھی ان کا تعاون ہے لہٰذا ان کے ساتھ تعاون بھی حرام ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کے مریدوں کی تصریحات کثیرہ سے روز ثابت ہوا کہ یہ اسلام دشمن اور انگریز سامراج کا ایجنٹ اور اس کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جو اس نے جہاد اسلامی سے جان چھڑانے اور ہندوستانی مسلمانوں کے دل سے جذبہ جہاد سرد کرنے کے لئے اور یوں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اس خبیث اور شجر ممنوعہ کی کاشت کی۔ یہ مرزا قادیانی کا اسلام دشمنی پر سیاسی پس منظر رہا اس کا عقیدہ اور عمل تو مذکورہ نصوص صریحہ۔ دلائل قطعیہ، براہین جلیہ، اجماع امت اور پاکستان آئین وقانون۔ عدالتی فیصلوں کے مطابق قادیانی ~~لاہوری اور ربوی~~ خود کافر اور ان کے مرید بھی کافر اور خارج از اسلام ~~ہیں~~ اور مرتد ہیں۔ اب مرزائیوں کی لاہوری قادیانی اور ربوی نسلیں کافر ہیں اور یہ بھی متفق علیہ امر ہے ان کو مسلمان سمجھنے والا یا ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ اور کفار کے ساتھ برادرانہ تعلقات۔ سلام کلام۔ نشست و برخاست، مناکحت، معاشرت۔ شادی غمی میں شرکت اور غمی میں تعزیت۔ تجارت، ان کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا۔ فیکٹریوں میں ملازمت، ان کی مصنوعات کا استعمال اور ان کے ساتھ رواداری برتنا غرضیکہ زندگی تمام شعبوں اور مراحل و مظاہر میں ~~جاری رکھنا~~ ترک موالات اور سوشل بائیکاٹ اسلامی فریضہ ہے اور یہ ایسا ناگزیر فرض ہے کہ اس کے ترک پر عذاب الٰہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس خطرے کا الارم دے رکھا ہے ملاحظہ فرمایئے۔

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ۔ سورۃ توبہ ۲۴۔

اس عذاب الٰہی سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے مرزائیوں کے تینوں گروہوں کا سوشل بائیکاٹ کرنا ہوگا ورنہ ...

ھٰذا آخر ما اردنا ایرادہ فی الجواب بتوفیق اللہ الوھاب والیہ المرجع والمآب فی یوم الحساب وبنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی نبیہ محمد عبدہ ورسولہ وآلہ واصحابہ الی یوم الامتحان

العبد الفقیر محمد عبید اللہ خان عفیف بن الشیخ محمد حسین بلوچ۔ غفر اللہ ولوالدیہ۔
(۱) دار الافتاء المحمدیۃ۔ مسجد امۃ العزیز اہلحدیث۔ رحمت ٹاؤن۔ فیصل آباد۔
(۲) رئیس المدرسین جامعہ اہلحدیث لاہور۔
(۳) امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان۔

پروفیسر شہاب الدین مدنی صاحب حفظہ اللہ، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کشمیر

قرآن و حدیث کی روشنی میں اور دستورِ پاکستان کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں۔
اُن کے ساتھ عزیز داری مؤالات کا معاملہ کرنا بالکل حرام و ناجائز ہے
اِن سے قطع تعلق اور بائیکاٹ کرنا ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔
اس کے دلائل عزیزم مفتی مبشر ربانی حفظہ اللہ نے درج ذیل لکھ دیے ہیں
راقم مکمل اتفاق کرتا ہے۔ راقم بھی چند سطور رقم کرکے اس قافلہ
میں شریک ہونا سعادت سمجھتا ہے

احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحًا

واللہ اعلم

مذکورہ جوابات سے متفق ہے۔

پروفیسر شہاب الدین مدنی مہتمم جامعہ محمدیہ رحمہ اللہ
و امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کشمیر الحرۃ و رئیس چیرمین علماء و مشائخ کونسل
آزاد ریاست جموں و کشمیر

(مہر: امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث آزاد جموں و کشمیر — پروفیسر شہاب الدین مدنی — رئیس الجامعۃ المحمدیۃ بمظفر آباد)

جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی، آزاد کشمیر

الجواب بعون الوھاب والیہ یرجع والیہ مآب!

مرزائی، قادیانی، لاھوری یا کسی بھی اور نام سے کوئی طبقہ یا کوئی فرقہ جو کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ھے۔ یا آپ کے بعد کسی اور نبی کی
نبوت کا مدعی ھے ایسا فرقہ یا شخص بالکل کلی طور پر بغیر کسی اختلاف

ہے کافر ہے۔ اس کے کفر میں شک کرنے والا خود بھی مشکوک اور خارج عن الملۃ الاسلامیہ ہے۔

ایسے لغوات کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلق، خواہ وہ سماجی بنیاد پر ہو یا کسی اور بنیاد پر قطعاً ممنوع اور حرام ہے۔ اسلام میں ایسے شخص کے ساتھ تعلق کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

لہٰذا ایسے تمام فرق اور لغوات کا ہر طرح سے بائیکاٹ کیا جائے ان سے کسی قسم کا تعلق غمی، خوشی، لین، دین مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

کیونکہ آقا علیہ السلام کی محبت جزو الایمان ہے۔ اور آقا کے دشمنوں سے نفرت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ اللہ ہمیں سمجھ اور فہم عطاء فرمائے اور آقا علیہ السلام کی نسبت نصیب فرمائے۔

میں اپنے تمام مشائخ کے متفق ہوں اور جنہوں نے جو لکھا ہے بالکل حق اور سچ اور صحیح لکھا ہے۔

اللہ ہمیں عمل کی توفیق عطاء فرمائے اور دشمنان اسلام اور منکرین نبوت کو نیست و نابود فرمائے

آمین یا رب العالمین۔

کتبہٗ احوج العباد و أفقرھم الی اللہ

محمد نعیم اللہ نعیمی

مدیر التعلیم جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی آزاد کشمیر

پرنسپل
جامعہ تعلیم القرآن کوٹلی آزاد کشمیر

اہل حدیث مسلک

[signature]
7/6/2009

[illegible] لاہور کی طرف سے فرقہ مرتدہ قادیانیوں سے سماجی معاشرتی مقاطعہ یعنی سوشل بائیکاٹ کے بارہ میں اسلامی نقطۂ نظر دریافت کیا گیا ہے سوالنامہ کے ساتھ چند علماء کرام کے فتاویٰ کی نقول بھی لف ہیں جن میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کو موجودہ حالات کے تناظر میں ضروری قرار دیا گیا ہے۔

قادیانیوں نے اسلام کے ثابت شدہ بنیادی عقائد ختم نبوت و ظہور مسیح کا انکار کیا ہے اور قرآنی آیات کی من مانی تاویلات پیش کی ہیں لہٰذا مندرجہ ذیل آیت ان پر صادق آتی ہے قال اللہ تعالیٰ: وقد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها ویستهزأ بها فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره انکم اذا مثلهم (النساء ۱۴۰) تو ظاہر ہے کہ جب قرآنیات اور مستند تفسیر کے ساتھ نشست و برخاست بھی تک سے منع کیا گیا ہے تو اس سے بڑھ کر ان کے ساتھ معاشرتی روابط میل جول کیسے جائز ہو سکتا ہے نیز اس بارہ میں علماء کرام کے مذکورہ بالا فتاویٰ کی مکمل تصدیق و تصویب کرتے ہوئے تمام مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ معاشرتی روابط ختم کرنے کا حکم دیا جاتا ہے

مفتی عبدالرحمٰن الرحمانی
رئیس دارالقضاء والافتاء
مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

دارالقضاء الشرعی التحکیمی
قاضی
مسجد القادسیہ چوبرجی لاہور

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق صاحب حفظہ اللہ دار الحدیث محمدیہ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ط (النحل ۴۳)

سوال میں مذکورہ عقائد کے حامل گروہ کے ساتھ مسلمانوں کو کلی طور پر بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔
ان کے ساتھ کسی بھی انداز سے کا معاشرتی تعلق اس بناء پر ممنوع نہیں کہ یہ کافر ہیں اور ملت اسلامیہ
سے خارج ہیں۔ کفار کے ساتھ بعض تعلقات قائم رکھنے کی صورتیں کتاب وسنت سے اخذ کی جا سکتی ہیں
یہ چونکہ اسلامی شعائر استعمال کرتے ہیں، قادیانی کی بیویوں کو امہات المؤمنین، اس کے خاندان کو
اہل بیت اور اس کے دور کے مرتدین کو صحابہ وغیرہ وغیرہ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بین الاقوامی سطح
پر یہ گروہ اسلام اور ممالک اسلامیہ کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے، ان کا شر عام کفار
سے بڑھ کر ہے۔ بنا بریں ہماری رائے یہی ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔
سلام وکلام، فرد و جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات، شادی بیاہ و خوشی وغمی میں شراکت
تجارت لین دین اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا "ختم نبوت" کے ماننے والوں پر لازم
ہے کہ ان کے ساتھ کسی بھی انداز کا تعاون اسلام، پاکستان اور پوری ملت اسلامیہ کے لئے
نقصان دہ ہے۔ دلائل کا استقصاء دیگر علماء کے فتاوی میں واضح ہے میں ان کی تائید کرتا ہوں۔
البتہ ان کے کسی فرد کو ان کے کفریہ عقائد سمجھانے کے لئے اس سے مکالمہ کرنا کسی مجلس میں آکر
بیٹھنا شرعاً جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے اس کی اصلاح ہو جائے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

محمد رفیق
۴/۴/۱۴۳۱ھ
شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ
جلال پور پیر والا
ضلع ملتان

دار الحدیث المحمدیہ رجسٹرڈ
جلال پور پیروالا ضلع ملتان 061-4210363

مولانا ابوعمر عبدالعزیز النورستانی صاحب حفظہ اللہ جامعہ الاثریہ پشاور

No: 018/2010 الرقم
المفتاحت 3/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Date: 29-03-2010 التاریخ

الحمد لله رب العالمين و لاعدوان الا على الظالمين و الصلاة و السلام على من ختم به النبوة الى يوم الدين وعلى اله الذين اعتقدوا على ختم نبوة محمد ﷺ وعليه قاتلوا مسيلمة والأسود الكذابين الدجالين . وعلى من تبعهم بهذه العقيدة الى يوم الدين. اما بعد

واضح ہو کہ عام کفار کیساتھ تعلقات ومعاملات میل جول بغیر محبت قلبی کے اگر چہ جائز ہے بشرطیکہ محارب نہ ہو لیکن قادیانیوں کا معاملہ بالکل اور کفار سے قطعاً جداگانہ ہے، کیوں کہ یہ مرتدین کے زمرے میں آتے ہیں اگر چہ کلمہ کا اقرار کر کے نماز بھی ادا کرتے ہیں مگر اسلام کے اہم عقیدہ سے جو ختم نبوت ہے منکر ہیں اور ہر وقت اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں رہتے ہیں، غیر مسلم قوموں اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ حقیقی پکے اور سچے مسلمان تو ہم ہیں لہذا عام مسلمانوں کو انکے دجل اور فریب سے بچانے اور اسلامی غیرت وحمیت کو بروئے کار لانے اور رسول اللہ ﷺ سے حقیقی محبت کے اظہار کیلئے منکرین ختم نبوت سے ہر قسم تعلق لین دین غمی وخوشی میں شرکت تجارتی تعلقات اور انکے ہوٹلوں، ہسپتالوں میں ان سے تعامل کرنا اور انکے کارخانوں کی مصنوعات اور انکے افراد و جماعات سے مکمل مقاطعہ کرنا فرض ہے یہی اسلام اور حقیقی محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔

یہ کوئی جذباتی فیصلہ نہیں بلکہ اس پر قرآن وسنت سے بہت دلائل موجود ہیں جو کہ علماء کرام نے اپنے فتوؤں میں زیب قرطاس کئے ہیں، میں بھی قادیانیوں کے دشمنوں اور محبان رسول ﷺ اور داعیان ختم نبوت کے سلک میں منسلک ہونے کی غرض سے چند دلائل درج کرتا ہوں۔

امام ابن قدامۃ فرماتے ہیں:

ومن ادعى النبوة ،اوصدق من ادعاه ، فقد ارتد، لأن مسيلمة لما ادعى النبوة وصدقه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدى و مصدقوه، وقال النبى ﷺ لاتقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله(رواه البخارى ۵۰۹/۱ ومسلم ۳۹۷/۲ المغنى لابن قدامة ۲۹۸/۱۲

اور مرتدین کا حکم شرعاً قتل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے: **ومن يرتدد منكم عن دينه فيمت وهو كافر فأولئك حبطت أعمالهم فى الدنيا والأخرة وأولئك هم فيها خالدون . سورة البقرة ۲۱۷ .** اور رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ہے،

من بدل دينه فاقتلوه ،رواه ابو داود ۲/ ۲۵۰ وصححه الألباني.

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:

وأجمع أهل العلم على وجوب قتل المرتدين۔ روى ذلك عن ابى بكر، وعليّ،ومعاذ،وأبى موسى، وابن عباس ، وخالد، وغيرهم ،رضى الله عنهم، المغنى لابن قدامة١٢/٢٦٤

اور مرتدین کیساتھ قتال حاکم وقت کا کام ہے جیسے أبوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین سے قتال کیا۔

چونکہ قتال حاکم وقت کا فریضہ ہے لہذا مسلمانوں پر اُن سے مقاطعہ فرض ہے۔اللہ تعالے نے فرمایا:

ولاتركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار. سورة هود ۱۱۳

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا آبآء كم واخوانكم اولياء ان استحبوا الكفر على الايمان ومن يتولهم منكم فأولئك هم الظالمون. التوبة ۲۳

لاتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادّون من حادّ الله ورسوله ولو كانوا آبآء هم او ابناء هم او عشيرتهم . سورة المجادلة، ۲۲

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين . سورة النساء ۱۴۴

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا عدوى وعدوكم اوليآء تلقون اليهم بالمودة وقد كفروا بما جاء كم من الحق يخرجون الرسول واياكم ان تؤمنوا بالله ربكم ان كنتم خرجتم جهادا فى سبيلى وابتغاء مرضاتى تسرون اليهم بالمودة وانا اعلم بمااخفيتم وما اعلنتم ومن يفعله منكم فقد ضل سوآء السبيل. سورة الممتحنة ۱

فاما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تأويله . سورة آل عمران ، ۷

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسکی تفسیر میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کی روایت ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اولئك الذين سمّاهم الله فاحذرهم، رواه البخارى ۲/ ۶۵۲

لہذا ان حالات میں اہل اسلام پر واجب ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم تعلقات منقطع کریں اوران سے نفرت اور کراہت کا اظہار کریں کیونکہ یہی اسلامی فریضہ اور لازم ہے۔

هذا والله اعلم۔ کتبہ ابوعمر عبدالعزیز النورستانی

مدير الجامعة الأثرية بشاور

حافظ زبیر علی زئی صاحب حفظہ اللہ مدرسہ اہل الحدیث حضرو، اٹک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ ربّ العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الأمین :خاتم النبیین أي آخر النبیین ورضی [رحمہ اللہ] أصحابہ أجمعین و من تبعھم بإحسان إلیٰ یوم الدین، أما بعد:

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا گیا ہے لہٰذا آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی پیدا ہوگا۔

اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین: قادیانی، مرزائی اور لاہوری مرزائی سب کے سب پکے کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں، تفصیل کے لئے دیکھئے مولانا محدث ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی کتاب "قادیانی کافر کیوں؟" اور کتبِ متعلقہ۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مختصر اور جامع جواب درج ذیل ہے:

سورۃ الممتحنہ (آیت:۴) اور دیگر دلائل کی رُو سے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ قادیانیوں، مرزائیوں اور تمام کفار ومرتدین سے برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔ ان سے میل جول، نشست وبرخاست اور شادی غمی میں شرکت نہ رکھے اور سلام وکلام منقطع کردے۔

تنبیہ: اگر قادیانیوں، مرزائیوں اور کفار ومرتدین کو دعوتِ اسلام اور اُن کے شبہات کا رد مقصود ہو تو اہلِ علم حضرات شرائطِ شرعیہ کے مطابق اُن سے کلام کرسکتے ہیں۔

ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ان کفار ومرتدین سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت نہ کرے، اُن کے کارخانوں، فیکٹریوں، دکانوں اور بیکریوں کا مکمل بائیکاٹ کرے۔ ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں اور ہسپتالوں میں ہرگز نہ جائے اور ان کے ڈاکٹروں سے علاج بالکل نہ کروائے۔

یہ لوگ یہود ونصاریٰ سے زیادہ خطرناک ہیں لہٰذا ان کے ساتھ کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے بلکہ اپنے تمام وسائل کے ساتھ ہر طریقے سے ان کفار ومرتدین کی پوری مخالفت کرکے ان کی دعوت کو ختم کرنے اور دینِ اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کی جائے۔

حافظ زبیر علی زئی

مدرسہ اہل الحدیث حضرو۔ضلع اٹک، پاکستان

(۳۱/ مارچ ۲۰۱۰ء)

الجواب وھو الموفق للصواب

اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سلسلہ کو ختم کر دیا۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی وحی کا سلسلہ جاری رہے گا چنانچہ ختم نبوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی کے انقطاع کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں (الاحزاب: ۴۰)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسئلہ ختم نبوت بڑے پیارے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک مکان تعمیر کیا اور اسے نہایت خوبصورت بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ چاروں طرف سے اس عمارت کو دیکھتے اور اسے پسند کرتے ہیں مگر کہتے ہیں کہ تم نے اس جگہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی؟ چنانچہ میں وہ اینٹ ہوں اور خاتم النبیین ہوں (صحیح بخاری، المناقب: 3535)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"بنی اسرائیل کی سیادت حضرات انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ میں تھی۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا البتہ بکثرت خلفاء ہوں گے"
(صحیح بخاری، احادیث الانبیاء: 3455)

حدیث دجال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (مسند امام احمد ص 338 .7 3)

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا میرے لئے وہی درجہ ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام کا تھا سوائے اس کے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ابن ماجہ، السنۃ: 121)

ان احادیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کافر اور دین سے خارج ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں جنہیں دیکھ کر میں بہت پریشان ہو گیا، خواب ہی میں مجھے حکم دیا گیا کہ ان پر پھونک مارو، میں نے جب ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ کر غائب ہو گئے میں اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ان میں ایک اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب (صحیح بخاری، المغازی: 4379)

چنانچہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسیلمہ کذاب مدینہ طیبہ آیا اور کہنے لگا "اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد مجھے جانشین بنا دیں تو میں ان کی فرمانبرداری کرنے کو تیار ہوں" اور مسیلمہ کذاب اپنے ساتھ بہت سے لوگوں کو بھی لایا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا

"اگر تم مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگو تو میں نہیں دوں گا جانشینی تو دور کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ تیری تقدیر میں جو لکھ دیا ہے تو اس سے نہیں بچ سکے گا اور اگر تو روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے تباہ کر دے گا اور میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جس کا حال مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھایا ہے" (صحیح بخاری، المناقب: 3620)

بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا، ایک دوسرے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عنقریب میرے بعد تیس کذاب پیدا ہوں گے، سب کے سب اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (ابوداؤد، الفتن: 4252)

ہمارے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ایک جھوٹا مدعی نبوت ہے اور ان احادیث کے پیش نظر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے یا کسی مدعی نبوت کی تصدیق کرے وہ کافر اور دین
اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اجماع امت کی تکذیب کی ہے
واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے ختم نبوت کا قائل تھا اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے
کو کافر سمجھتا تھا جیسا کہ اس نے لکھا ہے

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آئے گا حالانکہ آپ کی وفات کے بعد
وحی منقطع ہو چکی ہے اور اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبیوں
کو ختم کر دیا ہے (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰)

ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے۔

مجھے یہ بات زیبا نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں
اور کافروں سے جا ملوں (حمامۃ البشریٰ ص 79)

مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے کئی ایک مراحل ہیں، سب سے پہلے اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، اس کے
مثیل مسیح پھر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا، جبکہ بذریعہ کشف والہام اس نے کشمیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی قبر کی نشاندہی بھی کر دی، اس کے بعد کھل کر نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ باور کرا دیا کہ مجھ پر وحی آتی
ہے (نعوذ باللہ) میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہوں، جب اس پر علماء حق نے گرفت کی تو کہنے لگا
میں کوئی مستقل نبی یا صاحب شریعت رسول نہیں ہوں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی وجہ سے نبی ہوا ہوں
اور آپ ہی کا ظل اور بروز ہوں یعنی میں ظلی اور بروزی نبی ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا
قادیانی نے بتدریج نبوت کے مراحل طے کئے ہیں پہلے مجدد، پھر مثیل مسیح اور مسیح موعود، جب کام
چلتا دیکھا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اگر غور کیا جائے تو اس کی تدریجی نبوت ہی اس کے ابطال دعویٰ
نبوت کیلئے کافی ہے کیونکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی نبی بھی بتدریج نبی نہیں بنایا
اس دعویٰ نبوت کی تردید کیلئے درج ذیل باتیں قابل غور ہیں

ا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے کی وجہ سے ظلی نبوت کا درجہ حاصل ہوا ہے
گویا اس کے نزدیک نبوت وہبی نہیں بلکہ کسبی ہے جبکہ قرآن کریم نے اس نظریہ کی بھرپور تردید کی
ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

اور یہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کا کام کس سے لے (الانعام: 124)

ﷺ اگر نبوت کسبی چیز ہوتی تو اس کے سب سے زیادہ حقدار صحابہ کرام تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی کامل
اتباع سے شرفیاب ہوئے تھے۔

چار۔ رسول اللہ ﷺ شاعر نہ تھے اور نہ ہی شاعری آپ کے شایان شان تھی جبکہ مرزا قادیانی شاعر تھا اس نے
اردو عربی اور فارسی میں بہت سے اشعار اور قصیدے کہے۔ اگر مرزا قادیانی رسول اللہ ﷺ کا ظل اور بروز ہے
تو آپ تو شاعر نہ تھے یہ عکس میں شاعری کہاں سے آ گئی۔ اس کا مطلب ہے مرزا قادیانی رسول اللہ
ﷺ کا عکس ہرگز نہیں ہے

پانچ۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق احادیث و کتب میں ہے کہ آپ فحش گو اور بد زبان نہیں تھے جبکہ مرزا قادیانی انتہائی
بد زبان اور فحش گو تھا۔ اس نے مخالفین کو ولد الزنا اور ولد الحرام کہا ہے جیسا اس نے آئینہ کمالات میں لکھا ہے
کہ جن لوگوں نے میری تصدیق نہیں کی وہ سب کنجریوں کی اولاد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے مخالفین کے حق میں غلط الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں۔ اس بنا پر مرزا قادیانی قطعی طور
پر رسول اللہ ﷺ کا عکس نہیں ہے

چھ۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں جہاد کیا اور ستائیس غزوات میں خود شرکت کی اور یہی فرمایا کہ یہ
جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ لیکن مرزا قادیانی نے جہاد کی منسوخی کا فتویٰ جاری کیا۔ کیا ایسا شخص
رسول اللہ ﷺ کا عکس ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ جبکہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات
کو مٹانے کے لیے خرافات ایجاد کیا۔ یہاں سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ جس نے مسلمانوں
میں پھوٹ ڈالی اور جہاد کو حرام قرار دیا جبکہ اس نے دیگر تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا یہی وجہ ہے
بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح جب فوت ہوئے تو مشہور قادیانی ظفر اللہ خان نے ان کے جنازہ میں شرکت نہ کی
خود مرزا کے جھوٹا ہونے کے لیے درج ذیل واقعات قابل غور ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں پیشگوئی کی تھی کہ اس کا نکاح محمدی بیگم سے ہوگا۔ لیکن ہوا یوں کہ محمدی بیگم
کے سرپرست جو مرزا قادیانی کے رشتہ داروں سے تھے۔ انہوں نے رشتہ دینے سے صاف انکار کر دیا اور محمدی بیگم کا نکاح
کسی دوسری جگہ کر دیا اور مرزا قادیانی اس سے نکاح کی حسرت دل میں لئے ہوئے اگلے جہاں روانہ ہوا

۲۔ مرزا قادیانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم سے مباہلہ کیا کہ اگر میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو میں
ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں۔ چنانچہ وہ اس مباہلہ کے تیرہ ماہ بعد ہیضہ کی بیماری سے لاہور
میں مرا جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری اللہ کے فضل و کرم سے مارچ 1948 تک یعنی مرزا قادیانی کی وفات سے
چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔ یہی وہ حقائق تھے جن کی بنا پر حکومت پاکستان نے 1974 میں قادیانیوں
کو غیر مسلم قرار دیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

بہرحال عقیدہ ختم نبوت بنیادی عقائد میں سے ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس کا منکر مرتد اور واجب القتل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے بھی دعویٰ نبوت کیا، صحابہ کرام نے ان سے جنگ کی کیونکہ وہ عقیدہ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے تھے۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب و اسود عنسی جیسے مدعیان نبوت کو قتل کروایا اور ان کے خاتمے کیلئے باقاعدہ لشکر کشی کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قادیانی، اسلام، صاحب اسلام اور اہل اسلام کے ہر اعتبار سے دشمن ہیں اور دشمنی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اس لئے ضروری ہے کہ ان سے معاشرتی اور تجارتی تعلقات کے متعلق وضاحت کر دی جائے جیسا کہ سوال کے دوسرے حصہ میں اسی متعلق استفسار کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کے لئے مسئلہ توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس امر کا اقرار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے نیز آپ کے بعد کسی قسم کا تشریعی، غیر تشریعی، ظلی یا بروزی کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ الغرض عقیدہ ختم نبوت ایمان کا ایک لازمی جزو ہے جس کے انکار سے ایمان ہی قائم نہیں رہتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن و حدیث کی صریح اور واضح نصوص کے خلاف دعویٰ نبوت کیا، اس بنا پر مرزا قادیانی اور اس کی تمام ذریت دائرہ اسلام سے خارج ہے چونکہ یہ لوگ قطعی نصوص کی مخالفت کرتے ہیں لہٰذا یہ کافر ہی نہیں بلکہ مرتد اور واجب القتل ہیں۔ یہ ایسے مار آستین ہیں جو کلمہ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کی حمایت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سخت وعید سنائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

> اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے کتاب میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تمہارے سامنے اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہو اور انہیں تضحیک کا نشانہ بنایا جا رہا ہو تو ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو تا آنکہ وہ کسی دوسری بات میں مصروف ہو جائیں، بے شک تم اس وقت ان جیسے ہو گے (النساء: ۱۴۰)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ یاد آ جانے پر آپ ظالم پیشہ لوگوں کے پاس مت بیٹھو (الانعام: 68)

اس بنا پر مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار جو آیات قرآن کے ساتھ استہزاء و مذاق کرتے ہیں ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ان سے تعلقات استوار کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت کر دی ہے۔ ان سے کسی قسم کا معاشرتی یا تجارتی تعلق رکھنا اسلامی غیرت کے منافی ہے، ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ان مرتدین کے ساتھ اگر کوئی جہالت و نادانی کی وجہ سے تعلقات رکھتا ہے، اگرچہ اس قسم کا جرم موجب کفر نہیں تاہم خطرہ ہے کہ وہ ان کے تعلقات استوار کرتے کرتے ان کے ساتھ شامل نہ ہو جائے لہٰذا ایسے آدمی کو بھی اپنے متعلق نظر ثانی کرنا چاہیے۔ نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کفار کے ساتھ تعلقات کی تین اقسام ہیں جن کی وضاحت حسب ذیل ہے

موالات: یعنی ان سے دلی محبت اور قلبی تعلقات رکھنا، یہ تو کسی حالت میں درست نہیں ہے، قرآن کریم نے اس قسم کے تعلقات رکھنے سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

مومنو! کسی غیر کو اپنا راز دان نہ بناؤ (آل عمران: ۱۱۸)

علاوہ ازیں یہ ایک اسلامی عقیدہ ہے جس کی بناء پر ایک مسلمان کا دلی تعلق ایک مسلمان سے ہی ہونا چاہیے

مدارات: ظاہری طور پر خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا، دفع ضرر اور مصلحت دینی کے پیش نظر ایسا کرنا جائز ہے، ذاتی مفاد اور دنیوی منفعت کیلئے مرزائیوں کے ساتھ مدارات جائز نہیں ہے

مواسات: ضرورت مند پر احسان اور نفع رسانی کا اقدام، یہ صرف ایسے کفار کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جو اہل حرب نہ ہوں یعنی اسلام اور اہل اسلام کو نیچا دکھانے میں مصروف نہ ہوں، اگر مخالفت کرتے ہوئے میدان میں اتر آئیں اور اہل اسلام کو تکلیف دینے کیلئے منصوبہ سازی میں سرگرم عمل ہوں تو ایسے کفار کے ساتھ مواسات بھی جائز نہیں ہے، سورۂ ممتحنہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کافر دشمن اور کافر غیر دشمن کو ایک ہی درجہ میں رکھنا درست نہیں ہے بلکہ ان میں فرق رکھنا چاہیے، قادیانی گروہ اہل اسلام کا ہمیشہ دشمن رہا ہے لہٰذا ان کے ساتھ کسی قسم کی مواسات جائز نہیں ہے

مرزا قادیانی نے اپنی خود ساختہ نبوت کو سہارا دینے کیلئے قرآن و حدیث میں تحریف کی ہے اور بے شمار تاویلات کا دروازہ کھولا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کے پیچھے لگے رہتے ہیں تو وہی لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے (صحیح بخاری، التفسیر: ۴۵۴۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے سستی کی وجہ سے پیچھے رہ جانے والوں کا بائیکاٹ کیا تھا جس کا قرآن مجید میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا واقعہ بیان ہوا ہے، جو [illegible] میں ترک جہاد کا مرتکب ہوئے تو ایسے مستحق کے ساتھ بائیکاٹ انتہائی ضروری ہے اور اسلام میں نقب زنی کرنے والوں سے ترک موالات کرنا ضروری امر ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد
مدیر مرکز الدراسات الاسلامیہ
نواب کالونی، میاں چنوں، خانیوال، پاکستان
خریج الجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة
مبعوث وزارة الأوقاف والشؤون الاسلامیة والدعوة والإرشاد
المملکة العربیة السعودیة

ابن ادریس محمد نعمان فاروقی صاحب حفظہ اللہ
مدیر ماہنامہ ضیاء حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب :

مرزائیوں کے ارتداد میں ذرہ بھر بھی شک نہیں اور ایسے مرتد کی سزا قتل ہے ۔ ان دو باتوں کی دلیل عہد نبوی کا یہ واقعہ ہے ۔ مسیلمہ کذاب نے اپنے دو قاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا : تم مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو ؟ وہ بولے : ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتا ہے ۔ فرمایا : ((أَمَا وَاللّٰہِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا)) "اگر یہ دستور نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تمھاری گردنیں اڑا دیتا ۔" (سنن أبی داود : 2761)
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اپنے مبارک ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے دیکھے تو ناگواری محسوس کی کیونکہ اس کی تعبیر دو جھوٹے مدعیانِ نبوت مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے ۔ (صحیح بخاری : 3621) یہی وجہ ہے کہ مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کا مقابلہ مجلس شوریٰ ہی میں نہیں بلکہ جہاد کے محاذوں پر ہوا ۔ مگر مرزائیت کے حوالے سے بروقت صحیح فیصلہ نہ ہو سکا اور مرزائی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر رہنے لگے اور مسلمانوں نے ایسے رواداری کا خیال کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مسلم خواتین مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں ۔ اور ان سے تعلقات کے باعث بہت سے مسلمان ارتداد کا شکار ہو چکے ہیں ۔ حالانکہ شریعتِ اسلامیہ میں کافر کے برعکس مرتد کی سزا قتل اسی لیے تجویز کی گئی ہے کہ اگر ایک مرتد شخص مسلم معاشرے کا حصہ بنا رہے گا تو وہ دوسرے مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا باعث بنے گا کیونکہ ہر ایک کا ایمان مستحکم نہیں ہوتا ۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی امت مسلمہ میں نقب لگائے بیٹھے ہیں ۔
ایک فقہی قاعدہ ہے کہ حرام تک لے جانے کا ذریعہ بھی حرام ہوتا ہے ۔ اس اصول کے مدنظر اگر لوگ حرام کیا بلکہ مرزائیت سے میل جول کے باعث ارتداد کا شکار ہو رہے ہیں تو ان سے تعلقات بالاولیٰ حرام ٹھہرے ۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا : ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ)) "یقیناً قیامت سے پہلے جھوٹے ترین لوگوں کا ظہور ہوگا، چنانچہ تم ان سے بچ کر رہنا ۔" (السلسلۃ الصحیحۃ ، ۴/ 252) اس حدیث مبارکہ پر عمل کی صورت اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے جھوٹے ترین لوگ اور ان کے چیلے معاشرے میں ننگے ہوں اور تمام مسلمان ان سے بچ کر رہیں اور یہ اس وقت ممکن نہیں جب تک مرزائیوں سے سوشل بائیکاٹ نہیں کیا جاتا ۔ ایک اور حدیث ہے : ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ)) "آخری زمانے میں جھوٹے ترین دجل و فریب کرنے والے لوگ ہوں گے وہ تمھارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے کہ انھیں نہ تم نے نہ تمھارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا ، لہٰذا تم ان سے دور رہنا اور انھیں اپنے آپ سے دور رکھنا ۔ وہ تمھیں گمراہ نہ کر پائیں اور نہ کسی فتنے میں ڈالیں ۔" (صحیح مسلم ، حدیث : 7) گویا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے کہ مرزائیوں سے دور رہا جائے اور انھیں بھی اپنے آپ سے دور رکھا جائے ۔ سابقہ حدیث میں "حذر" اور اس حدیث میں "ایاکم" کے الفاظ سے زیادہ بلیغ الفاظ کسی خطرے سے بچنے کے لیے نہیں ہیں حتی کہ شیر سے تحفظ کے لیے "إِيَّاكَ وَالْأَسَدَ" بولا جاتا ہے ۔
دراصل ایسے لوگ ہمارے متاعِ ایمان کے انتہائی خطرناک دشمن ہیں ۔

اور جب یہ بات اظہر من الشمس ہو کہ ہر مرزائی اپنی آمدن کا کچھ نہ کچھ حصہ مرزائیت کے فروغ یعنی مسلمانوں کو مرتد بنانے پر خرچ کرتا ہے تو ایسی صورت میں ہر غیور مسلمان اور سچے امتی کے لیے واجب ہے کہ وہ کسی قادیانی فرد یا ادارے کے نفع کا باعث نہ بنے کیونکہ اس کا دیا ہوا نفع محل نبوت میں نقب زنی کا باعث اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کا سبب بنے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں جہاں مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر کرنے کے اقدامات کیے وہاں دین کے دشمنوں کی معیشت کو کمزور کرنے کی کوشش بھی کی کیونکہ دین دشمن عناصر کا نفع اللہ کے راستے سے روکنے یا برگشتہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ غزوۂ بدر سے پہلے کے سرایا اور خود غزوہ بدر اس کی روشن دلیل ہے۔ مرزائی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات والاصفات کے بھی دشمن ہیں، ایسے حالات میں ان سے تجارتی اور معاشی بائیکاٹ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے۔ اور یہ اس وقت واجب ہو جاتا ہے جب آپ کے دیے ہوئے تھوڑے یا زیادہ نفع کی بدولت لوگ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے برگشتہ ہو کر ایک نئے دین کو قبول کر رہے ہوں۔

اسی طرح مرزائیوں سے رشتے کے لین دین میں بہت سی خرابیاں لازم آتی ہیں کیونکہ رشتے کی وجہ سے ادب و احترام اور محبت قائم ہونا ایک فطری امر ہے اور کس مسلمان کا ضمیر یہ قبول کر سکتا ہے کہ وہ مرزائی جیسے گستاخ رسول، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک ناقص العقل شخص کو لاکھڑا کیا ہے، اس کا ادب و احترام کرے۔ مستزاد براں یہ کہ مرزائی فتووں میں یہ صراحت موجود ہے کہ وہ مسلمانوں کو اہل کتاب کی جگہ رکھتے ہیں کہ ان کی لڑکیوں سے شادی جائز ہے مگر انہیں کسی لڑکی کا رشتہ دیا نہیں جا سکتا۔ مگر مسلمان اتنے "روادار" ہیں کہ اُن کی لڑکیاں مرزائی بچوں کو جنم دے رہی ہیں۔

اس بارے میں سب سے اہم مسئلہ دینی غیرت و حمیت کا ہے۔ ورنہ ہم اپنے ذاتی معاملات اور ان کے نتیجے میں ہونے والے بائیکاٹ کے لیے تو کسی مفتی کے فتوے کے منتظر نہیں رہتے اور اپنے ذاتی دشمن کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے اور نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ یہ میرا دشمن ہے۔ اگر ہم اپنی ذاتی غیرت کے مقابلے میں دینی غیرت و حمیت کو اہمیت دیں تو کسی فتوے کی ضرورت رہے نہ کسی شرعی راہنمائی کی کیونکہ ہر کلمہ گو شخص جانتا ہے جس ذات سے وابستگی کا نام ایمان ہے اس کا دفاع بھی اس کے ذمے ہے۔ اور قادیانیت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی توہین، قرآن پاک کی توہین، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہرزہ سرائیاں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی گستاخیاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

لہٰذا ہمارے لیے ضروری ہے کہ قادیانیت کے خلاف ہم سے جو کچھ ہو سکتا ہے ہم کریں اور اس کی ایک ادنیٰ سی مگر انتہائی کارگر اور مؤثر صورت یہ ہے کہ ان سے سوشل بائیکاٹ کریں۔

واللہ ولی التوفیق

ابن ادریس محمد نعمان فاروقی

30 رمئی 2011ء / 26 جمادی الثانیہ 1432ھ

دارالسلام، لاہور

مفتی امین اللہ پشاوری صاحب جامعہ تعلیم والقرآن والسنتہ پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی خاتم الانبیاء محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعہ الی یوم الدین

أما بعد: مسئلہ ختم نبوت ہمارا اسلام ایسا واضح مسئلہ ہے
جیسا روز روشن، اور یہ مسئلہ اختلافی نہیں بلکہ بدیہات اور ضروریات میں
سے ہیں اسلئے یہ گمان نہ کرنا کہ شاید اس میں اختلافات کے کوئی گنجائش ہے
محمد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی کئی پہلو ہے

۱- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ ماننا (۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر ماننا (۳)
عربی ہاشمی ماننا (۴) اور مبعوث الی الانس والجن - الی الاسود والاحمر ماننا
یعنی عالمی رسول قیامت تک انسانیت کیلئے رسول ماننا جیسا قرآن میں ہے
قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" وفی الحدیث وبعثت الی الناس کافۃ"
رواہ البخاری وغیرہ .

(۵) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول اور نبی ماننا خاتم النبیین ماننا .
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں صرف عیسی علیہ السلام کے نزول ہے یہ ختم نبوت
کے منافی نہیں جیسا ہمارا شیخ عبدالسلام حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "انکار حدیث
سے لیکر انکار قرآن تک" کتاب میں واضح لکھا ہے .

ختم نبوت پر ہمارا اہل حدیث علماء نے کتابیں لکھیں ہیں
ہمارا مذکور شیخ کی کتاب ختم نبوت کی نام سے مشہور ہے
اسے میں دلائل ذکر کیا گیا ہے ابھی ہمارا مختصر فتوی لکھنا مقصود ہے
اور وہ قادیانیوں کے معاملات کے بارے میں ہے

کفار دو قسم پر ہے (۱) اصلی) ان کا حکم یہ ہے کہ دل میں بغض رکھنا اور ظاہری
معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا (علی تفصیل وشروط)"

۲- دوسری قسم مرتدین ہے ان کی حکم وجوب القتل ہے جیسا صحیح حدیث ہے
من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ.
لکن قتل کرنا یہ اہل اقتدار کی کام ہے اور یہ مشروط بالقدرۃ ہے ہم عوام لوگوں
پر ان مرتدین سے ہر قسم اجتناب لازم ہے
قرآن سورۃ ممتحنہ (۴) میں چار فرائض اللہ تعالی نے ہم لوگوں پر عائد کیا ہے
۱- براءت کرنا (۲) ان لوگوں مرتدین سے انکار کرنا کفر کرنا بکم) (۳) عداوت اللہ بغض

ظاہر یا (مع) اور دل میں بغض رکھنا۔ قادیانیوں کے فساد اور کفر میں شک نہیں
اور یہ لوگ یہود اور نصاریٰ کی آلہ کار ہے یورپی ممالک میں ان کی دعوت تیزی
سے چلتے ہیں۔ اُن کی ٹی وی۔ کی چینل بھی ہے۔ (سادہ لوگوں۔ اور نئی مسلمانوں
کیلئے بہت بڑا دجالی فتنہ ہے

اس فتنہ کے ختم کرنے کیلئے میں حکام اور علماء اور صاحب جاہ سے درخواست کرتا ہوں
کہ ان کی مقابلہ کیا جائے اور صفحہ ہستی سے صفحہ نیستی پر تبدیل
کرنا ضروری ہے۔ اور ہر طرح ممکن ان کی مقابلہ کرنا ضروری ہے
اور عوام المسلمین سے درخواست اور یہ بات شرعاً ان پر ضروری ہے کہ
قادیانیوں کے ساتھ کوئی معاملہ نہ کرنا۔ ان سے مکمل بائیکاٹ لازمی ہے
اگر کسی شخص میں ایمان باللہ و بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے
تو اپنی ایمان کے تقاضا کو پورا کریں۔

قادیانیوں سے قطع تعلق۔ اور ان کے ارتداد اور کفر۔ اور وجوب قتل کے بارے میں
علماء نے دلائل الحمد للہ کافی دی ہے اس پر اکتفا کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ ان علماء کرام کو جزاء خیر دیدے کہ انہوں نے یہ غیرت ایمانی ظاہر کیا اور
مرکز سراجیہ کے میں شکر کرتا ہوں اس جہد ممدوح پر فجزاہم اللہ خیراً

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ قادیانیوں کی فتنہ اللہ ختم کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سنت اور شریعت کے جھنڈا بلند کریں، مسلمان اس پر اکٹھے کریں
وما ذلک علی اللہ بعزیز
وصلی اللہ علی نبینا محمد خاتم الانبیاء والرسل، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

وکتبہ ابو محمد امین اللہ البشاوری
۱۸/۷/۱۴۳۲ھ
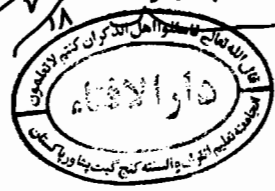
جماعتِ اسلامی کا مُتّفقہ فیصلہ

شیخ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبدالمالک صاحب
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ امت مسلمہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے
میں اس فتویٰ کی پوری طرح تصدیق و تائید کرتا ہوں اور اہلِ اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں کیونکہ قادیانیوں کو اپنی صفوں میں گھسنے سے روکنا اسی ذریعے سے ممکن ہے۔ واللہ اعلم

عبدالمالک

۱۴ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ
۱۷ اگست ۲۰۰۸ء

مدیر شعبہ استفسارات
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ لاہور

مولانا عبدالمالک شیخ الحدیث والقرآن وصدر اتحاد العلماء پاکستان
جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ۔ ملتان روڈ لاہور ۱۸
مدیر شعبہ استفسارات

حافظ محمد ادریس صاحب (امیر جماعت اسلامی پنجاب)

علمائے حق کے اس متفقہ فتویٰ سے ہر صاحبِ ایمان کا مکمل اتفاق ہے۔ ہم خاکپائے سیدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی) ہیں آپؐ کے گستاخوں، ختم نبوت پر حملہ آور منکرینِ ختم نبوت اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعتِ مطہرہ سے منحرف ہونے والوں سے کسی قسم کے تعلقِ محبت و روابطِ موالات، ایمان کے منافی سمجھتا ہوں۔
کما قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید (سورۃ المجادلہ آیت نمبر ۲۲) لا تجد قوما یؤمنون باللہ الخ۔
ھذا ما عندی والعلم عند اللہ۔

حافظ محمد ادریس
Secretary/Director
IDARA MAARAF-E-ISLAMI
MANSOORAH, LAHORE.
... شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ

جناب لیاقت بلوچ صاحب
جناب فاروق احمد صاحب

جملہ اہل ایمان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں نص قرآنی ہے کہ ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ لہٰذا جو شخص اس نص کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی کو نبی مانتا ہے اس کا فر ہونے میں کوئی شک نہیں

نیز بہ تکرار قرآن و سنت میں کفار و مشرکین لوگوں سے دوستانہ تعلق سے منع کیا گیا اور قرآن و سنت کے واضح احکامات کے باوجود ایسے لوگوں سے تعلقات رکھے تو وہ بھی انہیں میں سے ہے۔ بس ایسے لوگوں کی خوشی غمی میں شریک ہونا اور معاملات و مسائل اور کاروبار میں شرکت کرنا گناہ کبیرہ ہے

ھذا ما عندی

لیاقت بلوچ

فاروق احمد

جناب فرید احمد پراچہ صاحب جماعت اسلامی

مجھے محترم شیخ القرآن مولانا عبدالمالک صاحب، محترم حافظ محمد ادریس صاحب، اور تمام علمائے کرام کے خیالات اور قادیانیوں کے بائیکاٹ کی عملی تجاویز سے مکمل اتفاق ہے

فرید احمد پراچہ

12.11.09

قاضی حسین احمد صاحب

سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمد اللہ و نستعینہ و نستغفرہ و نستھدیہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم۔

امابعد۔ کوئی ایسا شخص یا گروہ جو اسلام کی آڑ میں کفر پھیلائے اصطلاح شرع میں زندیق اور ملحد کہلاتا ہے۔ قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں لیکن وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو کافر بتاتے، مسلمانوں کے خلاف کفار کی سازشوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے اور جاسوسی کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے نظاموں اور ادیان کا مسلمہ ضابطہ ہے کہ تخریب کاروں سے تحفظ کیلئے لوگ اپنا معقول اور مناسب انتظام کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی ضابطہ کے تحت فقہاء نے قرآن و سنت کی روشنی میں مختلف قسم کے ملحدین کے بائیکاٹ کا فتویٰ دیا ہے۔ تاکہ امت مسلمہ کو انکی تخریب کاری اور دستبرد سے بچایا جا سکے۔ قادیانی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور مذہبی پیشوا مانتے ہیں، امت مسلمہ کیلئے انکی حیثیت تخریب کار اور دہشت گرد کی ہے۔ انکے شر سے بچنے کیلئے موزوں ترین شکل یہی ہے کہ انہیں مسلمانوں کے شہروں، محلوں اور آبادیوں سے دور رکھا جائے، انہیں "سامری" کی طرح الگ تھلگ کر دیا جائے اور اس پوزیشن پر لاکر کھڑا کر دیا جائے کہ وہ خود پکار اٹھیں کہ ہم دائرہ اسلام میں صدق دل سے واپس آتے ہیں، ہمارا توبہ قبول کر کے ہمیں مسلمانوں میں واپسی کا راستہ بحال کیا جائے۔ اگر قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ ہو تو اس کا نتیجہ انکی ہدایت کی شکل میں ظاہر ہوگا اور اسکے نتیجہ میں دونوں فائدے (انکے شر سے بچنے اور انکی ہدایت کا راستہ ہموار کرنے کا فائدہ) بدرجہ اتم حاصل ہونگے۔ مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ (مفتی اعظم پاکستان) فرماتے ہیں۔ "یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو انکی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے اور انکی ارتداد و نفاق کی دستبرد سے بچایا جائے۔ اسکے ساتھ ہی ساتھ خود ان کی اجتماعیت کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیں۔ اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے انکو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ انکے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھکر اس پر مصر رہیں گے اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہونگے۔"

اس لئے بائیکاٹ کی مہم بڑے پیمانے پر شروع کرنا مناسب ہے تاکہ قادیانی تائب ہونے یا مسلمان ملک سے نکل جانے پر مجبور ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان بھر کے مسلمانوں، تمام مکاتب فکر کے لیڈروں اور تمام مذہبی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کو متحد ہو کر اس مہم کو کامیاب اور پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان۔ لاہور

Qazi Hussain Ahmed
Amir Jamaat-e-Islami
Pakistan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حوالہ نمبر: 3331
تاریخ: 9-5-10

جماعت اسلامی پاکستان

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو نبی اور اپنے پیروکاروں کو مسلمان قرار دیتا ہے اور مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور اپنے ایک الگ گروہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کے لئے کھڑا کیا ہے۔ وہ خود بھی اپنے گروہ کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتا ہے اور مسلمان بھی اسے الگ سمجھتے ہیں۔اس کے وجود پر ایک صدی گزر چکی ہے۔ پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر قادیانیوں کے تمام گروہوں کو ملت اسلامیہ سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ان کے لئے اسلامی اصطلاحات اور شعائر اسلامی کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے۔اس کے لئے امتناع قادیانیت کا قانون نافذ العمل ہے۔لیکن یہ ابلیسی گروہ تبلیس سے کام لیتا ہے۔ آئین پاکستان اور امتناع قادیانیت قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اندر اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کرتا ہے، طاغوتی طاقتوں کے لئے جاسوسی کرتا ہے، مغربی استعمار کے خلاف اسلام منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خفیہ طور پر سرگرم عمل رہتا ہے۔اس وقت مسلمان مختلف ممالک میں جس بدامنی اور مصیبت کا شکار ہیں۔

اس میں اس قادیانی گروہ کا بڑا حصہ ہے۔ایسے گروہ کے لئے شریعت کا پہلا حکم یہ ہے کہ اسے کافر اور زندیق سمجھا جائے۔دوسرا حکم یہ ہے کہ اسے اپنی صفوں سے عملاً نکال باہر کیا جائے۔اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ کیا جائے۔ان کے ساتھ کوئی بھی معاملہ نہ کیا جائے تاکہ یہ مسلمانوں کی آبادیوں، شہروں اور دیہات اور بازاروں میں رہائش نہ رکھ سکے آمدورفت اور خرید وفروخت نہ کر سکے۔

قرآن پاک اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں واضح اور صریح ہیں۔امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کا متفقہ فتویٰ ہے کہ اس شیطانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔میں مفتی ولی حسنؒ اور اس کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو نکالنے کے لیے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔پھر اس کی سرپرستی کی۔اس کی یہ سرپرستی پہلے دن سے لے کر آج تک قائم ہے بلکہ اب تمام طاغوتی قوتیں اس کی پشت پر ہیں اور اپنے اسلام اور مسلم دشمن منصوبوں کو اس کے ذریعہ عملی جامہ پہناتی ہیں۔الحمدللہ علمائے امت نے ایک صدی پر محیط تحریک کے ذریعہ اس شیطانی گروہ کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کامیابی حاصل کر لی۔اب آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں اور ان کے لئے اسلامی شعائر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔اس فیصلہ سے اس گروہ اور اس کی سرپرست طاقتوں کو بڑا دکھ پہنچا ہے۔یہ مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ یہ فیصلہ کالعدم قرار دے دیا جائے۔دوسری طرف دینی جماعتیں اور علماء ملت اس کوشش میں اس گروہ کو اپنے منطقی انجام تک پہنچا دیا جائے۔اس کے لئے پہلے مرحلے میں اس کا سوشل، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بائیکاٹ ہے۔ہمہ پہلو بائیکاٹ کے ذریعہ اسے ملت اسلامیہ کی صفوں سے نکال باہر کرنا ہے۔اس سے لین دین اور تعلقات کا خاتمہ ہے تاکہ یہ مسلمان آبادیوں، شہروں اور دیہات میں قیام نہ کر سکے۔اسے ملازمتیں نہ دی جائیں۔ایسی اقتصادی ناکہ بندی کی جائے کہ یہ یا تو تائب ہو کر دائرہ اسلام میں آ جائیں یا پھر اپنے آقاؤں کے پاس چلے جائیں اور مسلمان آبادیاں اور ممالک ان سے پاک ہو جائیں۔اس سلسلہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی تائید میں جاری کردہ فتاویٰ کی تائید کرتا ہوں۔اس بات کی ضرورت ہے کہ ان فتاویٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

(سید منور حسن)
امیر جماعت اسلامی پاکستان

منصورہ ملتان روڈ، لاہور پاکستان فون: 5419520-24-5432391-5 فیکس: 5432194 E-mail: amir@ji.org.pk - URL: http://www.jamaat.org

تنظیم اسلامی کا مُتّفقہ فیصلہ

تنظیمِ اسلامی

A-67 علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔ فون: 36316638-36366638-36293939 فیکس: 36271241
Email: markaz@tanzeem.org Web: www.tanzeem.org

بتاریخ ۹ جولائی 2010ء **قادیانیوں کے بارے تنظیم اسلامی کا موقف**

نبوت کا جھوٹا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار قادیانی/مرزائی کافر ہیں اور ان کے کفر پر ملت اسلامیہ کے جمیع مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔ ان کی تکفیر کے دلائل پر اہل علم کی سینکڑوں کتب موجود ہیں اور اب تو ریاستی سطح پر بھی ان کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہے' لہٰذا ان کا کفر قطعی ہے۔ اب صرف یہ بات وضاحت طلب رہ جاتی ہے کہ ان کا کفر کس قسم کا ہے؟ یعنی یہ اہل کتاب کی طرح کے کافر ہیں کہ جن کے ساتھ کسی قدر معاملات کی شریعت اسلامیہ میں اجازت موجود ہے یا ان کا کفر مشرکین' زنادقہ اور مرتدین کا سا ہے کہ جن کے ساتھ خصوصی نوعیت کا معاشرتی بائیکاٹ ہونا چاہیے؟

قادیانیوں اور مرزائیوں کا شرعی حکم سمجھنے کے لیے آسانی کی خاطر ہم ان کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

پہلی قسم کے قادیانی تو وہ ہیں جو مسلمان سے قادیانی ہوتے ہیں۔ ان کا حکم مرتدین کا ہے اور مرتد کی سزا سنت اور اجماع امت کی روشنی میں قتل ہے۔ قتل کی یہ سزا ریاست جاری کرے گی اور اس سزا کے اجراء سے پہلے علماء کی طرف سے مرتدین پر اتمام حجت کیا جائے گا تا کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لیں۔ اس اتمام حجت کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے ارتداد پر اڑا رہے تو پھر اس کی سزا قتل ہے۔ پس جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل مقرر کی ہو اس کے ساتھ معاشرتی تعلقات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ پس مرتد قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کے خاندانی' کاروباری' معاشی' معاشرتی' سیاسی اور دوستانہ تعلقات روا رکھنا جائز نہیں ہیں اور اس کی وجہ ان کا ارتداد ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"من بدل دينه فاقتلوه." (صحيح بخاري' كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم' باب حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم)

"جس نے اپنے دین (یعنی دین اسلام) کو تبدیل کر دیا اس کو قتل کر دو۔"

دوسری قسم کے قادیانی وہ ہیں جو نسلی (By Birth) قادیانی ہیں۔ ان کے بارے یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کا حکم اہل کتاب کا ہے یا نہیں؟ ان قادیانیوں کا حکم جاننے سے قبل علماء کرام کی بیان کردہ اقسامِ کفر کا اجمالاً ذکر مناسب ہو گا:

1- مشرکین یعنی بت پرست اور آتش پرست وغیرہ 2- اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ 3- منافقین یعنی اعتقادی

4- مرتدین یعنی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین قبول کرنے والے مثلاً قادیانیت' عیسائیت وغیرہ

5- زندیق' جو بظاہر اسلام کا دعویٰ کرے لیکن خفیہ طور پر کفریہ عقائد و اعمال کا حامل اور داعی ہو

6- وہ مسلمان جنہیں اصول دین میں سے کسی اصول کا انکار کرنے کی وجہ سے بالاتفاق کافر قرار دیا گیا ہو' جیسا کہ منکرین حدیث وغیرہ

دوسری قسم کے قادیانی درحقیقت پانچویں قسم میں شامل ہیں یعنی یہ زنادقہ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں۔ مسلمانوں کے شعائر یعنی قرآن' نماز' مسجد' زکوۃ وغیرہ کو اپناتے ہیں حالانکہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ قانون اور شرع کی روشنی میں ان کا خود کو مسلمان کہلوانا جائز بھی نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہلوا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے زنادقہ کے ساتھ عام معاشرتی تعلقات اور روابط عوام الناس کے ایمان کے لیے خطرہ کا موجب ہیں۔ چنانچہ زنادقہ کے بارے اہل علم کا یہ موقف بالکل درست ہے کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا بائیکاٹ ہو گا جیسا کہ بریلوی' دیوبندی اور اہل حدیث علماء کے فتاوی سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہمیں ان جمیع مکاتب فکر کے اس موقف سے اتفاق ہے کہ قادیانیوں یا مرزائیوں کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات رکھنا ناجائز ہیں۔ ہاں' اگر کوئی مسلمان اپنے عقیدے اور علم میں پختہ ہو اور وہ ان میں دعوت کا کام کرے تا کہ یہ اپنے کفریہ عقائد اور نظریات سے توبہ تائب ہو جائیں تو ہمارے نزدیک اس قسم کے داعی و مدعو کے تعلق کی رخصت بعض اہم علم کے لیے موجود ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

حافظ عاکف سعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے

تحریر: حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع امت سے مسئلہ ختم نبوت کا اتنا اور ایسا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے بلکہ صحیح اور صریح احادیث کی رو سے مدعی نبوت اور اس کو نبی ماننے والے واجب القتل ہیں مگر یہ قتل صرف اسلامی حکومت کا کام ہے نہ کہ رعایا اور افراد کا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے:

قال قد جاء ابن النواحة وابن اثال رسولين للمسيلمة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تشهد ان انی رسول الله ؟فقال نشهد ان مسيلمة رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله ورسله لو كنت قاتلاً رسولاً لقتلتكم قال عبدالله فمصت السنة بان الرسل لاتقتل فاماابن اثال فكفاناه الله واماابن النواحهفلم يزل في نفسي حتى امكننى الله تعالىٰ منه۔

وہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے دو سفیر عبداللہ بن نواحہ اور اسامہ بن اثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم دونوں اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بین الاقوامی دستور اور سنت یوں جاری ہے کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا رہا۔ ابن اثال کا معاملہ تو اللہ نے خود ہی اس کی کفایت کر دی۔ (اسمہ بن اثال بعد کو مسلمان ہوگئے تھے۔ البدایۃ والنہایۃ، ج ۶ ص ۵۲) اور ابن نواحہ کا معاملہ میرے دل میں کھٹکتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی قدرت دی اور میں نے اسے قتل کروایا۔

(ابو داؤد الطیالسی ص ۳۴ والفظ لہ، ومستدرک ج ۳ ص ۵۲، قال الحاکم والذہبیؒ صحیح و مشکوۃ ج ۲ ص ۳۴۷ و مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۰ ونحوہ فی الدارمی ص ۳۳۲ طبع ہند)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والا واجب القتل ہے۔

رکاوٹ صرف یہ پیش آئی کہ اس وقت اسامہ بن اثال اور عبداللہ بن نواحہ سفیر تھے اور سنت اور اس وقت کے بین الاقوامی دستور کے مطابق سفراء کو قتل نہیں کیا جاتا تھا تاکہ پیغام رسانی میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن نواحہ ان کے قابو آ گیا اور وہ اپنے باطل عقائد سے باز نہ آیا اور توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ ابن نواحہ کی گردن اُڑا دے چنانچہ ایسا ہی کیا۔

(مستدرک ج ۲ ص ۵۳ قال الحاکم والذہبی صحیح)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابن نواحہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

فانت الیوم لست برسول فامر قرظة بن کعب فضرب عنقه فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الیٰ ابن النواحة قتیلاً بالسوق .

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴)

آج کے دن تو قاصد نہیں ہے پھر انہوں نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا اور انہوں نے کوفہ کے بازار میں ابن نواحہ کی گردن اُڑا دی۔ پھر فرمایا کہ جو شخص ابن نواحہ کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ لے۔

من وعن اتفاق

قادیانیت (منکرین ختم نبوت) کے بارہ میں حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نور اللہ مرقدہ نے جو فتویٰ دیا ہے ہم اس سے من وعن اتفاق کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو مسلمانوں کے لئے نافع و مفید بنائیں اور فتنہ مرزائیت کی سرکوبی کا مؤثر ذریعہ بنائے۔ (آمین)

ابوالزاہد محمد سرفراز